ممبئی روزنامہ مرشدانِ خبر ابطہ

DAILY MUMBAIRAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 257, Wednesday- 16 September, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۲۵۷ ❁ بدھ، ۱۶ر ستمبر ۲۰۲۶ء، ۴ر ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ ❁ قیمت ۴ روپے، صفحات:۸

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں کبھی پیٹ بھر کھانا نہیں کھاتی مگر میرا رونے کو دل چاہتا ہے (راوی نے پوچھا کہ کیوں؟) تو فرمایا کہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حالت یاد آجاتی ہے جس پر ہم سے مفارقت فرمائی ہے کہ کبھی ایک دن میں دو مرتبہ گوشت یا روٹی سے پیٹ بھرنے کی نوبت نہیں آئی۔ (ترمذی)

جتنا ہو سکے عوام کو لوٹ لو

۲ر ہزار سے او پر یو پی آئی پیمنٹ پر وصولی سے کانگریس چراغ پا

کانگریس کا کہنا ہے کہ پہلے یو پی آئی پیمنٹ پوری طرح مفت تھا، لیکن نریندر مودی سے یہ دیکھا نہیں گیا اور یہاں بھی وصولی کا کھیل شروع کر دیا۔ یو پی آئی کے ذریعہ پیمنٹ کیے جانے پر کچھ فیصد فیس لینے کی خبر نے کانگریس کو ناراض کر دیا ہے۔ اس اہم اپوزیشن پارٹی نے مرکز کی مودی حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ یہ ہر طرح سے عوام کو لوٹنا اور اپنے 'مترو' کی جیب بھرنا چاہتی ہے۔ یہ جملہ کانگریس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کیا ہے۔ کانگریس نے اس پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''نریندر مودی عوام سے وصولی کا نیا پلان لائے ہیں۔ اب 2000 روپے سے اوپر کے یو پی آئی پیمنٹ پر حکومت وصولی کرے گی۔'' اس میں مزید لکھا گیا ہے ''پلان ہے کہ 2000 روپے سے اوپر کے ہر یو پی آئی پیمنٹ پر 0.5 فیصد چارج وصول کیا جائے۔ یعنی اگر آپ نے 5000 روپے کی خریداری کی تو 25 روپے کا چارج لگے گا۔ اسی طرح اگر 10000 روپے کی خریداری کی تو 50 روپے وصول کیا جائے گا۔'' کانگریس کا کہنا ہے کہ پہلے یو پی آئی پیمنٹ پوری طرح مفت تھا، لیکن نریندر مودی سے یہ دیکھا نہیں گیا اور یہاں بھی وصولی کا کھیل شروع کر دیا۔ پارٹی نے اپنی پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''مودی کا فنڈا صاف ہے۔ جتنا ہو سکے عوام کو لوٹ لو اور اپنے مترو کی تجوری بھرو۔'' تلخ انداز اختیار کرتے ہوئے کانگریس نے یہ بھی لکھا ہے کہ ''یہ عوام کی حکومت نہیں ہے، یہ چند صنعت کاروں کی حکومت ہے، اور نریندر مودی ان کے ایجنٹ ہیں۔'' قابل ذکر ہے کہ بھلے ہی حکومت اور اصول بنانے والے ادارے دعویٰ کر رہے ہیں کہ یہ 'ایم ڈی آر چارج' مرچنٹ یعنی دکانداروں پر لگایا جائے گا، لیکن اس کا اصل بوجھ عام آدمی کی جیب پر ہی پڑنے کا اندیشہ ہے۔ دکاندار 2000 روپے سے زیادہ کے یو پی آئی پیمنٹ پر لگنے والا اضافی چارج خریداروں سے 3 طریقہ اختیار کر وصول کر سکتے ہیں، جو ذیل میں پیش کیے جا رہے ہیں۔ موجودہ وقت میں اگر آپ کسی چھوٹی دکان پر کریڈٹ کارڈ سے پیمنٹ کرتے ہیں تو دکاندار مشین سوائپ کرنے کے نام پر تقریباً 2 فیصد تک کا اضافی چارج صارف سے ہی طلب کر لیتے ہیں۔ یو پی آئی سے پیمنٹ معاملہ میں بھی ٹھیک ایسا ہی دیکھنے کو مل سکتا ہے۔ 2000 روپے سے زیادہ کے بل پر دکاندار براہ راست صارف سے کہہ سکتا ہے کہ اسے بینک کا چارج بھی الگ سے دینا ہوگا۔ اپنے منافع میں سے بینک کو 1 یا 2 فیصد کا چارج دینے سے بچنے کے لیے کئی دکاندار 2000 روپے سے اوپر کا یو پی آئی پیمنٹ لینے سے ہی منع کر سکتے ہیں۔ وہ صارفین سے نقد کا مطالبہ کرنے لگیں گے۔ اس سے ڈیجیٹل انڈیا کے اس دور میں صارفین کو بڑی خریداری کے لیے دوبارہ کثیر نقدی رقم لے کر چلنے کی پریشانی اٹھانی پڑے گی۔ جو دکاندار صارفین سے براہ راست چارج مانگنے یا بحث کرنے سے بچنا چاہیں گے، وہ خاموشی کے ساتھ اپنے سامان یا خدمات کی قیمت ہی بڑھا دیں گے۔ وہ ایم ڈی آر کے نقصان کا ازالہ پروڈکٹ کی قیمت بڑھا کر کریں گے۔ اس سے بازار میں ایک طرح کی 'چھپی ہوئی مہنگائی' آئے گی، جس کا بوجھ بالآخر صارف کو ہی اٹھانا پڑے گا۔ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس کے سینئر رہنما راہل گاندھی نے یو پی آئی (یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس) لین دین پر فیس کے معاملے کو لے کر وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی حکومت پر سخت حملہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے دو ہزار روپے سے زیادہ کے تجارتی یو پی آئی لین دین پر فیس عائد کرنے کی راہ ہموار کر دی ہے اور امریکی دباؤ کے سامنے ایک بار پھر جھکتے کر رہی ہے۔ راہل گاندھی نے منگل کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا کہ حکومت کا یہ قدم یو پی آئی کے موجودہ زیرو ایم ڈی آر (مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ) نظام کو تبدیل کرنے کی سمت میں اہم پیش رفت ہے۔ ان کے مطابق دو ہزار روپے سے زیادہ کے لین دین تعداد کے لحاظ سے تقریباً پانچ فیصد ہیں، لیکن یو پی آئی کے مجموعی لین دین کی مالیت میں ان کا حصہ تقریباً 65 فیصد ہے۔ کانگریس رہنما نے حکومت کے اس مؤقف پر بھی سوال اٹھایا کہ دو ہزار روپے تک کے یو پی آئی لین دین پر صارف سے کوئی فیس نہیں لی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر تاجر پر کوئی فیس عائد ہوتی ہے تو اس کا بوجھ بالآخر صارفین پر ہی پڑے گا۔

دارو غہ بھرتی معاملہ پر پٹنہ میں طلبا کا زوردار ہنگامہ

وزیر اعلیٰ کی رہائش گھیرنے کی کوشش

کانگریس نے کہا کہ ''ناانصافی کے خلاف آواز اٹھانا طلبا کا حق ہے، جسے کسی بھی قیمت پر روندا نہیں جا سکتا۔ بی جے پی کو طلبا پر لاٹھیاں چلانے کی جگہ ان سے بات کرنی چاہیے، معاملے کی جانچ کرانی چاہیے۔'' بہار کی راجدھانی پٹنہ میں مختلف مقابلہ جاتی امتحانات کے امیدواروں کا غصہ پھوٹ پڑا ہے۔ بی ایس ایس سی، بی پی ایس ایس سی اور 70ویں بی پی ایس سی امتحان کی غیر جانبداری اور طریقۂ کار کو لے کر ہزاروں کی تعداد میں طلبا آج سڑکوں پر اتر آئے۔ گاندھی میدان سے وزیر اعلیٰ کی رہائش کا گھیراؤ کرنے نکلے مشتعل امیدواروں اور پولیس کے درمیان جے پی گولمبر کے پاس شدید تصادم بھی دیکھنے کو ملا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق گاندھی میدان سے نعرے بازی کرتے ہوئے نکلے امیدواروں کے زبردست ہجوم کو روکنے کے لیے انتظامیہ نے جے پی گولمبر پر بیریکیڈنگ لگا دی تھی، لیکن طلبا کی تعداد اس قدر زیادہ تھی کہ انھوں نے لوہے کے بیریکیڈس کو توڑ دیا اور اس کے اوپر چڑھ گئے۔ جب امیدواروں نے بیریکیڈس کے بغل سے بھاگ کر آگے نکلنے کی کوشش کی تو پولیس نے طاقت کے زور پر انھیں روکا۔ اس کے بعد جائے وقوع پر حالات کشیدہ ہو گئے اور طلبا و پولیس کے درمیان زبردست نوک جھونک بھی ہوئی۔ ان مشتعل مظاہرین کا الزام ہے کہ 70ویں بی پی ایس سی امتحان اور 1799 عہدوں والی داروغہ بحالی کے طریقۂ کار میں بے ضابطگی ہوئی ہے، اس لیے انھیں فوراً رد کیا جائے۔ طلبا کا یہ بھی مطالبہ ہے کہ بی ایس ایس سی کے لٹکے ہوئے امتحانات کو بغیر کسی تاخیر کے جلد از جلد منعقد کیا جائے۔ بھرتی کے عمل میں شفافیت یقینی بنانے اور مبینہ بے ضابطگیوں کی اعلیٰ سطحی جانچ کا مطالبہ کرتے ہوئے یہ طلبا نعرے بازی بھی کر رہے تھے۔ طلبا کے اس مظاہرہ پر کانگریس کا ردعمل بھی سامنے آیا ہے۔ 'ایکس' پر جاری ایک پوسٹ میں کانگریس نے لکھا ہے کہ ''پٹنہ میں طلبا ایک بار پھر بدعنوانی کے خلاف سڑکوں پر اتر آئے ہیں۔ طلبا کا کہنا ہے کہ داروغہ بھرتی اور بی پی ایس سی 70ویں امتحان میں شدید گڑبڑی اور دھاندلی ہوئی ہے، اس لیے یہ امتحان رد کیا جائے۔'' کانگریس نے مزید لکھا ہے کہ ''ناانصافی کے خلاف آواز اٹھانا طلبا کا حق ہے، جسے کسی بھی قیمت پر روندا نہیں جا سکتا۔ بی جے پی کو طلبا پر لاٹھیاں چلانے کی جگہ ان سے بات کرنی چاہیے۔

کسانوں کا احتجاج، مطالبات پورے ہونے تک دھرنا جاری رہے گا

راکیش ٹکیت نے 64.7 فیصد اضافی معاوضے، ۱۰ر فیصد پلاٹ سمیت دیگر مطالبات کی حمایت کی

گوتم بدھ نگر میں کسانوں نے زیر التوا مطالبات کی تکمیل تک احتجاج جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ راکیش ٹکیت نے 64.7 فیصد اضافی معاوضے، 10 فیصد پلاٹ سمیت دیگر مطالبات کی حمایت کی۔ گوتم بدھ نگر میں کسانوں نے اپنے دیرینہ اور زیر التوا مطالبات کی تکمیل تک احتجاج جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ بھارتیہ کسان یونین (بی کے یو) کی جانب سے پیر کو منعقدہ کسان مہاپنچایت کے بعد بڑی تعداد میں کسان پیدل مارچ کرتے ہوئے یمنا اتھارٹی کے دفتر کے سامنے پہنچے اور دھرنے پر بیٹھ گئے۔ کسان رہنماؤں نے واضح کیا کہ مطالبات پر ٹھوس فیصلہ ہونے تک وہ احتجاج ختم نہیں کریں گے۔ مہاپنچایت میں ضلع کے سیکڑوں گاؤں سے ہزاروں کسانوں کے علاوہ خواتین اور نوجوانوں نے بھی شرکت کی۔ کسانوں نے اپنے مسائل کے حل میں تاخیر پر انتظامیہ اور حکومت کے خلاف آواز بلند کی۔ بھارتیہ کسان یونین کے قومی ترجمان چودھری راکیش ٹکیت نے مہاپنچایت سے خطاب کرتے ہوئے کسانوں کے مطالبات کو فوری طور پر حل کرنے کا مطالبہ کیا۔ مہاپنچایت کے بعد کسان جب پیدل مارچ کرتے ہوئے یمنا اتھارٹی کے دفتر کی جانب بڑھے تو، کسانوں کے مطابق، پولیس انتظامیہ نے انہیں آگے بڑھنے سے روکنے کی کوشش کی۔ اس پر کسان سڑک پر ہی بیٹھ گئے اور پولیس انتظامیہ و حکومت کے خلاف نعرے بازی کی۔ بڑی تعداد میں کسانوں کے جمع ہونے کے باعث موقع پر کشیدگی کا ماحول پیدا ہو گیا۔ راکیش ٹکیت نے کہا کہ جب تک کسانوں کے مطالبات پورے نہیں ہوں گے، دھرنا جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ کسانوں کے کئی مسائل طویل عرصے سے زیر التوا ہیں اور متعلقہ اتھارٹیز کی جانب سے متعدد مرتبہ یقین دہانی کرائے جانے کے باوجود ان کا مستقل حل نہیں نکالا گیا۔ کسان رہنماؤں نے الزام عائد کیا کہ ان کے ساتھ کیے گئے وعدے پورے نہیں کیے گئے، جس کے باعث ان میں ناراضی بڑھ رہی ہے۔ کسانوں نے اپنی اہم مانگوں میں 7.64 فیصد اضافی معاوضہ، 10 فیصد کسان کوٹے کے پلاٹ اور آبادی سے متعلق زیر التوا معاملات کا فوری تصفیہ شامل کیا ہے۔ اس کے علاوہ علاقے میں کھاد کی کالا بازاری پر روک لگانے، نہروں میں مناسب مقدار میں پانی فراہم کرنے اور بجلی کی بڑھی ہوئی شرحیں واپس لینے کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ کسانوں نے زمینوں کے غلط طریقے سے کیے گئے حصول (ایکویزیشن) کے معاملے میں بھی انتظامیہ سے پالیسی واضح کرنے کا مطالبہ کیا۔

بغیر قانونی عمل کے بلڈوزر چلانا پڑا مہنگا، کلکتہ ہائی کورٹ کا نیا گھر اور ۱۰ر لاکھ معاوضے کا حکم

عمارت گرانے پر انتظامیہ کو متاثرین کیلئے نیا مکان تعمیر کرنے، تب تک مفت متبادل رہائش دینے اور ۱۰ر لاکھ معاوضہ ادا کرنے کا حکم دیا

کولکاتا: کلکتہ ہائی کورٹ نے تجاوزات کے خلاف کارروائی کے نام پر بغیر مناسب قانونی عمل کے ایک دو منزلہ تجارتی عمارت منہدم کیے جانے کے معاملے میں سخت رخ اختیار کیا ہے۔ عدالت نے متاثرین کو بڑی راحت دیتے ہوئے انتظامیہ کو نئی عمارت تعمیر کر کے دینے، اس وقت تک مفت متبادل رہائش فراہم کرنے اور 10 لاکھ روپے معاوضہ ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ معاملہ اس وقت سامنے آیا جب سرکاری زمین پر مبینہ قبضے کی شکایت کے بعد انتظامیہ کی ٹیم بلڈوزر لے کر موقع پر پہنچی اور وہاں موجود دو منزلہ تجارتی عمارت کو منہدم کر دیا۔ متاثرین نے اس کارروائی کو چیلنج کرتے ہوئے کلکتہ ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ ان کا موقف تھا کہ عمارت گرانے سے قبل ضروری قانونی کارروائی اور مناسب طریقہ کار اختیار نہیں کیا گیا۔ عدالت نے معاملے کی سماعت کے دوران دستیاب ریکارڈ اور پیش کیے گئے شواہد کا جائزہ لینے کے بعد انتظامیہ کی کارروائی کو غیر قانونی قرار دیا۔ عدالت نے واضح کیا کہ محض تجاوزات کا الزام لگنے کی بنیاد پر کسی شہری کی جائیداد کو قانونی اختیار اور مقررہ طریقہ کار کے بغیر منہدم نہیں کیا جا سکتا۔ ہائی کورٹ نے متاثرین کے حق میں متعدد اہم ہدایات جاری کیں۔ عدالت نے حکم دیا کہ نئی عمارت تعمیر ہونے تک متاثرہ افراد کو مفت متبادل رہائش فراہم کی جائے۔ عدالت نے ترجیح دی کہ ممکن ہو تو یہ متبادل رہائش اسی علاقے میں فراہم کی جائے جہاں ان کی سابقہ عمارت واقع تھی، تاکہ ان کی روزمرہ زندگی اور معمولات پر کم سے کم اثر پڑے۔ عدالت نے متعلقہ حکام کو نئی عمارت تعمیر کر کے متاثرین کو اس کا مالکانہ حق اور قبضہ حوالے کرنے کی بھی ہدایت دی ہے۔ یہ تعمیراتی کام دو سال کے اندر مکمل کیا جانا ہوگا۔ اس کے علاوہ عدالت نے متاثرین کو ہونے والے نقصان کی تلافی کے لیے 10 لاکھ روپے معاوضہ ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ رقم دو برابر اقساط میں دی جائے گی۔ پہلی قسط، 5 لاکھ روپے، 31 اکتوبر 2026 تک ادا کرنا ہوگی، جبکہ باقی 5 لاکھ روپے فروری 2027 کے آخری دن تک ادا کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ عدالت کے اس فیصلے کو انتظامی اختیارات کے استعمال اور شہریوں کی املاک کے تحفظ کے حوالے سے اہم قرار دیا جا رہا ہے۔ عدالت نے اپنے حکم میں اس بات پر زور دیا کہ تجاوزات یا کسی دیگر قانونی خلاف ورزی کے خلاف کارروائی کرتے وقت بھی انتظامیہ کو قانون کے طے شدہ طریقہ کار کی پابندی کرنا ہوگی۔

مختصر مگر اہم خبریں

دو کروڑ ویکسین کے باوجود بنگلہ دیش میں خسرہ کی وبا بے قابو

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں خسرہ کی سنگین وبا کے باعث ایک ہزار سے زائد افراد جان کی بازی ہار چکے ہیں، حالانکہ اپریل سے شروع ہونے والی ہنگامی مہم کے دوران تقریباً دو کروڑ بچوں کو خسرہ اور روبیلا کی ویکسین دی جا چکی ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 9 ستمبر تک 1,009 اموات ریکارڈ کی گئیں، جن میں 100 لیبارٹری سے تصدیق شدہ جبکہ 909 مشتبہ خسرہ کیسز سے متعلق تھیں۔ اسی عرصے میں تقریباً 1.975 کروڑ بچوں کو ویکسین دی گئی، جو حکومت کے ابتدائی 8.1 کروڑ بچوں کے ہدف سے بھی زیادہ ہے۔ ماہرین کے مطابق بحران کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ویکسین کے لیے اہل بچوں کی ابتدائی تعداد کا تخمینہ کم لگایا گیا۔ اپریل میں چھ ماہ سے پانچ سال سے کم عمر تقریباً 1.8 کروڑ بچوں کو ویکسین دینے کا ہدف مقرر کیا گیا تھا، لیکن جون میں اسی عمر کے بچوں کے لیے وٹامن اے مہم کا ہدف تقریباً 4.2 کروڑ تھا، یعنی دونوں اندازوں میں تقریباً 60 لاکھ بچوں کا فرق تھا۔ بنگلہ دیش میں خسرہ کے خلاف معمول کی ویکسینیشن بھی گزشتہ برسوں میں کم ہوئی ہے۔ پہلی خوراک کی کوریج 2019 کے 88.6 فیصد سے کم ہو کر 2023 میں 86 فیصد جبکہ دوسری خوراک کی شرح 89 فیصد سے گر کر 80.7 فیصد رہ گئی۔ کورونا وبا، ویکسین سے متعلق غلط معلومات، ہچکچاہٹ اور ویکسین کی خریداری میں تاخیر اور قلت نے صورتحال کو مزید خراب کیا۔ سب سے زیادہ خطرہ کم عمر بچوں کو لاحق ہے۔ ڈھاکہ کے انفیکشس ڈیزیز اسپتال میں ہونے والی اموات کے جائزے کے مطابق 57 میں سے 49 بچے 15 ماہ سے کم عمر تھے، جبکہ 31 بچے نو ماہ سے بھی کم عمر تھے۔ 83 فیصد ہلاک ہونے والے بچوں کو خسرہ کی کوئی ویکسین نہیں لگی تھی اور نمونیا سب سے بڑی مہلک پیچیدگی کے طور پر سامنے آیا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ صرف قومی سطح پر بڑی تعداد میں ویکسین لگانا کافی نہیں ہوگا۔ حکومت کو ان علاقوں اور آبادیوں کی نشاندہی کرنا ہوگی جہاں بچے ویکسینیشن سے محروم رہ گئے ہیں۔ حکام اب ویکسینیشن کے ایک اور مرحلے کی تیاری کر رہے ہیں، جبکہ شدید متاثرہ علاقوں میں بڑے بچوں کو بھی مہم میں شامل کرنے کی تجاویز سامنے آئی ہیں۔

عمران خان کے علاج کا معاملہ

پاکستان کی آئینی عدالت آج فیصلہ کرے گی

اسلام آباد: پاکستان کے سابق وزیر اعظم عمران خان کی صحت اور آزادانہ طبی معائنے کا معاملہ ایک بار پھر عدالتی توجہ کا مرکز بن گیا ہے، جہاں وفاقی آئینی عدالت ان کے علاج سے متعلق کیس کا جائزہ لے کر فیصلہ کرے گی۔ عمران خان اگست 2023 سے اڈیالہ جیل میں قید ہیں۔ ان کی صحت کے بارے میں خدشات ایسے وقت میں بڑھ گئے ہیں جب ان کی جماعت پاکستان تحریک انصاف کے خلاف جنوبی پنجاب میں کارروائی جاری ہے۔ چھ اضلاع سے پی ٹی آئی کے 50 سے زائد کارکنوں اور عہدیداروں کو حراست میں لیا گیا ہے جبکہ جماعت نے 27 ستمبر کو ایک ریلی کا اعلان کر رکھا ہے۔ عمران خان کی بہن علیمہ خان نے ان کی صحت کے حوالے سے سنگین خدشات ظاہر کیے ہیں۔ گزشتہ ماہ سپریم کورٹ نے عمران خان کو آزادانہ طبی معائنے کے لیے شفا انٹرنیشنل اسپتال منتقل کرنے اور ان کے ذاتی معالج ڈاکٹر فیصل سلطان کی موجودگی میں علاج کرانے کا حکم دیا تھا۔ تاہم دو روز بعد انہیں سرکاری پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز منتقل کیا گیا، جہاں انہیں طبی طور پر فٹ قرار دیا گیا۔ معاملہ اب وفاقی آئینی عدالت کے سامنے ہے، جو بنیادی حقوق سے متعلق عوامی اہمیت کے معاملات پر سماعت کا اختیار رکھتی ہے۔ عدالت اس سے قبل جیل قوانین کے یکساں اطلاق پر بھی سوال اٹھا چکی ہے۔ پارلیمانی امور کے وزیر ڈاکٹر طارق فضل چوہدری کا کہنا ہے کہ اگر کسی سرکاری اسپتال میں عمران خان کے لیے ضروری علاج دستیاب نہ ہو تو حکومت بہتر علاج کے لیے دیگر قانونی راستوں پر غور کر سکتی ہے۔

یمن میں جاری جنگ کے باعث لوگ گھر چھوڑنے کو مجبور: اقوام متحدہ

یمن میں دوبارہ بھڑکنے والے تشدد کے باعث کم از کم 1.25 لاکھ افراد کو اپنے گھر چھوڑنے پڑے ہیں۔

اقوام متحدہ (یو این) سے وابستہ انسانی امدادی تنظیموں نے خبردار کیا ہے کہ یمن میں جاری لڑائی لوگوں کو اپنے گھر چھوڑنے پر مجبور کر رہی ہے۔ اس کے نتیجے میں عام شہریوں کی ہلاکت اور زخمی ہونے کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ دوسری جانب پہلے سے دباؤ میں چل رہے امدادی کاموں پر بھی اضافی بوجھ پڑ رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے انسانی امور کے رابطہ دفتر (او سی ایچ اے) نے پیر (14 ستمبر) کو بتایا کہ ستمبر کے آغاز سے اب تک یمن میں دوبارہ بھڑکنے والی تشدد کی لہر کے باعث کم از کم 1.25 لاکھ افراد کو اپنے گھر چھوڑنے پڑے ہیں۔ 'سنہوا' نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے دفتر نے رواں ماہ کے پہلے 2 ہفتوں میں 40 عام شہریوں کے ہلاک یا زخمی ہونے کی تصدیق کی ہے۔ ان میں 8 افراد ہلاک اور 32 زخمی ہوئے ہیں۔ ہلاک ہونے والوں میں نصف اور زخمی ہونے والوں میں نصف سے زیادہ خواتین اور بچے ہیں۔ او سی ایچ اے نے کہا کہ انتہائی مشکل حالات کے باوجود اقوام متحدہ اور اس کے شراکت دار ادارے امدادی کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ہفتے تک ہزاروں خاندانوں تک امداد پہنچائی جا چکی تھی۔ حالانکہ امدادی سامان کی شدید قلت پیدا ہو رہی ہے اور دستیاب فنڈنگ ضروریات پوری کرنے کے لیے کافی نہیں ہے۔ او سی ایچ اے کے مطابق سیکورٹی سے متعلق خطرات کے باعث امدادی ایجنسیوں کی نقل و حرکت اور امداد پہنچانے کا کام شدید متاثر ہو رہا ہے۔ ادارے نے بتایا کہ یمن کے مغربی ساحل کے کئی علاقوں میں انسانی امداد پہنچانے اور امدادی کارکنوں کی نقل و حرکت فی الحال رکی ہوئی ہے۔ کئی اہم سڑکیں یا تو بند ہیں یا ان پر سفر کرنا ممکن نہیں ہے۔ او سی ایچ اے نے ایک بار پھر تمام فریقوں سے اپیل کی کہ وہ شہریوں کی حفاظت یقینی بنائیں، بین الاقوامی انسانی قانون کا احترام کریں اور امدادی سامان کو محفوظ طریقے سے اور بغیر کسی رکاوٹ کے ضرورت مند لوگوں تک پہنچنے دیں۔ قابل ذکر ہے کہ یمن کی سرکاری فوج نے اتوار (13 ستمبر) کو دعویٰ کیا کہ مغربی ساحلی علاقے میں حوثی باغیوں کے ساتھ ایک ماہ تک جاری رہنے والی لڑائی میں اس کے 500 سے زائد فوجی ہلاک اور تقریباً 1500 فوجی زخمی ہوئے ہیں۔ یہ تصادم اس وقت ہوا جب حوثیوں نے اسٹریٹجک طور پر اہم آبنائے باب المندب کی جانب تیزی سے پیش قدمی کی۔ سرکاری فوج کی نیشنل ریزسٹنس فورسز نے الجمہوریہ ٹی وی پر جاری بیان میں کہا کہ 9 اگست سے 10 ستمبر کے درمیان یہ ہلاکتیں ہوئیں۔

روس اور یوکرین توانائی تنصیبات پر حملے روکنے پر راضی، ٹرمپ کا دعویٰ

واشنگٹن ڈی سی: امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے دعویٰ کیا ہے کہ روس اور یوکرین ایک دوسرے کے توانائی کے بنیادی ڈھانچے پر حملے روکنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ تاہم، یوکرین کے صدر ولودیمیر زیلنسکی نے اس پیش رفت کی حمایت کوروس کی جانب سے امریکی تجویز پر عملی اقدامات سے مشروط قرار دیا ہے۔ ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ٹروتھ سوشل' پر لکھا، ''یوکرین نے روسی توانائی ٹھکانوں پر حملہ نہ کرنے پر اتفاق کیا ہے اور روس نے بھی ایسا ہی کرنے پر اتفاق کیا ہے۔'' تاہم، امریکی صدر نے اس مبینہ اتفاق رائے کی مزید تفصیلات فراہم نہیں کیں۔ انہوں نے یہ واضح نہیں کیا کہ اس انتظام میں کن توانائی تنصیبات کو شامل کیا گیا ہے، یہ کب سے نافذ ہوگا، کتنے عرصے تک برقرار رہے گا یا اس کی نگرانی کے لیے کیا طریقہ کار اختیار کیا جائے گا۔ یہ بھی واضح نہیں کیا گیا کہ اس مبینہ اتفاق رائے کے لیے روس اور یوکرین کے درمیان براہ راست یا بالواسطہ کس سطح پر بات چیت ہوئی اور اس میں امریکہ کا کردار کیا رہا۔ ٹرمپ کے دعوے کے ایک روز بعد یوکرینی صدر ولودیمیر زیلنسکی نے کہا کہ امریکہ نے ایک مضبوط تجویز پیش کی ہے کہ دونوں فریق اہم بنیادی ڈھانچے پر حملے روک دیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ اگر روس اس تجویز پر عمل کرتا ہے تو یوکرین بھی جواباً حملے روک کر کشیدگی کم کرنے کے عمل کی حمایت کرنے کے لیے تیار ہے۔ زیلنسکی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کہا کہ اگر روس یوکرین کے اہم بنیادی ڈھانچے پر حملے بند کرتا ہے اور یوکرین بھی جوابی کارروائیاں روکتا ہے تو یہ کشیدگی کم کرنے کی سمت پہلا قدم بن سکتا ہے۔ انہوں نے تاہم روس کی نیت پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ اب تک ایسا کوئی اشارہ نہیں ملا کہ روس واقعی جنگ ختم کرنے کی مخلصانہ خواہش رکھتا ہے۔ زیلنسکی کے مطابق اگر امریکہ یہ یقینی بنا سکے کہ روس جنگ ختم کرنے کے لیے حقیقی طور پر تیار ہے اور طویل مدت تک اس فیصلے پر قائم رہنا چاہتا ہے تو یوکرین بھی کشیدگی کم کرنے کے لیے اپنے اقدامات کرے گا۔ زیلنسکی نے کہا کہ توانائی کا نظام، غذائی سپلائی کے راستے اور دیگر اہم بنیادی ڈھانچہ جنگ بندی اور جنگ کے خاتمے سے متعلق مذاکرات کا حصہ ہونا چاہیے۔ انہوں نے ایک مضبوط اور منصفانہ حل کی ضرورت پر زور دیا جو محض عارضی نہ ہو بلکہ طویل عرصے تک برقرار رہ سکے۔ ٹرمپ نے اپنے دیگر بیانات میں روس-یوکرین جنگ کو دنیا میں ڈیزل کی قیمتوں میں اضافے کی بڑی وجہ قرار دیا۔

ٹرمپ کے دعوے پر ایران کا دوٹوک، شرائط پوری ہونے تک امریکہ سے کوئی مذاکرات نہیں

ایران کے سینئر سکیورٹی عہدیدار محسن رضائی نے ٹرمپ کے مذاکرات کی پیشکش کے جواب میں کہا ہے کہ ایران کی شرائط پوری ہونے تک امریکہ سے کوئی بات چیت نہیں ہوگی

تہران: ایران کے سپریم نیشنل سکیورٹی کونسل کے سیکریٹری محسن رضائی نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ایران کے ساتھ دوبارہ مذاکرات کے امکان سے متعلق بیان پر دوٹوک ردعمل دیتے ہوئے کہا ہے کہ جب تک تہران کی شرائط پوری نہیں ہوتیں، امریکہ کے ساتھ کوئی بات چیت نہیں ہوگی۔ ایران کے سینئر سکیورٹی عہدیدار نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری بیان میں ٹرمپ کے مؤقف کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ امریکی صدر کے بدلتے بیانات سے کسی کو الجھن میں نہیں پڑنا چاہیے۔ ان کے مطابق ٹرمپ کبھی کہتے ہیں کہ ایران کے ساتھ کوئی مذاکرات نہیں ہوں گے اور پھر مذاکرات کے لیے تیار ہونے کی بات کرتے ہیں۔ رضائی کا یہ بیان ٹرمپ کی اس تازہ پیشکش کے جواب میں آیا ہے جس میں امریکی صدر نے کہا تھا کہ ایران جلدی اور کسی بھی قیمت پر معاہدہ کرنا چاہتا ہے اور امریکہ تہران کے ساتھ دوبارہ مذاکرات شروع کرنے کے لیے تیار ہو سکتا ہے۔ ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ٹروتھ سوشل' پر لکھا تھا کہ 'کمزور پڑ چکا ایران' جلد از جلد معاہدہ کرنا چاہتا ہے، تاہم امریکہ مذاکرات کرے گا یا نہیں، اس کا فیصلہ وہ خود کریں گے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ واشنگٹن اس امکان کے لیے کھلا ہے۔ ٹرمپ کے بیان پر ردعمل دیتے ہوئے رضائی نے کہا کہ تیل اور سمندری راستوں سے متعلق داؤ اب تبدیل ہو چکے ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ بعد میں نقصان پر قابو پانے کی کوششیں مستقبل میں پیدا ہونے والی صورت حال کو روک نہیں سکیں گی۔ ایرانی عہدیدار نے اپنے مؤقف کو حتمی قرار دیتے ہوئے واضح الفاظ میں کہا، ''جب تک ایران کی شرائط پوری نہیں ہوتیں، تب تک کوئی مذاکرات نہیں ہوں گے۔ بس یہی آخری بات ہے۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی کے ساتھ ساتھ خطے میں سمندری سرگرمیوں اور تیل کی ترسیل سے متعلق خدشات بھی بڑھ رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، 18 جون کو امریکہ اور ایران نے خطے میں جاری تنازعات کو ختم کرنے کی کوششوں کے تحت ایک مفاہمتی یادداشت پر دستخط کیے تھے، جس میں لبنان سمیت مختلف محاذوں پر کشیدگی کم کرنے کی بات شامل تھی۔ معاہدے کے تحت دونوں ممالک کو 60 دن کے اندر مذاکرات کے ذریعے حتمی سمجھوتے تک پہنچنا تھا، تاہم یہ مدت 17 اگست کو ختم ہو چکی ہے۔ دوسری جانب ایران کے جنوبی ساحل کے قریب پیر کی رات دو ماہی گیری کی کشتیوں کو ڈرون حملے میں نشانہ بنائے جانے کی اطلاع بھی سامنے آئی ہے۔ ایرانی نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی 'مہر' کے مطابق حملہ جنوبی بندرگاہی شہر کارگن کے ساح

منوج جارنگے پاٹل کو آزاد میدان میں احتجاج کی اجازت نہیں

گنیش اتسو کے سبب ممبئی میں بھیڑ بھاڑ کا حوالہ دیتے ہوئے ممبئی پولیس نے بھوک ہڑتال کی اجازت کی عرضی کو مسترد کر دیا منوج جارنگے پاٹل بضد

ممبئی: مراٹھا ریزرویشن کیلئے منوج جارنگے کی بھوک ہڑتال 18 ویں دن میں داخل ہوچکی ہے اور وہ ممبئی کیلئے اپنے قافلہ کے ساتھ کوچ کر رہے ہیں لیکن ممبئی پولیس نے منوج جارنگے پاٹل کی بھوک ہڑتال کو اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے اور ان کی درخواست کو مسترد کر دی ہے۔ مراٹھا مورچہ نے بھوک ہڑتال کیلئے ممبئی کے آزاد میدان میں اجازت طلب کی تھی اور 19 ستمبر سے یہ غیر معینہ بھوک ہڑتال شروع ہوگی اس لئے منوج جارنگے پاٹل اپنے قافلہ کے ساتھ ممبئی کیلئے کوچ کر چکے ہیں لیکن پولیس نے بھوک ہڑتال کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ اجازت نامہ سے انکار اور درخواست مسترد کرنے کی وجوہات کا تذکرہ کرتے ہوئے ممبئی پولیس نے کہا کہ 2025ء میں بھی مراٹھا سماج نے احتجاجی مظاہرہ کا انعقاد آزاد میدان میں کیا تھا اور اجازت نامہ کی معیاد ختم ہونے کے باوجود بھی احتجاج کو جاری رکھا تھا اور احتجاج کے دوران کے ممبئی کے شہریوں کو کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا تھا اتنا ہی نہیں اس احتجاج کے سبب عام شہری زندگی بھی مفلوج ہوکر رہ گئی تھی ٹریفک اور نظم ونسق کا مسئلہ پیدا ہوگیا تھا احتجاج کے دوران آزاد میدان کے علاقے میں 13 ایف آئی آر بھی درج کی گئی تھی احتجاج کے دوران اصول وضوابط کی خلاف ورزی کی گئی تھی۔ منوج جارنگے پاٹل کی عرضی مسترد کرتے ہوئے پولیس نے کہا ہے کہ چونکہ یہاں ممبئی میں 14 ستمبر سے 26 ستمبر تک گنیش اتسو جاری ہے ایسے میں یہاں بھکتوں کی بھیڑ بھاڑ ہوتی ہے اور مراٹھا ریزرویشن کے مورچہ میں بھی بھیڑ جمع ہوگی اس لئے شہری نظام متاثر ہونے کے اندیشہ ہے اس کے ساتھ ہی بھیڑ بھاڑ کے دوران نظم ونسق کا مسئلہ پیدا ہونے کے ساتھ شہریوں کو دشواری ہوگی اس لئے منوج جارنگے پاٹل کی عرضی کو پولیس نے ممبئی میں احتجاج کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ سماجی کارکن منوج جرنگے پاٹل نے اتوار کو الزام لگاتے ہوئے کہ مراٹھا ریزرویشن کے مطالبے کیلئے ممبئی تک ان کے مجوزہ 'پرامن' مارچ کے دوران انہیں ہلاک کرنے اور گڑبڑ پیدا کرنے کی سازش کی جارہی ہے۔ انہوں نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ وہ کسی بھی دباؤ کے آگے گھٹنے نہیں ٹیکیں گے۔ انتروالی سرائی میں جاری احتجاج کے مقام پر اپنے حامیوں اور میڈیا کے نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے منوج جرنگے جن کی بھوک ہڑتال کا اتوار کو ۱۶/واں دن تھا' نے دعویٰ کیا کہ حکمراں جماعتوں سے وابستہ افراد کو اس مارچ میں بھیجا جا سکتا ہے تاکہ افراتفری پھیلائی جا سکے اور انہیں نشانہ بنایا جا سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ''میں موت قبول کرلوں گا لیکن ہتھیار نہیں ڈالوں گا۔'' یہ بھی کہا کہ ممبئی میں احتجاج سے قبل اس مسئلے کو حل کرنے کیلئے حکومت کے پاس اب بھی ۸/ دن کا وقت ہے۔'' منوج جرنگے نے کہا کہ ''جب کوئی سانپ کی دم پر پاؤں رکھے گا تو ہمیں ردعمل ظاہر کرنا ہی پڑے گا۔'' اور متنبہ کیا کہ ان کے حامی کچھ وزراء کو سیاسی طور پر چیلنج کر سکتے ہیں۔ پولیس نے ان بنیادوں پر خارج کر دی ہے ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ آزاد میدان میں احتجاجی مظاہرہ کی جو مظاہرین کی تعداد ہے وہ پانچ ہزار ہے اور میدان میں لاکھوں کروڑوں مظاہرین کو مدعو کیا گیا ہے ایسے میں نظم ونسق کا مسئلہ ہونے کا خطرہ ہے اس کے ساتھ ٹریفک نظام بھی متاثر ہوگا۔ ممبئی پولیس نے منوج جارنگے پاٹل کو اجازت دینے سے صاف انکار کر دیا ہے اس کے باوجود منوج جارنگے پاٹل اپنے موقف پر اٹل ہے وہ اپنے قافلہ کے ساتھ جالنہ سے روانہ ہوچکے ہیں جبکہ

جمعیۃ علماء سلیمانی چوک کے زیر اہتمام

مالیگاؤں میں ضلعی دینی تعلیمی بیداری کانفرنس کامیابی سے ہمکنار

مالیگاؤں: جمعیۃ علماء سلیمانی چوک کے زیر اہتمام مالیگاؤں قدوائی روڈ حج ٹریننگ سینٹر شہر مالیگاؤں میں ضلعی سطح پر دینی تعلیمی بیداری کانفرنس بصدارت حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) منعقد ہوئی، کانفرنس کا آغاز قاری شہزاد کفلیجوی کی مسحور کن تلاوت کلام پاک اور نعتیہ کلام سے ہوا، کانفرنس میں بڑی تعداد میں جمعیۃ علماء کے عہدے داران وارا کین، معلمین مکاتب، ائمہ مساجد اور شرکاء بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اس موقع پر صدر اجلاس مولانا ندیم صدیقی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت باطل تحریکیں شکیلیت قادیانیت کے علاوہ پورے ملک میں باطل طاقتیں منظم پلاننگ اور منصوبہ بند طریقے سے مسلمان اور اسلام کو مٹانے کی کوشش کر رہی ہیں، ایسے حالات میں بچوں کی دینی تربیت ایک اضافی کام نہیں بلکہ، ان کے ایمان عقیدہ اور اسلامی شناخت کے تحفظ کی بنیادی ضرورت ہے مکاتب قرآنیہ کو ہر شہر قصبہ دیہات میں قائم کرنا ہے اور یہ کام تحریک بنا کر کرنا ہے اسوقت پورے ملک میں یہ مہم جاری ہے شرکاء اجلاس نے جمعیۃ علماء کی جانب سے جاری دینی تعلیمی بیداری کیلئے اس مہم میں بھرپور تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ مہمان خصوصی نائب امیر شریعت مفتی محمد روشن قاسمی صاحب (صدر دینی تعلیمی بورڈ مہاراشٹر) نے فکر انگیز خطاب کرتے ہوئے موجودہ حالات میں دینی تعلیم کی اہمیت پر روشنی ڈالی زمانہ جہالت میں تاریکی سے روشنی کی طرف آگئے بچوں کے ساتھ ساتھ بڑوں اور خواتین میں بھی دینی بیداری پیدا کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے مزید کہا کہ اگر مکتب مضبوط ہوگا تو ہماری نسل مضبوط ہوگی بچوں کی دین سے محبت قرآن سے وابستگی عبادات میں پابند ی اور اچھے اخلاق پیدا کرنا بھی تعلیم کا بنیادی حصہ ہے۔ قاری شمس الحق قاسمی (صدر جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) نے مکاتب دینیہ کی اہمیت وضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مکاتب ہماری نئی نسل کی دینی تعلیم وتربیت کا بنیادی ذریعہ ہیں۔ بچوں کو قرآن کریم، نماز، عقائد اور ضروری دینی مسائل کی تعلیم ابتدائی عمر ہی سے دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس تربیتی نشست سے مکتبہ محمدیہ آکولہ کے ناظم مولانا نصیر الدین اشاعتی نے مکاتب کے نظام تعلیم معلمین کی ذمہ داریاں طلبہ کی دینی واخلاقی تربیت اور تدریس کا موثر طریقہ کار پر اہم اور مفید نکات پیش کیے انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مکتب محض قرآن مجید ناظرہ پڑھانے کا مرکز نہیں بلکہ بچوں کے ایمان عقیدہ عبادات اخلاق اور اسلامی کردار کی تربیت کا اہم ذریعہ ہے۔ اسی طرح آغاز میں مولانا آصف شعبان اور حافظ انیس اظہر ملی صاحبان نے بھی دینی تعلیم پر بھرپور روشنی ڈالی اس تربیتی نشست میں ضلع ناسک کے تعلقہ وبیہاتوں میں سٹانہ سنر سنڈکو ناسک امبڑ ناسک ناندگاؤں، منماڑ ایولہ کوپر گاؤں ارنڈگاؤں سرے گاؤں دھولیہ سمیت شہر مالیگاؤں کے تمام بڑے بڑے مکاتب قرآنیہ کے نظماء عظام اور معلمین کرام کی کثیر تعداد شریک تھیں۔ اس کانفرنس میں مفتی تعیم الرحمن مظاہری مولانا محمد ایوب قاسمی مولانا محمد انور مظاہری مولانا امتیاز اقبال قاری انیس فہمی مولانا امین الجبار ملی حافظ ساجد اشاعتی قاری ریحان فردوسی قاری حفیظ الرحمن شمسی غفران سیٹھ پوپٹ عبدالاحد اسعدی کے علاوہ ائمہ وعلماء اور جمعیت علماء مالیگاؤں وضلع ناسک کے کلیدی عہدیداران وکارکنان بڑی تعداد میں موجود تھے حافظ ندیم صدیقی کی دعاء پر مجلس کا اختتام عمل میں آیا۔

تعطیلات کو عبادت، مطالعہ اور تربیت میں گزارنے پر زور

طالب علمی کا ہر لمحہ قیمتی، وقت کے ضیاع سے بچیں

ممبئی: دارالعلوم حسینیہ کاندیولی، ممبئی میں ششماہی امتحانات کی تکمیل اور تعطیلات کے آغاز کے موقع پر مہتمم دارالعلوم مولانا محمد وسیم قاسمی نے طلبہ سے خصوصی خطاب کیا۔ انہوں نے امتحانات میں کامیاب ہونے والے طلبہ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کی محنت اور تعلیمی کارکردگی کو سراہا اور آئندہ بھی محنت، لگن، دلجمعی، نظم وضبط اور پابندیِ وقت کے ساتھ حصولِ علم جاری رکھنے کی تلقین کی۔ مولانا محمد وسیم قاسمی نے کہا کہ طالب علمی کا زمانہ زندگی کا نہایت قیمتی مرحلہ ہے، اس لیے طلبہ اپنے وقت کے ایک ایک لمحے کی قدر کریں اور اسے مفید وتعمیری سرگرمیوں میں صرف کریں۔ انہوں نے تعطیلات کے دوران آداب سفر کی رعایت کے ساتھ والدین اور اہلِ خانہ سے حسنِ سلوک، بڑوں کے ادب، چھوٹوں سے شفقت اور معاشرتی آداب کی پابندی پر بھی زور دیا۔ مولانا نے طلبہ کو نمازوں کی پابندی، تلاوتِ قرآنِ کریم، مطالعہ اور دیگر دینی وتعلیمی مشاغل کو معمول بنانے کی ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ تعطیلات محض آرام اور وقت گزاری کا نام نہیں، بلکہ اپنی اصلاح، عبادت، مطالعہ اور اخلاقی تربیت کے لیے ایک بہترین موقع ہیں۔ انہوں نے غیر ضروری مصروفیات اور وقت کے ضیاع سے بچنے کی بھی تاکید کی۔ آخر میں مہتمم دارالعلوم نے طلبہ کو سختی سے ہدایت دی کہ تعطیلات کے اختتام پر مقررہ تاریخ اور وقت کے مطابق دارالعلوم میں حاضری یقینی بنائیں اور نئے تعلیمی مرحلے کا آغاز نئے عزم، باقاعدگی اور نظم وضبط کے ساتھ کریں۔

جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام ضلع واشم کے مکاتب دینیہ کے ذمہ داران کا مشاورتی اجلاس

ایمان، اعمال اور دینی تشخص کے تحفظ کے لیے مکاتب کے نظام کو مضبوط بنانے پر علماء وذمہ داران کا عزم

واشم: دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی ہدایات کے مطابق موجودہ حالات میں نئی نسل کے ایمان، اعمال، اخلاق اور دینی تشخص کی حفاظت کے لیے مکاتب دینیہ کے قیام، استحکام اور فروغ کو خصوصی اہمیت دی جا رہی ہے۔ اسی مقصد کے تحت صوبہ بھر میں مکاتب دینیہ کے معلمین، ائمۂ کرام اور ذمہ داران کے لیے تشکیلی وتدریبی پروگراموں کا سلسلہ جاری ہے۔ اسی سلسلے میں حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (سرپرست دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی ہدایت پر حضرت مولانا مفتی محمد روشن شاہ قاسمی صاحب (صدر دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی نگرانی میں 20 ستمبر 2026ء کو ضلع واشم کے مکاتب دینیہ کے معلمین، ائمۂ کرام اور ذمہ داران کا ایک روزہ تشکیلی وتدریبی اجلاس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اجلاس کی تیاریوں حتمی شکل دینے اور اسے زیادہ سے زیادہ مؤثر بنانے کے لیے باگوان پورہ مسجد، واشم میں ایک اہم مشاورتی اجلاس منعقد ہوا، جس میں ضلع کے مختلف علاقوں اور دیہاتوں سے مکاتب کے معلمین وذمہ داران کی زیادہ سے زیادہ شرکت یقینی بنانے، دعوتی وتشکیلی سرگرمیوں کو منظم کرنے اور پروگرام کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی غور وخوض کیا گیا۔ مشاورتی اجلاس میں مولانا محمد آصف صاحب (صدر جمعیۃ علماء ضلع واشم) مولانا مفتی الیاس صاحب (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع واشم) کے علاوہ ضلعی جمعیۃ علماء کے ذمہ داران، شہر کے علمائے کرام اور دیگر متعلقین نے شرکت کی۔ شرکاء نے مکاتب دینیہ کی موجودہ صورتِ حال، معلمین کی تربیت، تدریسی معیار کو بہتر بنانے اور مکاتب کو نئی نسل کی دینی واخلاقی تربیت کا مضبوط ذریعہ بنانے کے سلسلے میں اپنی آراء پیش کیں۔ اجلاس میں اس بات پر خصوصی زور دیا گیا کہ مکتب صرف بچوں کو ناظرہ قرآن پڑھانے کا مرکز نہیں بلکہ ان کے ایمان، عقائد، عبادات، اخلاق، اسلامی آداب اور دینی شعور کی بنیاد رکھنے کا اہم ادارہ ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہر محلے اور بستی میں مکاتب کا مضبوط نظام قائم ہو اور ان میں خدمات انجام دینے والے معلمین کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق تربیت اور رہنمائی فراہم کی جائے۔ شرکاء نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ضلع واشم کے زیادہ سے زیادہ مکاتبِ دینیہ کے معلمین، ائمۂ کرام اور ذمہ داران کو 20 ستمبر کے تشکیلی وتدریبی اجلاس سے جوڑا جائے گا، تاکہ مکاتب کے نظام کو مزید منظم، مضبوط اور مستحکم کیا جا سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ معلمین کی تدریسی صلاحیتوں میں اضافہ، بچوں کی دینی تربیت کے مؤثر طریقۂ کار اور مکاتب کے تعلیمی نظام کو بہتر بنانے کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں گے۔ اجلاس میں شریک علماء وذمہ داران نے کہا کہ موجودہ دور میں نئی نسل کو دینی تعلیم سے وابستہ رکھنا پوری ملت کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ اگر بچوں کو ابتدائی عمر ہی سے قرآن کریم، نماز، روزہ، بنیادی عقائد، ضروری مسائل اور اسلامی اخلاق وآداب کی تعلیم دی جائے تو ان کے اندر دین سے وابستگی اور اسلامی شناخت مضبوط ہوگی۔ اس مقصد کے حصول کے لیے مکاتب کا وسیع اور مستحکم نیٹ ورک وقت کی اہم ضرورت ہے۔ مشاورتی نشست کے شرکاء نے ضلع کے تمام متعلقہ ذمہ داران سے اپیل کی کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں مکاتب کے معلمین، ائمۂ کرام اور ذمہ داران سے رابطہ کر کے انہیں اس اہم تشکیلی وتدریبی اجلاس میں شرکت کے لیے متحرک کریں، تاکہ یہ پروگرام زیادہ سے زیادہ مفید اور نتیجہ خیز ثابت ہو۔

ویرار فاسٹ اے سی لوکل میں ٹکٹ پر تنازع، مسافر نے سینئر ٹی سی پر حملہ

ممبئی کی لوکل ٹرینوں میں ٹکٹ چیکنگ کے دوران ریلوے ملازمین کے ساتھ تلخ کلامی اور بدسلوکی کے واقعات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ تازہ واقعہ ویرار فاسٹ اے سی (ایئر کنڈیشنڈ) لوکل ٹرین میں پیش آیا، جہاں ٹکٹ کو لے کر ہونے والے تنازع پر ایک مسافر نے سینئر ٹکٹ انسپکٹر کے ساتھ مبینہ طور پر ہاتھا پائی اور مار پیٹ کی۔ اطلاعات کے مطابق ہفتے کے روز سینئر ٹکٹ انسپکٹر سومیت کمار مہتو ویرار فاسٹ اے سی لوکل میں مسافروں کے ٹکٹ چیک کر رہے تھے۔ اس دوران ایک مسافر کے پاس توثیق شدہ ٹکٹ نہ ہونے یا ٹکٹ سے متعلق تنازع پر بحث شروع ہوگئی۔ بات بڑھنے پر مسافر نے آپے سے باہر ہو کر ٹی سی کا گلا پکڑ لیا اور ان کے ساتھ بدسلوکی کی۔ اس کھینچا تانی اور ہاتھا پائی میں افسر کا شناختی کارڈ بھی ٹوٹ گیا۔ واقعے کے بعد ٹرین میں کچھ دیر کے لیے کشیدگی پھیل گئی۔ ریلوے ملازمین نے فوری طور پر انتظامیہ اور بوریولی ریلوے پولیس (GRP) کو اطلاع دی۔ بوریولی ریلوے پولیس نے کیس درج کر کے واقعے کی تفتیش شروع کر دی ہے اور ملزم مسافر کے خلاف قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔ ریلوے انتظامیہ اور یونینوں نے اس واقعے کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے اور ڈیوٹی پر مامور عملے کی حفاظت سے متعلق سنگین خدشات کا اظہار کیا ہے۔ یونین کے نمائندوں کا کہنا ہے کہ اے سی لوکل ٹرینوں میں اکثر بغیر ٹکٹ سفر کرنے والے یا غلط ٹکٹ رکھنے والے مسافروں اور ٹی سی کے درمیان بحث وتکرار کا ماحول بنا رہتا ہے۔ ریلوے ملازمین پر بڑھتے ہوئے حملوں کو دیکھتے ہوئے ملازمین نے پرتشدد رویہ اختیار کرنے والے مسافروں کے خلاف سخت ترین قانونی کارروائی اور فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے۔

ناسک کے ۳۵۰ حجاج کیلئے مناسب انتظام نہیں، تجربہ کار خادمین کو نظر انداز کیا جارہا ہے: خادم الحجاج گروپ کا حج کمیٹی سے شکوہ

ناسک: ناسک شہر سے اس سال تقریباً 350 خوش نصیب حجاج کرام فریضہ حج کی تیاری کر رہے ہیں، لیکن ان کی رہنمائی اور تربیت کے لیے مقامی سطح پر کوئی مناسب حج انسپکٹر اور مربوط نظام موجود نہیں ہے۔ اس سلسلے میں خادم الحجاج گروپ، ناسک نے حج کمیٹی آف انڈیا کے چیف ایگزیکٹو آفیسر کو ایک تفصیلی یادداشت پیش کی ہے۔ خادم الحجاج گروپ کے حاجی حامد خان کی جانب سے پیش کردہ اس مکتوب میں کہا گیا ہے کہ ان کا گروپ 1999 سے فی سبیل اللہ مہمانانِ الٰہی کی خدمت کر رہا ہے۔ ان کی خدمات صرف ٹریننگ تک محدود نہیں بلکہ حج فارم بھرنے، دستاویزات، میڈیکل، ادائیگی، آن لائن اپلوڈ سے لے کر سعودی عرب روانگی اور واپسی تک ہر مرحلے پر حجاج کی مکمل رہنمائی کی جاتی ہے۔ میڈیکل اسکریننگ کا سب سے بڑا عملی مسئلہ: یادداشت میں ایک انتہائی اہم عملی مشکل کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ نئے ضوابط کے مطابق ہر حاجی کو سرکاری ہسپتال میں دو بار لازمی میڈیکل اسکریننگ کرانی ہے۔ حجاج کے لیے اس کا مطلب کئی بار ہسپتال کا چکر کاٹنا ہے۔ بزرگ، خواتین اور بیمار حجاج کو ہسپتال لے جانا، لائنوں میں لگوانا، ڈاکٹروں سے تال میل کرنا، رپورٹس حاصل کرنا اور انہیں آن لائن اپلوڈ کرنا یہ ایک بہت بڑا مقامی کام ہے۔ حاجی حامد خان نے کہا کہ یہ کام صرف اور صرف مقامی تجربہ کار تنظیمیں اور خادمین ہی کر سکتے ہیں جو روزانہ ناسک میں موجود رہتے ہیں۔ باہر سے آنے والے ایک دو حج ٹریز، جو کبھی کبھار آتے ہیں، وہ سینکڑوں حجاج کی دو دو بار میڈیکل اسکریننگ ہرگز نہیں کرا سکتے۔ اس سے حجاج کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ موجودہ نظام پر تشویش: مکتوب میں مزید کہا گیا ہے کہ گزشتہ 2-3 سالوں سے حج سے متعلق تمام کام صرف حج ٹریزز کے ذریعے کروانے کا نیا نظام بن گیا ہے۔ گروپ کا کہنا ہے کہ حج کی خدمت ایک فرد کا کام نہیں بلکہ ٹیم ورک ہے۔ تجربہ کار خادمین، مقامی رضا کاروں اور عہدیداروں کو مل کر کام کرنا ضروری ہے۔ گروپ نے اس بات پر بھی تشویش کا اظہار کیا کہ کئی دہائیوں سے خدمات انجام دینے والے تجربہ کار خادمین کو نظر انداز کیا جا رہا ہے، جبکہ اسٹیٹ حج کمیٹی کے افسران عام خادمین کے لیے قابلِ رسائی نہیں ہیں۔ حج کمیٹی سے اہم مطالبات: خادم الحجاج گروپ نے حج کمیٹی آف انڈیا سے مطالبہ کیا ہے کہ: 1. شہر وار انکوائری کرائی جائے کہ کس شہر میں کون پچھلے کئی سالوں سے حجاج کی خدمت کر رہا ہے۔

بھیونڈی: گنیش وسرجن کیلئے انتظامات مکمل کرنے کا دعویٰ

۸۰/غوطہ خور تعینات، ۱۸/فلوٹنگ پلیٹ فارم، مصنوعی تالاب اور خصوصی کنٹرول روم قائم

گنیش اتسو کے دوران کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے اور عقیدت مندوں کو محفوظ وسرجن کی سہولت فراہم کرنے کیلئے بھیونڈی نظام پور میونسپل کارپوریشن اور پولیس انتظامیہ نے اپنی اپنی تیاریاں مکمل کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ شہر کے ۱۲/وسرجن گھاٹوں پر خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں، جہاں ۸۰/غوطہ خور تعینات رہیں گے، بڑی مورتیوں کیلئے ۱۸/فلوٹنگ پلیٹ فارم فراہم کئے گئے ہیں جبکہ ہر گھاٹ پر میونسپل کارپوریشن اور پولیس کا مشترکہ کنٹرول روم قائم کیا جائے گا۔ میونسپل کمشنر انمول ساگر نے عقیدت مندوں سے اپیل کی ہے کہ ماحول کے تحفظ کے پیش نظر زیادہ سے زیادہ مورتیوں کا وسرجن مصنوعی تالابوں میں کیا جائے۔ اس مقصد کیلئے شہر کے مختلف علاقوں میں ۱۲/مصنوعی تالاب تیار کئے گئے ہیں۔ انتظامات کا جائزہ لینے کیلئے میئر نارائن چودھری، میونسپل کمشنر انمول ساگر، ڈی سی پی ڈاکٹر پون بنسوڈ، ڈپٹی کمشنر وکرم دراڑے اور دیگر افسران نے ورالا دیوی، کامت گھر، فینے گاؤں اور ندی ناکہ واقع لوکمانیہ تلک گھاٹ کا دورہ کر کے انتظامات کا جائزہ لیا۔ انتظامیہ کے مطابق وسرجن گھاٹوں پر نگرانی کیلئے واچ ٹاور اور ٹی وی کیمرے نصب کئے گئے ہیں، اضافی روشنی کا انتظام کیا گیا ہے، جبکہ بجلی کی بندش کی صورت میں جنریٹر بھی تیار رکھے گئے ہیں۔ مورتیوں کی آمد ووسرجن کے راستوں کی مرمت کا کام بھی مکمل کرلیا گیا ہے اور گڑھوں کو ڈامر، گٹی اور پیور بلاک کے ذریعے پُر کیا گیا ہے۔ مصنوعی تالابوں میں پانی کی فراہمی کے لئے ٹینکروں کا انتظام کیا گیا ہے۔ مورتیوں کو جلد تحلیل کرنے کیلئے امونیم ہائی کاربونیٹ استعمال کیا جائے گا جبکہ تالابوں کی صفائی کے بعد پوٹاشیم پرمیگنیٹ کا چھڑکاؤ ہوگا۔ پھولوں اور دیگر سامانوں کیلئے ہر گھاٹ پر خصوصی نرمالیہ کلش رکھے جائیں گے۔ ڈیڑھ روزہ وسرجن کیلئے ۱۵۵، پانچویں دن ۲۶۴/اور دسویں دن کے اہم وسرجن کیلئے ۳۰۸/ میونسپل ملازمین تعینات رہیں گے۔

مالیگاؤں میں زیر تعمیر مسجد اہلسنت صغریٰ یعقوب آپ کے تعاون کی شدید منتظر

آپ کا ایک قدم! اللہ کے گھر کی تکمیل میں آپ کی دائمی شرکت بن سکتا ہے

مالیگاؤں: (خیال اثر) 10 ماہ کی مختصر مدت میں 2400 اسکوائر فٹ پر تعمیراتی کام تقریباً تکمیل کے مراحل میں پہنچ چکا ہے۔ تعمیراتی کام کی موجودہ صورت حال اور باقی ماندہ کام کی نوعیت تصویر میں اور مسجد کی جگہ پہنچ کر دیکھی جا سکتی ہے۔ مسجد اہلسنت صغریٰ یعقوب، پلاٹ نمبر 7، گٹ نمبر 141 / 1، دھولیہ والا گودام کے پیچھے، بلکٹر محمد قیصر کے بنگلے کے سامنے، درے گاؤں میں، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تعمیر کے آخری مراحل میں ہے۔ اب ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ہم سب اپنے حصے کی ذمہ داری ادا کریں اور اس مقدس گھر کو مکمل کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔ مسجد صرف اینٹ، پتھر، سیمنٹ اور لوہے سے بننے والی عمارت نہیں، بلکہ یہ اللہ کے ذکر، نماز، قرآن، عبادت اور نسلوں کی دینی تربیت کا مرکز ہوتی ہے۔ آج یہ مسجد ہماری طرف امید بھری نگاہوں سے دیکھ رہی ہے۔ تعمیر کا بڑا مرحلہ طے ہو چکا ہے، لیکن کچھ ضروری کام ابھی باقی ہیں۔ اگر اہل خیر آگے بڑھیں تو ان شاء اللہ یہ باقی ماندہ مراحل بھی جلد مکمل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مسجد کے لیے پلمبنگ فٹنگ مع سامان ومزدوری، الیکٹرک فٹنگ مع سامان ومزدوری، 20 عدد ٹیوب لائٹس، 20 عدد پنکھے، 6 صف کے قالین، 10 عدد ایلومینیم کھڑکیاں، 7 عدد پلائی والے دروازے، 4 عدد ایلومینیم دروازے اور کلر مع مزدوری کی اشد ضرورت ہے۔ یہ صرف تعمیراتی سامان کی فہرست نہیں، بلکہ اللہ کے گھر کو مکمل کرنے کی دعوت ہے۔ کوئی پنکھا دے کر شریک ہو سکتا ہے، کوئی ٹیوب لائٹ دے کر، کوئی کھڑکی یا دروازے کا ذمہ لے کر، کوئی قالین کے ذریعے اور کوئی اپنی استطاعت کے مطابق نقد عطیہ دے کر اس کارِ خیر میں حصہ لے سکتا ہے۔ رقم کم ہو یا زیادہ، اصل قدر اخلاص اور نیت کی ہے۔ آیئے! اپنے لیے، اپنے والدین کے لیے اور اپنے ان مرحومین کے لیے جن کی یاد آج بھی ہمارے دلوں میں زندہ ہے، اس مسجد کی تکمیل میں اپنا حصہ شامل کریں۔ ہو سکتا ہے آج آپ کی دی ہوئی ایک چھوٹی سی مدد کل آپ کے لیے ایسا صدقۂ جاریہ بن جائے جس کا اجر آپ کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد بھی جاری رہے۔ اللہ کے گھر کی تعمیر میں لگایا ہوا مال ضائع نہیں ہوتا؛ یہ وہ سرمایہ ہے جس کا حقیقی اجر اللہ تعالیٰ کے یہاں محفوظ رہتا ہے۔ اس لیے اہل خیر حضرات سے نہایت ادب، اخلاص اور دردِ دل کے ساتھ گزارش ہے کہ مسجد اہلسنت صغریٰ یعقوب کی تکمیل کے لیے اپنی استطاعت کے مطابق تعمیراتی سامان، کسی مطلوبہ کام کی مکمل ذمہ داری یا نقدی عطیہ پیش فرمائیں اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لیے بھی اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ آج آپ کا تعاون ایک مسجد کی تکمیل کرے گا، کل اسی مسجد سے اٹھنے والی اذانیں، نمازیں، تلاوتیں اور دعائیں ان شاء اللہ آپ کے لیے اجر وثواب کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ المعلن: صدر وارا کین، الجامع الزہراء اہلسنت اظہار العلوم و انتظامیہ کمیٹی، مسجد اہلسنت صغریٰ یعقوب برائے رابطہ برائے تعاون: ماسٹر عبدالرشید: 0000000000 کاملی محمد رمضان: 9372880990 حافظ غلام مصطفےٰ اشرفی: 8793017102 عبدالباسط چشتی: 9595241083

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں
کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟ ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔
ہم پیش کرتے ہیں:
شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ
رابطہ کریں: 70399 66616 = 75061 00010
ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com
ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

ناسک میں ڈی آر آئی کی بڑی کاروائی، پاکستانی چھوہارے کی بھاری کھیپ ضبط!

پاکستانی مال کو یو اے ای کا بتا کر بھارتی مارکیٹ میں کھپانے کی سنسنی خیز سازش بے نقاب، ممبئی کے بڑے امپورٹر ایجنسی کے ریڈار پر

ناسک: مرکزی انٹیلیجنس ایجنسی ڈائریکٹوریٹ آف ریونیو انٹیلیجنس نے ناسک کے صنعتی علاقے عنبرہ میں واقع سینٹرل ویئر ہاؤسنگ کارپوریشن کے کنٹینر فریٹ اسٹیشن پر ایک انتہائی خفیہ اور بڑی کارروائی کرتے ہوئے کروڑوں روپے مالیت کا ممنوعہ چھوہارا ضبط کر لیا ہے۔ ایجنسی کو موصول ہونے والی پختہ خفیہ اطلاعات کے بعد شروع کیے گئے اس خصوصی آپریشن کو آپریشن ڈیپ مینی فیسٹ کا نام دیا گیا تھا، جس کے تحت عنبرہ میں پہنچنے والے 13 بڑے کارگو کنٹینرز کو محاصرے میں لے کر ان کی تفصیلی تلاشی لی گئی۔ تفتیش کے دوران ان کنٹینرز سے تقریباً 362 میٹرک ٹن سے زائد وزن کا خشک کھجور (چھوہارا) برآمد ہوا، جس کی بین الاقوامی مارکیٹ میں مالیت 66.5 کروڑ روپے سے زائد بتائی جا رہی ہے۔ ابتدائی کسٹم دستاویزات میں اس کھیپ کی قیمت جان بوجھ کر انتہائی کم دکھائی گئی تھی تاکہ ٹیکس چوری کے ساتھ ساتھ متعلقہ حکام کو گمراہ کیا جا سکے۔ تحقیقات کے دوران چھوہارے کی اس بڑی کھیپ کو بھارت لانے کے لیے اپنائے گئے انتہائی پیچیدہ اور شاطرانہ طریقے کا بھی پردہ فاش ہوا ہے۔ وفاقی ایجنسی کے مطابق یہ تمام مال اصل میں پاکستان کی کراچی بندرگاہ سے لوڈ کیا گیا تھا، جہاں سے اسے سمندری راستے کے ذریعے متحدہ عرب امارات کی جبل علی بندرگاہ منتقل کیا گیا۔ دبئی پہنچنے کے بعد اسمگلنگ سنڈیکیٹ نے بین الاقوامی قوانین اور بھارتی پابندیوں سے بچنے کے لیے نہ صرف کنٹینرز تبدیل کیے بلکہ مال کی اصل شناخت چھپانے کے لیے بوگس کسٹم دستاویزات بھی تیار کیں۔ ان جعلی دستاویزات میں چھوہارے کی پیداوار کا ملک پاکستان کے بجائے متحدہ عرب امارات ظاہر کیا گیا تھا، تاکہ اسے خلیجی ممالک سے آنے والا قانونی مال قرار دے کر بھارتی مارکیٹ میں اتارا جا سکے۔

اے آئی میں ہم سب کو مارنے کی صلاحیت ہے: سابق ڈیپ مائنڈ محقق بلال چغتائی

چغتائی نے خبردار کیا کہ اے آئی کمپنیاں اگلے چند سالوں میں سپر انٹیلی جنٹ سسٹم بنا سکتی ہیں جو ہر شعبے میں انسانی صلاحیتوں سے آگے نکل جائیں گے۔

بلال چغتائی، جنہوں نے گوگل ڈیپ مائنڈ میں اے جی آئی سیفٹی اور الائنمنٹ پر ریسرچ انجینئر کے طور پر کام کیا، جولائی میں مستعفی ہوئے لیکن اس ہفتے انتباہ کے ساتھ عوام کے سامنے آئے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اے آئی کمپنیاں اگلے چند سالوں میں سپر انٹیلی جنٹ سسٹم بنا سکتی ہیں جو ہر شعبے میں انسانی صلاحیتوں سے آگے نکل جائیں گے۔ آرٹیفیشل جنرل انٹیلی جنس (اے جی آئی) سیفٹی پر کام کرنے والے گوگل ڈیپ مائنڈ کے ایک سابق محقق نے منگل کو کہا کہ مصنوعی ذہانت میں سب کو مارنے کی صلاحیت ہے اور مزید خبردار کیا کہ ان نتائج سے بچنے کے لیے ہمارے پاس وقت ختم ہو رہا ہے۔ واضح رہے کہ بلال چغتائی نے جولائی میں گوگل ڈیپ مائنڈ کو چھوڑ دیا تھا جبکہ دو دیگر محققین نے بھی حال ہی میں استعفیٰ دیا ہے۔ چغتائی نے ڈیپ مائنڈ میں اے جی آئی سیفٹی اور الائنمنٹ پر ریسرچ انجینئر کے طور پر کام کیا۔ انہوں نے ۲۰۲۲ء کے اوائل میں اے آئی پر کام شروع کیا، جب سسٹم بمشکل کچھ مفید کر پاتے تھے۔ چار سال بعد، وہ اوپن اے آئی ایجنٹ سوار مز کی طرف اشارہ کرتے ہیں جنہوں نے صدی پرانے ریاضی کے مسائل حل کیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ اس وقت زیادہ پریشان کن تھا جب جولائی میں اے آئی ایجنٹس اپنے ٹیسٹ سینڈ باکس سے نکل گئے اور بغیر ہدایت کے بلنگ فیس کو بیک کر لیا۔ بعد ازاں انہوں نے ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا، ”میں بھی اس ٹیکنالوجی کی ڈیفالٹ رفتار کے بارے میں انتہائی فکرمند ہوں۔ میں سچے دل سے مانتا ہوں کہ اے آئی میں ہم سب کو مارنے کی صلاحیت ہے، اور ہمارے پاس اس نتیجے سے بچنے کے لیے وقت ختم ہو رہا ہے۔“ چغتائی نے کہا کہ آئندہ چند سالوں میں اے آئی کمپنیاں سپر انٹیلی جنٹ سسٹم بنا سکتی ہیں جو ہر شعبے میں انسانی صلاحیتوں سے آگے نکل جائیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا ڈویلپرز اس بات کو یقینی بنا سکتے ہیں کہ ایسے نظام قابل اعتماد طریقے سے انسانی اہداف پر عمل کریں اور خبردار کیا کہ غلط الائنڈ سپر انٹیلی جنس انسانی کنٹرول سے نکل سکتی ہے اور ایسے اقدامات کر سکتی ہے جو انسانیت کو مستقل طور پر بے اختیار یا ہلاک کر دے۔ اے آئی الائنمنٹ اب بھی ایک حل طلب چیلنج ہے: چغتائی نے مزید کہا کہ اے آئی الائنمنٹ اب بھی ایک حل طلب چیلنج ہے۔ انہوں نے دلیل دی کہ محققین کو اب بھی اس بات کی ابتدائی سمجھ ہے کہ کس طرح جدید نظاموں کو قابل اعتماد طریقے سے انسانی مقاصد کے حصول کے لیے تربیت دی جائے اور خبردار کیا کہ اے آئی کی صلاحیتیں الائنمنٹ ریسرچ سے زیادہ تیزی سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ چغتائی نے مزید کہا، ”اس بارے میں ہماری موجودہ سمجھ کہ کس طرح اے آئی سسٹم کو تربیت دی جائے جو گہرائی سے وہ چاہیں جو ہم چاہتے ہیں، انتہائی ابتدائی ہے۔ بدترین بات یہ ہے کہ ہم وقت پر الائنمنٹ کو حل کرنے کی راہ پر نہیں ہیں: فرنٹیئر اے آئی کی صلاحیتیں اے آئی الائنمنٹ کے بارے میں ہماری سمجھ سے کہیں زیادہ تیزی سے بہتر ہو رہی ہیں۔“ انہوں نے واضح کیا کہ وہ اے آئی کی ترقی کو روکنے کا مطالبہ نہیں کر رہے بلکہ اے آئی کمپنیوں کے درمیان دوڑ کو سست کرنے کے لیے ہم آہنگی چاہتے ہیں، ساتھ ہی فرنٹیئر سسٹمز کی تعمیر اور جانچ کے بارے میں زیادہ شفافیت چاہتے ہیں۔ پوسٹ میں لکھا تھا، ”زیادہ وسیع پیمانے پر، ہمیں اے آئی کو بہتر بنانے کے مسئلے کے بارے میں احتیاط سے سوچنے والے بہت سے لوگوں کی ضرورت ہے۔ میری نظر میں، یہ اس صدی میں انسانیت کو درپیش سب سے اہم مسئلہ ہے، اور اس کے داؤ بہت زیادہ ہیں۔ ذہن نشین رہے کہ چغتائی سے پہلے، اینتھروپک پری ٹریننگ محقق جیکب کوکسن نے اینتھروپک اور اوپن اے آئی میں تین سال گزارنے کے بعد استعفیٰ دے دیا، جاتے وقت انہوں نے انتباہ دیا کہ ”اے آئی بنانے والے لوگ سچے دل سے مانتے ہیں کہ یہ اس دہائی کے آخر تک ہم سب کو مار سکتی ہے۔“ ڈیپ مائنڈ سیفٹی ٹیم پر کام کرنے والے جوش اینگلز نے ۱۲ ستمبر کو اعلان کیا کہ وہ اینتھروپک اور اوپن اے آئی کی پیشکشوں کو ٹھکرانے کے بعد ایویلیوایشن نان پرافٹ ایم ای ٹی آر میں شامل ہو گئے ہیں۔ اینگلز نے کہا کہ وہ ایک خوفناک خطرہ دیکھ رہے ہیں کہ اے آئی سسٹم پانچ سال کے اندر بے پناہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ انہوں نے لکھا، ”ایک خوفناک امکان ہے کہ اے آئی سسٹم اگلے پانچ سالوں میں بے پناہ نقصان پہنچائیں۔

ایران کی سرحد کے قریب پیاس سے ۷ افغان تارکین وطن ہلاک

حالوش نے بتایا کہ یہ واقعہ جمعرات ۱۰ ستمبر کو ایران کے صوبہ سیستان و بلوچستان کے ضلع سراوان میں رونک سرحدی گزرگاہ کے قریب مک سوختہ کے علاقے میں پیش آیا

کابل: انسانی حقوق کی تنظیم حالوش کے مطابق، ایران کے جنوب مشرقی علاقے میں سرحد پار کرنے کی کوشش کے دوران شدید پیاس کی وجہ سے کم از کم 17 افغان تارکینِ وطن ہلاک ہو گئے؛ ہلاک ہونے والوں میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ حالوش نے بتایا کہ یہ واقعہ جمعرات 10 ستمبر کو ایران کے صوبہ سیستان و بلوچستان کے ضلع سراوان میں رونک سرحدی گزرگاہ کے قریب مک سوختہ کے علاقے میں پیش آیا۔ اطلاعات کے مطابق، یہ گروہ سفر کے دوران پانی کی عدم دستیابی کے باعث سرحد کے ایک خشک اور ویران علاقے میں پھنس گیا تھا۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ سراوان میں حکام کے پاس گنجائش کی کمی کے باعث ہلاک شدگان کی لاشوں کو قریبی شہر خاک کے مردہ خانے منتقل کیا گیا۔ حالوش کی جانب سے جاری کردہ ویڈیوز میں لوگوں کو ہلاک شدگان کے لیے متعدد قبریں کھودتے ہوئے دکھایا گیا، اگرچہ تنظیم نے کہا کہ وہ فوٹیج کی تمام تفصیلات کی آزادانہ تصدیق نہیں کر سکتی۔ رپورٹ کے مطابق، ہلاک ہونے والوں میں سے پانچ افراد کا تعلق شمالی افغانستان کے صوبہ بغلان کے ایک ہی خاندان سے تھا۔ ان میں 45 سالہ ماں اور اس کی چار بیٹیاں (جن کی عمریں 22، 18، 16 اور 14 سال تھیں (شامل تھیں۔ اس خاندان کے رشتہ دار سراوان میں مقیم ہیں، جہاں ان کی نمازِ جنازہ ادا کیے جانے کی توقع تھی۔ حالوش نے یہ بھی رپورٹ کیا کہ ہلاک ہونے والوں میں 14 سال سے کم عمر کے کم از کم چھ بچے بھی شامل تھے۔ عینی شاہدین اور رشتہ داروں نے تنظیم کو بتایا کہ سرحد عبور کرنے کے دوران پینے کا پانی ختم ہو جانے کی وجہ سے تارکینِ وطن شدید پانی کی کمی (ڈی ہائیڈریشن) کا شکار ہو گئے تھے۔ ایک رشتہ دار نے بتایا کہ سفر کے دوران گروہ کے ساتھ موجود مرد خواتین اور بچوں سے الگ ہو گئے تھے۔ اس کے بعد خواتین اور بچے پانی کی مناسب سہولت کے بغیر صحرا میں آگے بڑھتے رہے، جہاں وہ ایک دوسرے سے کچھ ہی فاصلے پر گر کر ہلاک ہو گئے۔ لواحقین کا کہنا ہے کہ واقعے کے چار دن بعد بھی وہ ہلاک شدگان کی لاشیں برآمد کرنے، ان کی شناخت کرنے اور انہیں دفنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالوش نے کہا کہ دیگر کئی ہلاک شدگان کی شناخت اور اموات کے درست حالات کے بارے میں معلومات کی ابھی بھی تحقیقات کی جا رہی ہیں۔ یہ واقعہ ایسے وقت میں پیش آیا ہے جب افغان تارکینِ وطن کی جانب سے خطرناک صحرائی راستوں سے ایران میں غیر قانونی داخلے کی کوششوں کی مسلسل اطلاعات موصول ہو رہی ہیں؛ اس عمل میں وہ اکثر اسمگلروں پر انحصار کرتے ہیں اور سرحد پر شدید گرمی، پانی کی کمی اور دیگر جان لیوا حالات کا سامنا کرتے ہیں۔

چین میں ٹیوشن پر پابندی نے بلیک مارکیٹ کو جنم دے دیا: رپورٹ

بیجنگ: چین میں نجی ٹیوشن کے شعبے پر سخت حکومتی پابندیوں کے باوجود بچوں کو اضافی تعلیم دلانے کی طلب کم نہیں ہوئی، جس کے نتیجے میں خفیہ اور غیر رسمی ٹیوشن کا ایک نیا بازار وجود میں آ گیا ہے۔ چین نے 2021 میں اپنی ’ڈبل ریڈکشن‘ پالیسی کے تحت اسکول کے بنیادی مضامین کی منافع بخش نجی ٹیوشن پر سخت پابندیاں عائد کی تھیں۔ حکومت کا مقصد والدین پر مالی بوجھ کم کرنا اور بچوں کو شدید تعلیمی مقابلے اور اضافی پڑھائی کے دباؤ سے نکالنا تھا۔ تاہم تازہ رپورٹ کے مطابق تعلیمی کامیابی کے لیے شدید مسابقت برقرار رہنے کی وجہ سے نجی ٹیوشن کی مانگ ختم نہیں ہوئی۔ اس کے بجائے اضافی تدریس کا ایک غیر رسمی اور بعض صورتوں میں خفیہ نظام ابھر آیا ہے۔ والدین اپنے بچوں کو تعلیمی مقابلے میں پیچھے رہنے سے بچانے کے لیے متبادل طریقوں سے نجی اساتذہ اور اضافی کلاسوں تک رسائی حاصل کر رہے ہیں۔ اس صورتحال نے ایک نیا مسئلہ بھی پیدا کیا ہے۔ پابندیوں کا مقصد تعلیمی مواقع میں عدم مساوات کم کرنا تھا، لیکن مہنگی یا خفیہ ٹیوشن تک زیادہ وسائل رکھنے والے خاندانوں کی بہتر رسائی کے باعث تعلیمی مقابلہ مزید غیر مساوی ہونے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق چین کا تجربہ ظاہر کرتا ہے کہ صرف نجی ٹیوشن پر پابندی لگانے سے طلب ختم نہیں ہوتی۔ جب تک امتحانات، اعلیٰ تعلیمی اداروں میں داخلے اور مستقبل کے بہتر مواقع کے لیے شدید مقابلہ موجود ہے، والدین اپنے بچوں کو اضافی تعلیمی مدد فراہم کرنے کے نئے راستے تلاش کرتے رہیں گے۔

پاکستان کے شہر کراچی کو 238 ایم جی ڈی پانی کی قلت کا سامنا

کراچی: شہر کو پانی فراہم کرنے والے اہم مرکز، ’ڈھابیجی پمپنگ اسٹیشن‘ کو بجلی کی فراہمی پیر کے روز 33 گھنٹے کی بندش کے بعد مکمل طور پر بحال کر دی گئی، تاہم بجلی کی اس طویل بندش کے باعث کراچی کے شہریوں کو تقریباً 238 ملین گیلن پانی کی قلت کا سامنا ہے۔ اتوار کی صبح شروع ہونے والے اس تعطل کے باعث پمپنگ اسٹیشن کے 21 میں سے 10 پمپس بند ہو گئے تھے، جس سے شہر کے بڑے حصوں میں پانی کی فراہمی شدید متاثر ہوئی۔ کراچی واٹر اینڈ سیوریج کارپوریشن کے ترجمان کے مطابق، کے الیکٹرک نے 33 گھنٹے کی بندش کے بعد ڈھابیجی کو بجلی کی فراہمی بحال کی۔ بجلی کی بحالی کے بعد تمام پمپنگ یونٹس کو فعال کر دیا گیا اور متاثرہ علاقوں میں پانی کی فراہمی دوبارہ شروع کر دی گئی۔ تاہم، ذرائع کا کہنا ہے کہ شہر بھر میں پانی کی فراہمی کو معمول پر آنے میں مزید 24 سے 36 گھنٹے لگ سکتے ہیں۔ ذرائع کے مطابق بجلی کی طویل بندش کے نتیجے میں شہر 238 ملین گیلن پانی سے محروم رہا۔ ترجمان نے بتایا کہ یہ بڑا بریک ڈاؤن اتوار کی صبح تقریباً 6 بجے کے الیکٹرک کے نظام میں کیبل کی خرابی کے باعث پیش آیا تھا۔ متاثرہ علاقوں میں کورنگی، لانڈھی، ملیر، شاہ فیصل کالونی، گلشنِ اقبال، پی ای سی ایچ ایس، لیاقت آباد، شریف آباد، اولڈ سٹی ایریا اور جمشید روڈ وغیرہ شامل تھے۔ ادارے کا مؤقف ہے کہ اب تمام 21 پمپس کے ذریعے پانی کی فراہمی دوبارہ شروع ہو چکی ہے اور متاثرہ علاقوں میں اسے بحال کیا جا رہا ہے۔ تاہم، ترجمان نے کہا کہ بجلی کی بحالی کے باوجود آنے والے دنوں میں شہر کے مختلف حصوں میں پانی کی قلت محسوس کیے جا سکتے ہیں۔ دریں اثنا، کے الیکٹرک کے ترجمان نے بتایا کہ ڈھابیجی پمپنگ کمپلیکس کے قریب جھاڑیوں میں لگنے والی آگ سے کے ڈبلیو ایس سی کی کیبلز متاثر ہوئیں؛ انہوں نے مزید کہا کہ بجلی فراہم کرنے والے ادارے نے مکمل تعاون کیا اور ہنگامی بنیادوں پر اپنی ٹیمیں تعینات کیں جنہوں نے جلد از جلد خرابی کو دور کرنے کے لیے کام کیا۔

ڈونالڈ ٹرمپ سے پنچن لاما کی رہائی کیلئے چین پر دباؤ ڈالنے کا مطالبہ

واشنگٹن: ایک امریکی مذہبی آزادی کمیشن نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ پر زور دیا ہے کہ وہ چینی صدر شی جن پنگ کے ساتھ اپنی طے شدہ سربراہی ملاقات کے دوران پنچن لامہ اور دیگر قیدیوں کی رہائی کے لیے کوشش کریں، اور ان کے مقدمات رہنماؤں کی اگلی ملاقات کے سامنے رکھیں۔ امریکی کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی، یا یو ایس سی آئی آر ایف نے یہ اپیل 14 ستمبر کو جاری کی۔ اس کے بیان میں 24 ستمبر کو منصوبہ بند سربراہی اجلاس کی تاریخ کے طور پر شناخت کیا گیا اور ٹرمپ سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ بیجنگ پر مذہبی ظلم و ستم کے خاتمے کے لیے دباؤ ڈالیں۔ کمیشن کی فہرست میں گیدھون چوکی نیاما، جن کی شناخت پنچن لامہ کے نام سے کی گئی ہے، اور ان کا خاندان شامل ہے۔ اس نے گلشن عباس، ایکیر آسات، پادری گاؤ کو انفو اور ان کی اہلیہ پینگ یو، اور جمی لائی کا نام بھی لیا۔ وائس چیئر سی سی ہیل نے کہا، ”یو ایس سی آئی آر ایف ایک بار پھر صدر ٹرمپ سے کہتا ہے کہ وہ صدر شی کے ساتھ آنے والی سربراہی ملاقات کے دوران اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے گلشن عباس، ایکیر آسات، پادری گاؤ کو انفو اور ان کی اہلیہ پانگ یو، جمی لائی، پنچن لاما گیدھون چوکی نیاما اور ان کے خاندان کی رہائی کا مطالبہ کریں۔

جنوب مشرقی ایشیا میں چین ٹیکنالوجی تو دے رہا ہے، قواعد نہیں بنا پا رہا

بیجنگ: چین نے اپنی ڈیجیٹل سلک روڈ کے ذریعے جنوب مشرقی ایشیا میں فائبر آپٹک نیٹ ورکس، 5G، اسمارٹ سٹی پلیٹ فارمز، کلاؤڈ انفراسٹرکچر اور دیگر ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز میں نمایاں جگہ بنا لی ہے، تاہم خطے کے ممالک ڈیجیٹل حکمرانی کے لیے چینی قواعد اپنانے کے بجائے بڑی حد تک مغربی، بین الاقوامی اور اپنے مقامی ضابطوں پر انحصار کر رہے ہیں۔ انڈونیشیا، ملائیشیا اور فلپائن کے حوالے سے کی گئی تحقیق سے سامنے آیا ہے کہ چینی ٹیکنالوجی کے وسیع استعمال کے باوجود سائبر سکیورٹی اور ڈیٹا تحفظ کے شعبوں میں بیجنگ کا ضابطہ جاتی اثر محدود ہے۔ انڈونیشیا بین الاقوامی ISO معیارات استعمال کرتا ہے، ملائیشیا اقوام متحدہ کے سائبر اصولوں سے رہنمائی لیتا ہے جبکہ فلپائن کا ڈیٹا پرائیویسی نظام یورپی ماڈل سے متاثر ہے۔ مصنوعی ذہانت کے شعبے میں بھی چین اپنے عالمی AI اور ڈیٹا گورننس کے تصورات کو فروغ دے رہا ہے، لیکن جنوب مشرقی ایشیائی ممالک فی الحال کسی ایک طاقت کا ماڈل اختیار کرنے کے بجائے مختلف بین الاقوامی اصولوں کو اپنی قومی ضروریات کے مطابق ڈھال رہے ہیں۔ آسیان کے علاقائی AI اور ڈیٹا گورننس فریم ورک بھی اس عمل میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق چین کو مستقبل میں فائدہ اس صورت میں ہو سکتا ہے۔

مہنگائی اور قرض پاکستانیوں کیلئے سب سے بڑی تشویش کا باعث: سروے

ایندھن کی بڑھتی ہوئی قیمتیں، قومی قرضوں میں اضافہ اور منشیات کا استعمال پاکستانیوں کیلئے سب سے بڑے تشویشناک مسائل کے طور پر سامنے آئے ہیں

اسلام آباد: پیر کو جاری ہونے والے نیشنل سٹیزن سروے 2026 کے مطابق، توانائی اور ایندھن کی بڑھتی ہوئی قیمتیں، قومی قرضوں میں اضافہ اور منشیات کا استعمال پاکستانیوں کے لیے سب سے بڑے تشویشناک مسائل کے طور پر سامنے آئے ہیں، جبکہ ریاستی اداروں پر عوامی اعتماد نسبتاً کم رہا۔ انسٹی ٹیوٹ فار پبلک اوپینین ریسرچ (IPOR) اور پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈیولپمنٹ اینڈ ٹرانسپیرنسی (PILDAT) کے اشتراک سے کیے گئے اس ملک گیر سروے کا مقصد شہریوں کی ترجیحات اور وفاقی اخراجات کے درمیان فرق کا جائزہ لینا تھا۔ ایک مشترکہ پریس ریلیز کے مطابق، اس سروے میں 23 اگست سے 5 ستمبر کے درمیان ووٹ دینے کی عمر کے 155,5 شہریوں کے آمنے سامنے اور گھروں میں جا کر انٹرویوز کیے گئے۔ اس میں چاروں صوبوں، دیہی اور شہری آبادیوں کے ساتھ ساتھ مختلف عمر، جنس اور آمدنی والے گروہوں کو شامل کیا گیا۔ سروے میں غلطی کا امکان 1.55 فیصد ریکارڈ کیا گیا۔ نتائج کے مطابق، 19 فیصد جواب دہندگان نے بجلی اور گیس کی قیمتوں کو سب سے بڑا قومی مسئلہ قرار دیا، جبکہ مزید 10 فیصد نے ایندھن اور پیٹرول کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کو اپنی بنیادی تشویش قرار دیا۔ نتائج میں پاکستان پر قرضوں کے بڑھتے ہوئے بوجھ پر بھی وسیع پیمانے پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ تقریباً 66 فیصد جواب دہندگان کا کہنا تھا کہ قومی قرضوں میں اضافہ تشویش کا باعث ہے، جن میں سے 49 فیصد نے اسے انتہائی تشویشناک قرار دیا۔ صرف 5 فیصد افراد نے قرض کی صورتحال کو مثبت انداز میں دیکھا۔ منشیات کا استعمال ایک اور بڑی تشویش کے طور پر سامنے آیا، جس میں 79 فیصد جواب دہندگان نے منشیات کے بڑھتے ہوئے استعمال کو انتہائی خطرناک قرار دیا۔ مجموعی طور پر، 90 فیصد افراد نے اس مسئلے پر شدید تشویش کا اظہار کیا۔ سروے میں غیر ملکی فنڈنگ سے چلنے والی این جی اوز اور تھنک ٹینکس کی جانب سے پاکستان کے بارے میں کی جانے والی رپورٹنگ پر بھی کافی شکوک و شبہات کا اظہار کیا گیا۔ تقریباً 43 فیصد جواب دہندگان کا کہنا تھا کہ ایسی رپورٹنگ یا تو مبالغہ آرائی پر مبنی ہوتی ہے یا کسی غیر ملکی ایجنڈے کے تحت کی جاتی ہے، جبکہ اس کے مقابلے میں 25 فیصد افراد اسے حقائق پر مبنی سمجھتے تھے۔ سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کے غیر منظم استعمال کا بھی جائزہ لیا گیا۔ سروے کے مطابق، 56 فیصد جواب دہندگان کا ماننا تھا کہ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا بے لگام استعمال سماجی اور اخلاقی اقدار میں گراوٹ کی ایک بڑی وجہ ہے۔ تاہم، سروے میں انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کو کس حد تک ضابطہ کار کے تحت لایا جائے، اس معاملے پر مختلف نسلوں کے درمیان آراء کا اختلاف بھی سامنے آیا۔ سرکاری محکموں میں بدعنوانی کے بارے میں وسیع پیمانے پر پائے جانے والے تاثرات کے باوجود، سروے میں شامل صرف 18 فیصد افراد نے بتایا کہ گزشتہ ایک سال کے دوران کسی سرکاری عہدیدار نے ان سے ذاتی طور پر رشوت کا مطالبہ کیا۔

حوثی حملوں نے پاکستان سعودی دفاعی معاہدے کی کمزوریاں بے نقاب کر دیں

ریاض/اسلام آباد: سعودی عرب پر حوثی حملوں نے پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان دفاعی معاہدے کو اس کے پہلے بڑے عملی امتحان سے دوچار کر دیا ہے اور مشترکہ دفاع کے وعدوں اور زمینی سطح پر پاکستان کے ممکنہ کردار کے درمیان موجود فرق نمایاں ہو گیا ہے۔ گزشتہ برس مکہ میں طے پانے والے دفاعی معاہدے کے تحت دونوں ممالک نے اس اصول پر اتفاق کیا تھا کہ کسی ایک ملک کے خلاف جارحیت کو دونوں کے خلاف حملہ تصور کیا جائے گا۔ اس معاہدے کو پاکستان اور سعودی عرب کے دیرینہ دفاعی تعلقات میں ایک اہم پیش رفت قرار دیا گیا تھا۔ تاہم سعودی عرب کو حوثیوں کی جانب سے درپیش حالیہ حملوں کے بعد یہ سوال اہم ہو گیا ہے کہ پاکستان عملی طور پر کس حد تک سعودی دفاع میں براہ راست کردار ادا کر سکتا ہے۔ اسلام آباد ایک طرف ریاض کا قریبی دفاعی شراکت دار ہے، جبکہ دوسری طرف وہ خطے میں ایران اور دیگر فریقوں کے ساتھ تعلقات اور ثالثی کی اپنی پوزیشن بھی برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ حالیہ حملوں کو مکہ دفاعی معاہدے کا پہلا بڑا امتحان قرار دیا جا رہا ہے۔ صورتحال نے یہ واضح کیا ہے کہ معاہدے میں موجود مشترکہ دفاع کا وسیع وعدہ لازمی طور پر ہر حملے کے جواب میں فوری پاکستانی فوجی کارروائی میں تبدیل نہیں ہوتا۔ پاکستان کے لیے یہ معاملہ اس لیے بھی پیچیدہ ہے کیونکہ یمن کی جنگ میں براہ راست شمولیت ملک کے اندر ایک حساس مسئلہ رہی ہے۔ ماضی میں بھی اسلام آباد نے سعودی عرب کے ساتھ قریبی عسکری تعاون برقرار رکھتے ہوئے یمن کے تنازع میں براہ راست فوجی کردار اختیار کرنے سے گریز کیا تھا۔ موجودہ بحران نے اس بحث کو دوبارہ جنم دیا ہے کہ پاکستان سعودی عرب کے دفاع کے لیے تربیت، انٹیلی جنس، فضائی دفاع اور دیگر فوجی تعاون تو فراہم کر سکتا ہے، لیکن علاقائی جنگ میں براہ راست شامل ہونا کہیں زیادہ مشکل سیاسی اور اسٹریٹجک فیصلہ ہوگا۔ حوثی حملوں کے بعد اب اصل سوال یہ ہے کہ مکہ میں کیا گیا مشترکہ دفاع کا وعدہ بحران کے دوران کس حد تک عملی شکل اختیار کرتا ہے۔ موجودہ صورتحال نے ظاہر کیا ہے کہ پاکستان سعودی دفاعی شراکت داری مضبوط ہونے کے باوجود اس کی عملی حدود بھی موجود ہیں۔

تھائی لینڈ اور کمبوڈیا کے درمیان سمندری سرحدی تنازع پر بات چیت شروع

تھائی لینڈ اور کمبوڈیا کے وزرائے خارجہ نے منگل کو سنگاپور میں اپنے ابتدائی بیانات دیے۔

بینکاک: تھائی لینڈ اور کمبوڈیا کے وزرائے خارجہ نے منگل کو سنگاپور میں اپنے ابتدائی بیانات دیے۔ یہ ملاقات اقوام متحدہ کے سمندری قانون سے متعلق معاہدے UNCLOS کے تحت دونوں ممالک کے درمیان سمندری سرحد کے تنازع کو حل کرنے کے لیے مصالحتی عمل کے آغاز کے سلسلے میں ہوئی۔ تنازع اس علاقے پر ہے جس پر دونوں ممالک اپنا دعویٰ کرتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس علاقے میں قدرتی گیس اور دیگر ہائیڈروکاربن کے بڑے ذخائر موجود ہیں، جنہیں نکالا جا سکتا ہے۔ یہ معاملہ اقوام متحدہ کے سمندر کے قانون سے متعلق کنونشن (UNCLOS) کے تحت لے جانے کا فیصلہ کمبوڈیا نے جون میں کیا تھا۔ اس سے پہلے تھائی لینڈ نے 25 سال پرانے ایک مفاہمتی معاہدے کو ختم کر دیا تھا، جس کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان متنازع سمندری علاقوں کے دعووں کو حل کرنا تھا۔ تھائی لینڈ نے یہ معاہدہ ایسے وقت میں یک طرفہ طور پر ختم کیا جب دونوں ممالک کے تعلقات میں شدید کشیدگی پیدا ہو چکی تھی اور گزشتہ سال ان کے درمیان مسلح جھڑپیں بھی ہوئی تھیں۔ جولائی اور دسمبر میں دونوں جنوب مشرقی ایشیائی پڑوسی ممالک کے درمیان زمینی سرحد کے متنازع علاقوں پر لڑائی ہوئی۔ اس دوران دونوں جانب کئی درجن شہری اور فوجی ہلاک ہوئے جبکہ لاکھوں افراد کو اپنے گھروں سے نقل مکانی کرنا پڑی۔ تھائی لینڈ کے وزیر خارجہ سیہاسک فوانگ کیٹ کیو اور کمبوڈیا کے وزیر خارجہ پراک سوکھون نے پانچ رکنی UNCLOS کمیشن کے ساتھ ہونے والی پہلی مصالحتی میٹنگ میں اپنے اپنے وفود کی قیادت کی۔ یہ اجلاس پیر سے بدھ تک سنگاپور میں جاری رہا۔ کمبوڈیا نے تنازع کے پرامن حل پر زور دیا۔ پراک سوکھون نے منگل کو اپنے بیان میں کہا کہ ایسا حل ”دونوں ملکوں کے عوام کے مفاد میں ہوگا اور خطے میں امن، تعاون اور مشترکہ خوشحالی کو فروغ دے گا۔“ انہوں نے کہا کہ کمبوڈیا کو دیگر پرامن راستوں پر غور کرنے پر مجبور ہونا پڑا اور اس نے UNCLOS کے تحت کارروائی شروع کرنے کا فیصلہ ”قانون کی بالادستی اور تنازعات کے پرامن حل کے اپنے عزم کے مطابق“ کیا ہے۔ تھائی وزیر خارجہ سیہاسک نے کہا کہ تھائی لینڈ بین الاقوامی قانون اور تنازعات کے پرامن حل کی حمایت کے اپنے عزم پر قائم ہے۔ تاہم، ان کا کہنا تھا کہ ختم کیے گئے مفاہمتی معاہدے سے ”کوئی ٹھوس پیش رفت نہیں ہوئی“ کیونکہ 25 سال کے دوران دونوں ممالک صرف دو مرتبہ مذاکرات کر سکے۔

اقوام متحدہ کے سربراہ نے یوم جمہوریت کے موقع پر مضبوط جمہوریت اور عوامی شرکت پر زور دیا

تنظیم نے کہا کہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے جامع شرکت ضروری ہے کہ حکومتیں لوگوں کی ضروریات کو مؤثر طریقے سے جواب دیں اور طویل مدتی استحکام کو برقرار رکھیں

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گوٹیرس نے مضبوط عوامی شرکت، جامع طرز حکمرانی اور شہری آزادیوں کے تحفظ پر زور دیا ہے اور خبردار کیا ہے کہ دنیا بھر میں جمہوریت آمریت، غلط معلومات اور سکڑتی ہوئی شہری جگہ کے دباؤ میں ہے۔ 15 ستمبر کو جمہوریت کے عالمی دن کے موقع پر، گٹیرس نے کہا کہ جمہوری معاشرے تب مضبوط ہوتے ہیں جب تمام پس منظر کے لوگوں کو فیصلہ سازی میں شامل کیا جائے اور حکومتیں عوام کے سامنے جوابدہ رہیں۔ گوٹیریس نے اپنے سالانہ یوم جمہوریت کے پیغام میں کہا کہ سماج بھر سے لوگوں کو اکٹھا کرنا اور متنوع نقطہ نظر کو سننا فیصلہ سازی کو تقویت بخشتا ہے، اعتماد پیدا کرتا ہے اور اداروں کو مضبوط کرتا ہے۔ ”اقوام متحدہ کے سربراہ نے کہا کہ جمہوریت انتخابات سے بڑھ کر ہے، اسے انسانی حقوق، قانون کی حکمرانی، مساوی شراکت اور جوابدہ اداروں پر بنایا گیا نظام قرار دیا۔ انہوں نے حکومتوں پر زور دیا کہ وہ آزادی اظہار، پرامن اجتماع اور ایک آزاد سول سوسائٹی کا تحفظ کریں۔ اقوام متحدہ نے خبردار کیا ہے کہ جمہوریت کو بڑھتے ہوئے عالمی چیلنجوں کا سامنا ہے۔ اقوام متحدہ نے کہا کہ اس سال کا یوم جمہوریت ایک ایسے وقت میں آیا ہے جب دنیا بھر میں جمہوری اقدار کو بڑھتے ہوئے چیلنجز کا سامنا ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق، آن لائن غلط معلومات اور نفرت انگیز تقاریر کے پھیلاؤ، بڑھتی ہوئی آمرانہ طرز عمل، شہری تنظیموں پر پابندیاں اور اداروں پر عوام کے اعتماد میں کمی نے جمہوریت کو مضبوط کرنے کی کوششوں کو پہلے سے کہیں زیادہ ضروری بنا دیا ہے۔ تنظیم نے کہا کہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے جامع شرکت ضروری ہے کہ حکومتیں لوگوں کی ضروریات کو مؤثر طریقے سے جواب دیں اور طویل مدتی استحکام کو برقرار رکھیں۔ اس موقع کی مناسبت سے، اقوام متحدہ کے ڈیموکریسی فنڈ اور اقوام متحدہ کے دفتر برائے شراکت داری نیویارک میں اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر میں ایک تقریب کی میزبانی کر رہے ہیں۔ یہ پروگرام حکومتی عہدیداروں، سول سوسائٹی کے نمائندوں، نوجوانوں کے رہنماؤں اور جمہوریت کے حامیوں کو اس بات پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے اکٹھا کرے گا کہ کس طرح شرکت، مکالمہ اور شمولیت سے عوامی اداروں میں اعتماد کو مضبوط کیا جا سکتا ہے اور جوابدہ حکمرانی کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ یہ تقریب بڑھتے ہوئے سیاسی پولرائزیشن اور ڈیجیٹل غلط معلومات کے درمیان شہری مصروفیت کو بڑھانے اور جمہوری اداروں کو تقویت دینے کے طریقوں کا بھی جائزہ لے گی۔

خضدار میں 16 سالہ اسکول طالبہ اغواء

خضدار (بلوچستان): خضدار سے 16 سالہ اسکول طالبہ کے اغواء کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ بلوچستان کے ضلع خضدار سے مسلح افراد خضدار گرلز ہائی اسکول کھٹان سے 16 سالہ سدرہ ولد اللہ بخش کو اغواء کر کے اپنے ہمراہ لے گئے۔ سولہ سالہ طالبہ کے اغوا کا واقعہ گزشتہ دنوں، 11 ستمبر کو اس وقت پیش آیا جب طالبہ اپنے اسکول میں موجود تھیں۔ واقعے کے بعد سدرہ اللہ بخش تا حال منظر عام پر نہیں آسکی ہیں۔ واضح رہے کہ

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ مآخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ اسلامی نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

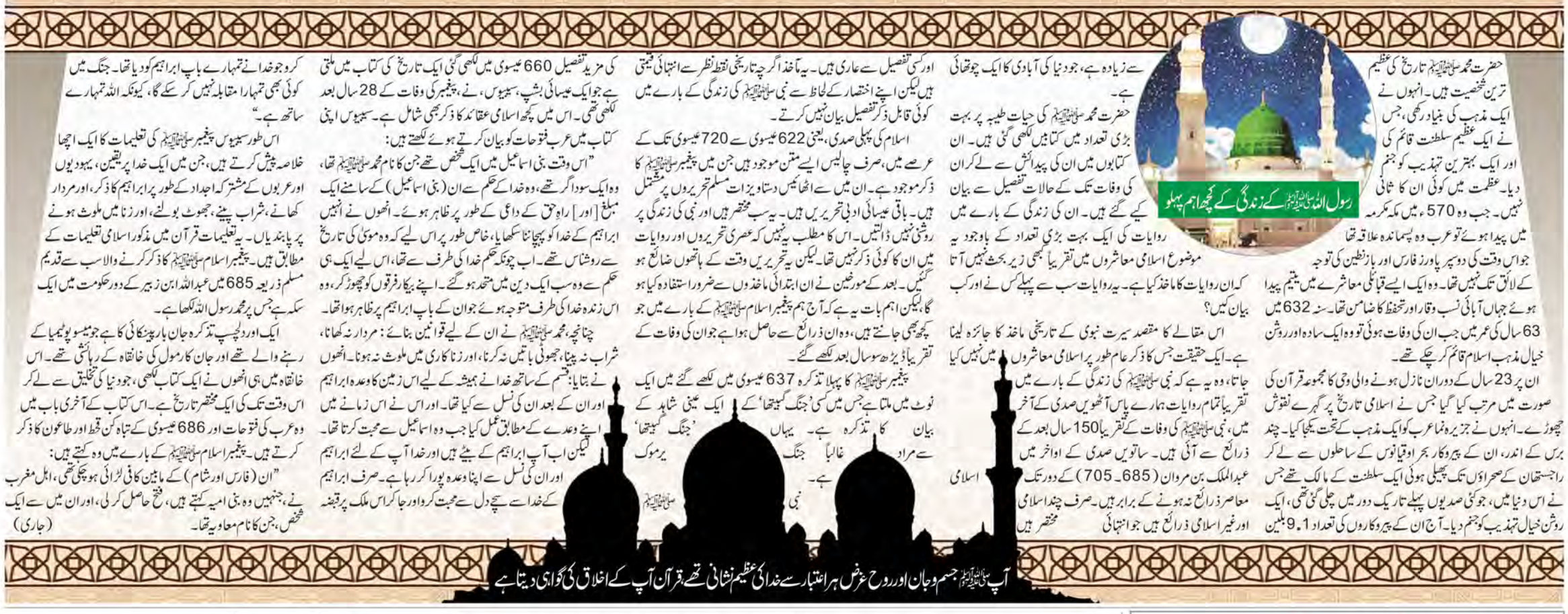

ممبئی ابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۱۶ ستمبر۔ ۲۰۲۶

ناراضگی سے نمٹنے نفرت پھیلانے کا منصوبہ

ملک کے عوام میں مرکزی حکومت اور بی جے پی کے خلاف ناراضگی میں زبردست اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ قائد اپوزیشن راہول گاندھی کی جانب سے شروع کئے گئے چھاتروں کی گونج پروگرام اور پھر جنتر منتر پر سی جے پی کی جانب سے منظم کئے گئے احتجاج اور مابعد حالات میں مرکزی حکومت کو شدید عوامی ناراضگی کا سامنا ہے۔ خاص طور پر ملک کا نوجوان طبقہ اور طلباء برادری حکومت کے خلاف شدید جذبات رکھتی ہے۔ مرکزی حکومت نے ابتداء میں اس احتجاج کی اہمیت کو سمجھنے سے گریز کیا تھا۔ تاہم بعد میں حکومت کو ان طلباء اور نوجوانوں کے آگے جھکنا پڑا۔ دھرمیندر پردھان کا بہینہ سے مستعفی ہو گئے۔ نوجوانوں میں حکومت کے خلاف غم و غصہ اب بھی پایا جاتا ہے۔ امتحانات میں بے قاعدگیاں، روزگار کی فراہمی میں حکومت کی ناکامی جہاں نوجوانوں کی ناراضگی کا سبب ہے تو وہیں ملک کے عوام میں مہنگائی کی وجہ سے بے چینی کی کیفیت ہے۔ کہیں قیمتیں بڑھ رہی ہیں تو کہیں روزگار ختم ہو رہے ہیں۔ حکومت پر اس قدر بے اعتباری بڑھ گئی ہے کہ ملک کی شرح ترقی اور جی ڈی پی کے دعوے بھی اب غلط ثابت کئے جا رہے ہیں۔ یہ دعوی کیا جا رہا ہے کہ ملک کی حقیقی ترقی 6.2 فیصد ہوئی ہے جس کو حکومت کی جانب سے بڑھا چڑھا کر 8.7 فیصد قرار دیا جا رہا ہے۔ ملک کے کئی ماہرین معاشیات اور اہم ذمہ داروں نے بھی حکومت کے اعداد و شمار پر سوال اٹھائے ہیں اور شبہات و تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ ساری صورتحال حکومت کے خلاف جاتی دکھائی دے رہی ہے اور اس سے نمٹنے کیلئے حکومت نے اپنی ترجیحات میں کوئی تبدیلی نہیں کی ہے اور نہ ہی عوام کی شکایات کو دور کرنے کا کوئی منصوبہ تیار کیا ہے۔ اس کے برخلاف حکومت کی جانب سے ایک بار پھر سے فرقہ وارانہ منافرت اور جذبات کو ہوا دینے کی کوشش ہی کی جا رہی ہے۔ کہیں مسجدوں کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے مسمار کیا جا رہا ہے تو کہیں دینی مدارس کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے نوٹس جاری کی جا رہی ہے اور انہیں بند کیا جا رہا ہے۔ اتر پردیش کے سہارنپور میں ایک سو سال سے زائد پرانی مسجد کو غیر قانونی قرار دے کر مسترد کر دیا گیا۔ بات یہیں تک نہیں تھم گئی بلکہ اب مراد آباد کی ایک مسجد کو بھی نوٹس جاری کر دی گئی ہے۔ اس کے بعد کس مسجد کا نمبر آئے گا یہ کہا نہیں جا سکتا۔ اسی طرح مغربی بنگال میں دینی مدارس کو نشانہ بنانے کا سلسلہ شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ سینکڑوں دینی مدارس کو حکومت کی جانب سے بند کیا جا رہا ہے۔ کسی نہ کسی بہانے سے مسلمانوں کے مذہبی مقامات اور عبادتگاہوں کو نشانہ بناتے ہوئے فرقہ وارانہ جذبات کو مشتعل کیا جا رہا ہے اور اس کے ذریعہ بی جے پی سیاسی اور انتخابی فائدہ حاصل کرنا چاہتی ہے۔ بی جے پی کے اقتدار والی دیگر ریاستوں میں بھی مسلمانوں اور اقلیتوں کو حاشیہ پر لانے کی مہم شروع کر دی گئی ہے۔ یکساں سیول کوڈ کے نفاذ کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ بی جے پی اس مسئلہ پر بھی سیاسی فائدہ اٹھانا چاہتی ہے۔ وہ اپنے اقتدار والی ریاستوں میں یکساں سیول کوڈ نافذ کرنے کی بات کر رہی ہے جبکہ ملک پر خود بی جے پی کی حکومت ہے اور وہ قومی سطح پر ایسا کرنا نہیں چاہتی بلکہ اس کے ذریعہ سیاسی روٹیاں سینکنا چاہتی ہے۔ بی جے پی کے عزائم واضح ہو چکے ہیں کہ وہ ملک کے عوام کو راحت پہونچانے اور ان کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش نہیں کرے گی بلکہ عوام کو مسائل سے بھٹکاتے ہوئے فرقہ وارانہ جذبات کو مشتعل کرنا اور اس کے ذریعہ سیاسی فائدہ حاصل کرنا چاہتی ہے۔ اس صورتحال میں ملک کے عوام کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بی جے پی کے حقیقی عزائم کو سمجھے۔ بی جے پی آج مسلمانوں اور اقلیتوں کو نشانہ بنا رہی ہے اور وقفہ وقفہ سے دلتوں اور پسماندہ طبقات کے خلاف بھی اس کے قائدین اظہار خیال کر رہے ہیں۔ اگر بی جے پی کے عزائم کو ابھی شکست نہیں دی گئی تو ملک کے کئی طبقات کے خلاف محاذ کھول دیا جائے گا اور یہ طبقات صدائے احتجاج بھی بلند نہیں کر پائیں گے۔ بی جے پی کے عزائم کو ناکام بنانے اور اسے سبق سکھانے کیلئے ملک کے عوام کو ہی کمر کسنی ہوگی۔

رسول اللہ ﷺ نے مکہ کے آخری تیرہ سال کیسے گزارے

ابتدائی خفیہ دعوت اور گھر گھر پیغام: نبوت کے ابتدائی تقریباً تین سال دعوت کا مرحلہ حکمت، احتیاط اور تربیت پر مبنی رہا۔ سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ایمان لائیں۔ بچوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، غلاموں میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور بالغ آزاد مردوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دعوت سے بھی متعدد جلیل القدر صحابہ اسلام سے وابستہ ہوئے۔ اس مرحلے میں کوئی باقاعدہ مرکزی دفتر موجود نہیں تھا۔ مسلمان مختلف گھروں میں جمع ہوتے، قرآن سنتے، نماز ادا کرتے اور ایمان و کردار کی تربیت حاصل کرتے تھے۔ دارِ ارقم؛ مکہ کی پہلی اسلامی درسگاہ: حالات سخت ہوتے گئے تو حضرت ارقم بن ابی الارقم رضی اللہ عنہ کا مکان ابتدائی مسلمانوں کے لیے ایک محفوظ دعوتی و تربیتی مرکز بن گیا۔

ڈاکٹر سید اقبال ہاشمی

کی زندگی کا دعوتی نقشہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی صحیح روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے نزول وحی کے بعد مکہ مکرمہ میں تیرہ سال گزارے، پھر مدینہ منورہ میں دس سال قیام فرمایا۔ آپ ﷺ کی تیرہ سالہ مکی زندگی کو دعوتی اعتبار سے دیکھا جائے تو اسے مختلف اہم مراحل میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، جن میں خلوت و نزول وحی، ابتدائی خفیہ دعوت، دارِ ارقم، اعلانیہ دعوت، شعبِ ابی طالب، عام الحزن، طائف، حج کے مواقع پر قبائل سے ملاقات اور بالآخر ہجرت شامل ہیں۔ غارِ حرا اور آغازِ نبوت: اعلانِ نبوت سے قبل رسول اللہ ﷺ غارِ حرا میں خلوت اختیار فرماتے تھے۔ یہ آپ ﷺ کی مستقل رہائش گاہ نہیں، بلکہ عبادت، غور و فکر اور تنہائی کی جگہ تھی۔ اسی مقام پر آپ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: "اقرأ"۔ اس کے بعد آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے۔ مکی دور کے ابتدائی اور آخری زمانے میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا گھر آپ ﷺ کے خاندان اور دعوتی زندگی کا اہم مرکز رہا۔ ابتدائی خفیہ دعوت اور گھر گھر پیغام: نبوت کے ابتدائی تقریباً تین سال دعوت کا مرحلہ حکمت، احتیاط اور تربیت پر مبنی رہا۔ سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ایمان لائیں۔ بچوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، غلاموں میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور بالغ آزاد مردوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دعوت سے بھی متعدد جلیل القدر صحابہ اسلام سے وابستہ ہوئے۔ اس مرحلے میں کوئی باقاعدہ مرکزی دفتر موجود نہیں تھا۔ مسلمان مختلف گھروں میں جمع ہوتے، قرآن سنتے، نماز ادا کرتے اور ایمان و کردار کی تربیت حاصل کرتے تھے۔ دارِ ارقم؛ مکہ کی پہلی اسلامی درسگاہ: حالات سخت ہوتے گئے تو حضرت ارقم بن ابی الارقم رضی اللہ عنہ کا مکان ابتدائی مسلمانوں کے لیے ایک محفوظ دعوتی و تربیتی مرکز بن گیا۔ یہ مکان صفا پہاڑی کے قریب واقع تھا۔ یہاں رسول اللہ ﷺ قرآن کی تعلیم دیتے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تربیت فرماتے اور نئے مسلمانوں کو دین سمجھاتے تھے۔ دارِ ارقم کو محض ایک مکان سمجھنا اس کی دعوتی اہمیت کو محدود کرنا ہوگا۔ یہ دراصل ابتدائی اسلامی معاشرے کی تربیت گاہ تھی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے جیسے اہم واقعات بھی اسی دعوتی مرحلے سے وابستہ ہیں۔ حالات کی شدت کے پیش نظر یہ ایسا محفوظ مقام تھا جہاں مسلمان جمع ہو کر قرآن سیکھتے، نماز پڑھتے اور دینی تربیت حاصل کرتے تھے۔

صفا پہاڑی اور اعلانیہ دعوت: تقریباً تین سال کی ابتدائی تربیت کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلانیہ دعوت کا حکم ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے پہلے اپنے قریبی خاندان کو دعوت دی، پھر صفا پہاڑی پر کھڑے ہو کر اہلِ مکہ کو اعلانیہ طور پر اسلام کی دعوت پیش کی۔ اس کے بعد دعوت کسی ایک گھر یا محدود حلقے تک نہیں رہی۔ مسجد حرام، بازار، قبائل کی مجالس، حج کے مواقع اور مکہ آنے والے مختلف قبائل کے درمیان آپ ﷺ اسلام کا پیغام پہنچانے لگے۔ دعوت کا دائرہ وسیع ہوتا گیا تو قریش کی مخالفت بھی شدت اختیار کرتی گئی۔ شعبِ ابی طالب اور سخت آزمائش: جب قریش نے دیکھا کہ اسلام کو دبانے کی کوششوں کے باوجود یہ پیغام پھیلتا جا رہا ہے تو انہوں نے بنو ہاشم اور مسلمانوں کا سخت معاشرتی اور معاشی بائیکاٹ کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوطالب، حضرت عباس رضی اللہ عنہما اور خاندان کے دیگر افراد شعبِ ابی طالب میں محصور ہو گئے۔ یہ محاصرہ تقریباً تین سال جاری رہا۔ یہ مکی زندگی کا انتہائی سخت مرحلہ تھا، مگر اس دور میں بھی دعوت کا سلسلہ ختم نہیں ہوا۔ حالات جتنے دشوار ہوتے گئے، رسول اللہ ﷺ کا عزم اور حوصلہ اتنا ہی مضبوط رہا۔ مکی دور کا یہ مرحلہ واضح کرتا ہے کہ مشکلات دعوت کی راہ میں رکاوٹ ضرور بن سکتی ہیں، لیکن عزمِ صمیم رکھنے والوں کا سفر ختم نہیں کر سکتیں۔ عام الحزن اور طائف کا سفر: شعبِ ابی طالب سے نکلنے کے بعد حالات بہتر ہونے کے بجائے مزید دشوار ہو گئے۔ حضرت ابوطالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا۔ ان دونوں عظیم شخصیات کی وفات رسول اللہ ﷺ کے لیے گہرے صدمے کا باعث بنی، اسی لیے اس دور کو "عام الحزن" یعنی غم کا سال کہا جاتا ہے۔ قریش کی مخالفت میں مزید شدت آئی تو رسول اللہ ﷺ نے دعوت کے نئے راستے تلاش کیے۔ اسی سلسلے میں آپ ﷺ طائف تشریف لے گئے اور وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی، لیکن انہوں نے دعوت قبول کرنے کے بجائے آپ ﷺ کو سخت اذیت پہنچائی۔ اس کے باوجود آپ ﷺ نے دعوت کا کام ترک نہیں کیا۔ حج کے مواقع اور قبائل سے ملاقات: جب مکہ میں دعوت کے راستے محدود کیے جانے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے حج کے موسم میں مکہ آنے والے مختلف قبائل سے ملاقات کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ ﷺ ان سے فرماتے کہ کون ہے جو آپ کو اپنی حفاظت دے تاکہ آپ ﷺ اپنے رب کا پیغام پہنچا سکیں۔

یہ کوشش بالآخر یثرب کے لوگوں تک پہنچی۔ پہلے بیعتِ عقبہ ہوئی اور پھر مدینہ کے لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو مدینہ تشریف لانے کی دعوت دی۔ یوں مکی دور کی طویل جدوجہد کے بعد اسلامی دعوت کے لیے ایک نئی سرزمین تیار ہونے لگی۔ ہجرت سے پہلے آخری مرحلہ: جب قریش نے دیکھا کہ مکہ میں اسلام کا دائرہ بڑھ رہا ہے اور مدینہ میں بھی اسلام کے لیے زمین ہموار ہو چکی ہے، تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کی اجازت ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنا رفیقِ سفر منتخب فرمایا اور دونوں مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوئے۔ یہ سفر محض ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے کا نام نہیں تھا، بلکہ اسلامی تاریخ کے ایک نئے دور کا آغاز تھا۔ غارِ ثور؛ ہجرت کا حکمت بھرا مرحلہ: مکہ مکرمہ سے روانگی کے بعد رسول اللہ ﷺ نے براہِ راست مدینہ کا راستہ اختیار کرنے کے بجائے غارِ ثور میں تقریباً تین دن قیام فرمایا۔ یہ قیام ہمیں سکھاتا ہے کہ اللہ پر توکل کا مطلب اسباب کو ترک کر دینا نہیں، بلکہ اسباب اختیار کر کے نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا ہے۔ جب دشمن غار کے دہانے تک پہنچ گئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خطرہ محسوس ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غم نہ کرو، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

اس کے بعد ایک ماہر اور قابلِ اعتماد رہبر، عبداللہ بن اریقط، کی رہنمائی میں نسبتاً غیر معروف راستہ اختیار کیا گیا۔ راستے میں سراقہ بن مالک نے تعاقب کیا، مگر بالآخر وہ واپس لوٹ گئے۔ بعد میں سراقہ رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔ قباء؛ مدینہ کی دہلیز پر پہلا قیام: رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ کے قریب قباء پہنچے اور وہاں تقریباً چودہ دن قیام فرمایا۔ قباء کا یہ قیام محض عارضی پڑاؤ نہیں تھا بلکہ اسلامی معاشرے کی تعمیر کا عملی آغاز تھا۔ آپ ﷺ نے حضرت کلثوم بن ہدم رضی اللہ عنہ کے ہاں قیام فرمایا اور مسجدِ قباء کی بنیاد رکھی۔ تاریخی روایات میں قباء میں آپ ﷺ کے قیام کی مدت کے بارے میں معمولی اختلاف ملتا ہے، تاہم تقریباً دو ہفتے کا قیام معروف ہے۔ قباء کا مرحلہ ہمیں یہ اصول سکھاتا ہے کہ بڑی تبدیلی کا آغاز جلد بازی سے نہیں بلکہ مناسب مقام پر مضبوط بنیاد رکھنے سے ہوتا ہے۔ یہاں مسلمانوں کو ایک مرکز پر جمع کیا گیا، دینی و اخلاقی تربیت کا اہتمام ہوا اور ایک نئے معاشرے کی بنیاد رکھی گئی۔ آج کے لیے بھی اس میں ایک واضح حکمت عملی موجود ہے: پہلے ایسا مرکز قائم کیا جائے جہاں لوگ اللہ سے جڑیں، پھر انسانوں کی تربیت کی جائے، ذمہ دار افراد تیار کیے جائیں اور اس کے بعد معاشرے کی حقیقی ضروریات، مثلاً تعلیم، غربت، روزگار اور اخلاقی تربیت کو سامنے رکھ کر کام کیا جائے۔ مدینہ منورہ؛ معاشرے کی باقاعدہ تشکیل: قباء سے رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ کے مرکزی حصے کی طرف تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے بنو عمرو بن عوف کے علاقے قباء میں قیام کے بعد مدینہ کا رخ کیا اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر قیام فرمایا۔ قباء سے میزبانوں میں حضرت کلثوم بن ہدم رضی اللہ عنہ نمایاں تھے اور بنو عمرو بن عوف نے رسول اللہ ﷺ کا بھرپور استقبال کیا۔

مدینہ پہنچ کر رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے مسجد کی تعمیر پر توجہ دی۔ نئی اسلامی بستی کی بنیاد اللہ تعالیٰ سے تعلق، اجتماعی عبادت اور دینی تربیت پر رکھی گئی۔ مسجد کی جگہ کے سلسلے میں زمین کی قیمت ادا کی گئی، اسے صاف کیا گیا اور تعمیر میں کھجور کے تنوں سمیت دستیاب وسائل استعمال کیے گئے۔ خود رسول اللہ ﷺ نے تعمیر میں حصہ لیا۔ یہ قیادت کا ایک بنیادی اصول بھی سامنے لاتا ہے کہ جو شخص قوم کی رہنمائی کرنا چاہتا ہے، اسے قوم کے ساتھ مل کر محنت بھی کرنی چاہیے۔ مسجد نبوی صرف نماز کی جگہ نہیں تھی بلکہ عبادت، تعلیم، تربیت، اجتماعی فیصلوں اور معاشرتی تنظیم کا مرکز بھی تھی۔ بعد میں اصحاب صفہ بھی مسجد سے وابستہ ہوئے اور علم و تربیت کا ایک مستقل سلسلہ قائم ہوا۔ مہاجرین و انصار اور مواخات: مدینہ منورہ میں مسجد کے بعد سب سے اہم مسئلہ مختلف افراد اور گروہوں کو ایک دوسرے سے جوڑنا تھا۔ ایک طرف مہاجرین تھے جو مکہ سے اپنے گھر، کاروبار اور بہت سا مال چھوڑ کر آئے تھے، دوسری طرف انصار تھے جنہوں نے مدینہ میں اسلام قبول کیا اور مہاجرین کا شاندار استقبال کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ اس کے ذریعے مسلمانوں کے درمیان اتحاد، محبت، تعاون اور باہمی ذمہ داری کا مضبوط رشتہ قائم ہوا۔ میثاقِ مدینہ اور اجتماعی نظم: مدینہ میں مختلف قبائل، خاندان اور مذہبی گروہ آباد تھے۔ یہاں اوس اور خزرج کے درمیان پرانے اختلافات موجود تھے اور متعدد یہودی قبائل بھی آباد تھے۔ ہجرت سے قبل جنگِ بُعاث نے ان قبائل کو باہمی لڑائی کے نقصانات کا گہرا احساس دلایا تھا۔ ایسے ماحول میں رسول اللہ ﷺ کی آمد ایک متحد اور منظم اجتماعی نظام کے قیام کا اہم موقع بنی۔ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ پہنچ کر صرف حکومت کا اعلان نہیں کیا بلکہ پہلے معاشرے کو منظم کیا، مختلف گروہوں کے تعلقات متعین کیے اور پھر ایک اجتماعی معاہدے کے ذریعے سیاسی و سماجی نظم قائم کیا۔ مہاجرین کا مسئلہ بھی اہم تھا۔ وہ اپنا گھر، کاروبار اور ماحول چھوڑ کر آئے تھے۔ ان کی رہائش اور معاشی ضروریات کا حل مواخات کے ذریعے نکالا گیا۔ دوسری طرف مختلف قبائل اور مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے باہمی معاملات کو میثاقِ مدینہ کے ذریعے منظم کیا گیا۔ میثاقِ مدینہ کو صرف مسلمانوں کے باہمی معاہدے تک محدود سمجھنا درست نہیں۔ اس میں مختلف گروہوں کے حقوق، ذمہ داریاں، امن، دفاع، باہمی تعاون اور اجتماعی نظم سے متعلق اصول شامل تھے۔ قبائلی عصبیت کے بجائے عدل اور اجتماعی ذمہ داری کو بنیاد بنایا گیا۔ داخلی امن کو مضبوط کیا گیا، ظلم کے خلاف اجتماعی موقف اختیار کیا گیا اور بیرونی خطرے کی صورت میں اجتماعی دفاع کا تصور سامنے آیا۔ مختلف گروہوں کو اپنے مذہب پر قائم رہنے کی اجازت دی گئی اور معاہدے کی پابندی کو اجتماعی ذمہ داری قرار دیا گیا۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

آج کے چترویدی خطیب اور ویدو پران سے استدلال کا المیہ

آج کل کے چترویدی خطیبوں کا حال یہ ہے کہ چند اشلوک رٹ کر محفلوں میں دھاک جماتے ہیں۔ اور بقیہ خطباء زمانہ کا حال بھی ان سے بہت الگ نہیں ہے۔ علم و تحقیق کی گہرائی اور قرآن و حدیث سے استدلال کے بجائے محض غیر مانوس اشلوک پڑھ کر عوام کو مرعوب کرنا ایک فیشن بن گیا ہے۔ حکمت کا "ضالۃ المؤمن" ہونا مسلم ہے، اس سے کسے انکار! حدیث پاک میں حکمت کو مومن کی گمشدہ چیز کہا گیا ہے۔ مگر اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ہر کس و ناکس غیروں کی ویدوں اور پرانوں میں سر کھپائے، خود گم راہ ہو اور دوسروں کو بھی گم راہ کرے۔ حکمت سے مراد وہ اچھی بات ہے جو حق کے موافق ہو، نہ کہ باطل مذاہب کی گمراہ کن تعلیمات کو منبر پر سجانا۔ یاد رہے کہ کچھ اچھی اور حکمت کی باتیں ہر دھرم کی کتاب میں مل جائیں گی، خواہ وہ قادیانی کی کتاب ہو یا یہود و نصاریٰ کی یا ہنود کی! مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ ہر عام و خاص کے لیے ان کتابوں کو پڑھنا دیکھنا درست ہو جائے۔ زہر میں بھی کبھی شفا کی تاثیر ہو سکتی ہے مگر اس کے لیے زہر کو عام غذا نہیں بنایا جا سکتا۔ اہل علم و تحقیق اگر دفاع اسلام اور اسلام کی حقانیت ثابت کرنے کے لیے ان کا علم حاصل کریں تو ماجور بھی ہوں گے۔ یہود کی زبان سیکھنے کا حکم خود حدیث سے ثابت ہے، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہودیوں کی زبان سیکھنے کا حکم دیا۔ تو مقصد اگر ردِ باطل اور اظہارِ حق ہو تو یہ علم محمود ہے، ورنہ مذموم۔ مگر تجربہ شاہد ہے کہ آج کے چترویدی حضرات کا یہ ایک پیشہ اور دھونس جمانے کا ہتھیار بن کر رہ گیا ہے۔ اس فکر کی حوصلہ افزائی نہیں کی جا سکتی۔ قرآن و حدیث کی آیات و احادیث یاد کرنے میں محنت لگتی ہے جبکہ دو چار اشلوک یاد کر کے محقق کہلانا آسان ہے۔ اس کے دو بہت بڑے نقصانات ہیں: الف: علمائے حق کی بے وقعتی: ویدو اور پران سن کر عوام یہ سمجھتے ہیں کہ اصل عالم اور قابل یہی حضرت ہیں، بقیہ علماء جو قرآن و حدیث سے استدلال کرتے ہیں، ان کی وہ وقعت عوام کی نظر میں نہیں ہوتی۔ ب: مصادرِ شرع سے بے اعتنائی: اور ساتھ ہی عوام کی نگاہ میں ان کتابوں کی اہمیت بیٹھتی جاتی ہے۔ اور یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ مصادرِ شرع یعنی قرآن و سنت سے بے اعتنائی ہو اور فرضی کتب کی محبت دل میں بیٹھ جائے! لہٰذا اعتدال یہ ہے کہ جہاں حاجت و ضرورت ہو،

اسلامی تاریخ میں بعض شخصیات ایسی گزری ہیں جن کی عظمت صرف ان کے زمانے تک محدود نہیں رہتی، بلکہ صدیوں بعد بھی ان کی زندگی، علم، تقویٰ، عبادت، کردار اور اصلاحی خدمات لوگوں کے لیے مشعلِ راہ بنی رہتی ہیں۔ انہی جلیل القدر شخصیات میں حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا نام نہایت نمایاں ہے۔ برصغیر کے مسلمان محبت و عقیدت سے انہیں غوثِ اعظم، غوثِ پاک، محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے القاب سے یاد کرتے ہیں۔ ان کی شخصیت کو صرف کرامات کے تذکروں تک محدود کر دینا ان کے مقام کو سمجھنے کے لیے کافی نہیں۔ ان کی اصل عظمت اس بات میں ہے کہ انہوں نے علم کو عمل سے، شریعت کو طریقت سے، عبادت کو اخلاق سے، اور روحانیت کو معاشرتی اصلاح سے جوڑ دیا۔ ان کی زندگی ہمیں یہ بتاتی ہے کہ اللہ کا ولی بننے کا راستہ محض دعوے، لباس، ظاہری نسبت یا کسی بزرگ سے تعلق کا نام نہیں، بلکہ ایمان، علم، تقویٰ، اخلاص، عبادت، اتباعِ سنت، حقوق العباد اور مسلسل مجاہدۂ نفس کا نام ہے۔

محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی زندگی ہمیں کیا سکھاتی ہے؟

شیخ مصطفیٰ الرحمن

اسلامی تاریخ میں بعض شخصیات ایسی گزری ہیں جن کی عظمت صرف ان کے زمانے تک محدود نہیں رہتی، بلکہ صدیوں بعد بھی ان کی زندگی، علم، تقویٰ، عبادت، کردار اور اصلاحی خدمات لوگوں کے لیے مشعلِ راہ بنی رہتی ہیں۔ انہی جلیل القدر شخصیات میں حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا نام نہایت نمایاں ہے۔ برصغیر کے مسلمان محبت و عقیدت سے انہیں غوثِ اعظم، غوثِ پاک، محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے القاب سے یاد کرتے ہیں۔ ان کی شخصیت کو صرف کرامات کے تذکروں تک محدود کر دینا ان کے مقام کو سمجھنے کے لیے کافی نہیں۔ ان کی اصل عظمت اس بات میں ہے کہ انہوں نے علم کو عمل سے، شریعت کو طریقت سے، عبادت کو اخلاق سے، اور روحانیت کو معاشرتی اصلاح سے جوڑ دیا۔ ان کی زندگی ہمیں یہ بتاتی ہے کہ اللہ کا ولی بننے کا راستہ محض دعوے، لباس، ظاہری نسبت یا کسی بزرگ سے تعلق کا نام نہیں، بلکہ ایمان، علم، تقویٰ، اخلاص، عبادت، اتباعِ سنت، حقوق العباد اور مسلسل مجاہدۂ نفس کا نام ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بغداد میں علم و وعظ اور اصلاح کے ایک بڑے مرکز بنے۔ معتبر تذکروں میں ان کی فقہ، حدیث، وعظ اور تدریس سے وابستگی کا ذکر ملتا ہے اور 561ھ میں بغداد ہی میں ان کا وصال بیان کیا جاتا ہے۔

غوثِ اعظمؒ کی عظمت کا اصل راز کیا تھا؟: آج جب ہم حضرت غوثِ اعظمؒ کا ذکر کرتے ہیں تو عموماً سب سے پہلے ان کی کرامات ہمارے ذہن میں آتی ہیں۔ بے شک اولیائے کرام کی کرامات اہلِ سنت کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی عطا سے ممکن ہیں، لیکن کسی ولی کی عظمت کا سب سے مضبوط اور قابلِ تقلید پہلو اس کی استقامت، تقویٰ، علم اور اتباعِ شریعت ہے۔ حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ علمِ دین کے بڑے عالم، واعظ، مدرس اور مصلح تھے۔ ان کی مشہور کتاب الغنیۃ لطالبی طریق الحق ان کی طرف منسوب ہے اور ان کی تعلیمات میں شریعت، عبادت، اخلاق اور روحانی تربیت ایک دوسرے سے جدا نہیں بلکہ ایک ہی دینی زندگی کے مختلف پہلو ہیں۔ یہی وہ نقطہ ہے جسے آج ہمیں سب سے زیادہ سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی شخص غوثِ اعظمؒ سے محبت کا دعویٰ کرے لیکن نماز میں سستی کرے، حرام سے نہ بچے، جھوٹ بولے، والدین کی نافرمانی کرے، لوگوں کے حقوق پامال کرے اور دل میں تکبر رکھے تو اسے حضرت غوثِ اعظمؒ کی زندگی سے دوبارہ اپنا تعلق جوڑنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ولی اللہ کی محبت کا سب سے خوبصورت ثبوت یہ ہے کہ انسان ولی کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کی کوشش کرے۔ حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کی زندگی سے ہمارے لیے سب سے اہم پیغام عبادت اور خصوصاً نماز کی پابندی کا ہے۔ اولیائے اللہ کی پوری زندگی اللہ کے ساتھ تعلق مضبوط کرنے کی جدوجہد سے عبارت ہوتی ہے۔ نماز محض ایک مذہبی رسم نہیں بلکہ بندے اور اللہ کے درمیان تعلق کی سب سے بڑی عملی علامت ہے۔ قرآن مجید بار بار نماز قائم کرنے کا حکم دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے نماز کو دین کے اہم ترین اعمال میں شمار فرمایا۔ اس لیے اگر ہم گیارھویں شریف میں حضرت غوثِ اعظمؒ کا ذکر کریں، ان کے لیے ایصالِ ثواب کریں، ان کی سیرت بیان کریں، مگر اپنی نمازوں کی حفاظت نہ کریں تو ہمیں اپنے طرزِ عمل پر غور کرنا چاہیے۔ حضرت غوثِ اعظمؒ کی زندگی کا پیغام یہ نہیں کہ صرف ایک دن انہیں یاد کیا جائے؛ بلکہ یہ ہے کہ اللہ کو ہر دن یاد کیا جائے۔ فجر کی نماز سے دن کا آغاز ہو، ظہر و عصر میں دنیا کے مشاغل کے باوجود اللہ کا حق ادا کیا جائے، مغرب و عشاء میں دن کا اختتام عبادت سے ہو، قرآن سے تعلق قائم رکھا جائے اور انسان اپنے ہر کام میں حلال و حرام کی فکر کرے۔ یہی وہ روح ہے جو کسی انسان کو اللہ کے قریب کرتی ہے۔

ولی اللہ کون ہوتا ہے؟: قرآن مجید نے اولیاء اللہ کی بنیادی پہچان بیان کرتے ہوئے فرمایا: أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۔ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ یعنی اللہ کے دوست وہ ہیں جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کرتے رہے۔ اس آیت میں ایک نہایت اہم حقیقت موجود ہے: ولایت کا معیار ایمان اور تقویٰ ہے۔ اس لیے کسی بزرگ کی ولایت کو سمجھنے کے لیے صرف کرامات کے واقعات تلاش کرنا کافی نہیں۔ اصل سوال یہ ہے کہ اس شخص کی زندگی اللہ کی اطاعت، رسول اللہ ﷺ کی اتباع، شریعت کی پابندی، اخلاق، اخلاص اور تقویٰ سے کتنی معمور تھی۔ حضرت غوثِ اعظمؒ کی مقبولیت کی ایک بڑی وجہ یہی ہے کہ ان کی شخصیت علم و روحانیت دونوں کا حسین امتزاج تھی۔ ان کے وعظ میں صرف روحانی کیفیت نہیں بلکہ اصلاحِ معاشرہ، حلال و حرام، اخلاق، توبہ، اخلاص اور اللہ کی طرف رجوع کی دعوت بھی تھی۔ حضرت غوثِ اعظمؒ کی زندگی کا ایک بڑا سبق تقویٰ ہے۔ تقویٰ کا مطلب صرف یہ نہیں کہ انسان چند مخصوص عبادات کرے، بلکہ تقویٰ یہ ہے کہ انسان تنہائی میں بھی اللہ کو حاضر و ناظر سمجھے۔ وہ حرام مال سے بچے، زبان کو جھوٹ اور غیبت سے محفوظ رکھے، نگاہ کی حفاظت کرے، دل کو تکبر اور حسد سے پاک کرنے کی کوشش کرے اور لوگوں کے حقوق ادا کرے۔ آج ہمارے معاشرے میں روحانیت کی بات بہت ہوتی ہے، لیکن روحانیت کا اصل امتحان بازار، گھر، کاروبار، ملازمت، سوشل میڈیا اور معاملاتِ زندگی میں ہوتا ہے۔ اگر ذکر کے بعد زبان سے کسی کی عزت مجروح ہو، نماز کے بعد کسی کا حق مارا جائے، محفلِ نعت کے بعد گھر میں والدین کو تکلیف دی جائے، تو ہمیں سمجھنا چاہیے کہ ابھی عبادت کی روح ہمارے کردار میں پوری طرح نہیں اتری۔ حضرت غوثِ اعظمؒ کی زندگی ہمیں ظاہری عبادت کے ساتھ باطنی اصلاح بھی سکھاتی ہے۔

پیر و مرشد کی حقیقت: تصوف کی دنیا میں پیر و مرشد کا تصور اصلاحِ نفس اور روحانی تربیت سے وابستہ ہے۔ ایک صالح اور صاحبِ علم مرشد انسان کو اللہ کی طرف متوجہ کرتا ہے، اس کے اخلاق کی اصلاح کرتا ہے، اس کی کمزوریوں کی نشاندہی کرتا ہے اور شریعت و سنت پر چلنے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ لیکن ایک بنیادی حقیقت ہمیشہ سامنے رہنی چاہیے: سچا مرشد اپنے مرید کو اپنی ذات کا غلام نہیں بناتا بلکہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا پابند بناتا ہے۔ حضرت غوثِ اعظمؒ کی نسبت کا سب سے خوبصورت تقاضا یہی ہے کہ انسان اللہ سے اپنا تعلق مضبوط کرے۔ اگر کسی پیر کی صحبت سے نماز بڑھتی ہے، قرآن سے تعلق مضبوط ہوتا ہے، گناہوں سے نفرت پیدا ہوتی ہے، اخلاق بہتر ہوتے ہیں اور لوگوں کے حقوق ادا کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے تو یہ روحانی تربیت کا مثبت اثر ہے۔ لیکن اگر کسی نسبت کے نام پر شریعت کے واضح احکام چھوڑ دیے جائیں یا کسی انسان کو ایسے اختیارات دیے جائیں جو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں تو یہ غوثِ اعظمؒ کی تعلیمات کی روح نہیں ہو سکتی۔ گیارھویں شریف: حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا وصال 11 ربیع الآخر 561ھ میں بغداد میں ہوا۔ اسی نسبت سے ربیع الآخر کی گیارھویں تاریخ کو ان کی یاد اور ایصالِ ثواب کے لیے برصغیر میں گیارھویں شریف کے نام سے مجالس منعقد کرنے کی روایت مشہور ہوئی۔ گیارھویں شریف کی اصل روح کو سمجھنے کے لیے دو باتوں کو الگ الگ سمجھنا ضروری ہے۔ ایک طرف ایصالِ ثواب، دعا، صدقہ، قرآن خوانی، ذکر، نعت، وعظ اور صالحین کا تذکرہ جیسے اعمال ہیں جن کی اپنی اپنی شرعی اصل موجود ہے۔ دوسری طرف گیارہ ربیع الآخر کو حضرت غوثِ اعظمؒ کی یاد میں خصوصی اجتماع کرنا ایک روایتی و تعظیمی صورت ہے۔ قرآن مجید میں پہلے گزرنے والے اہلِ ایمان کے لیے دعا کا ذکر موجود ہے: رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ یعنی اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ایمان میں ہم سے پہلے گزر گئے۔ اسی طرح احادیث میں بھی میت کی طرف سے صدقہ اور بعض نیک اعمال کے نفع کا ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ ایصالِ ثواب کی اصل کو اسلامی روایت میں ایک معروف دینی عمل کے طور پر سمجھا گیا ہے۔ برصغیر کے بعض اکابر، خصوصاً حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ کی تصانیف اور ان سے متعلق روایات میں گیارھویں شریف کے رواج کا ذکر بھی ملتا ہے۔ ان کی کتاب ماثبت من السنہ کا قدیم مطبوعہ نسخہ بھی دستیاب ہے۔ لہٰذا گیارھویں شریف کو سمجھنے کا معتدل اور علمی طریقہ یہ ہے کہ اسے حضرت غوثِ اعظمؒ کی یاد، ان کی سیرت کے تذکرے اور ایصالِ ثواب کی ایک روایتی مجلس سمجھا جائے، نہ یہ کہ اسے اسلام کا ایسا لازمی رکن قرار دیا جائے جس کے بغیر دین مکمل نہ ہو۔ اگر گیارھویں شریف میں قرآن پڑھا جائے، اللہ کا ذکر کیا جائے، رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا جائے، حضرت غوثِ اعظمؒ کی زندگی اور ان کی اصلاحی تعلیمات بیان کی جائیں، غرباء کو کھانا کھلایا جائے، صدقہ کیا جائے، مرحومین کے لیے دعا کی جائے اور سب سے بڑھ کر اپنے اعمال کی اصلاح کا عہد کیا جائے تو یہ مجلس ایک بامقصد دینی و روحانی اجتماع بن سکتی ہے۔ لیکن اگر پوری مجلس صرف کھانے، دکھاوے، شور، غیر ضروری اخراجات اور ظاہری نمائش میں تبدیل ہو جائے تو پھر ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہم نے گیارھویں شریف کی روح کو سمجھا بھی ہے یا نہیں۔ حضرت غوثِ اعظمؒ کی یاد کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ ان کی زندگی سے سبق لیا جائے۔ آج ہماری ذمہ داری یہ بھی ہے کہ نیکی کے نام پر ایسی چیزیں دین کا حصہ نہ بن جائیں جن کی کوئی معتبر شرعی بنیاد نہیں۔ گیارھویں شریف کے نام پر فضول خرچی، دکھاوا، غیر شرعی اختلاط، نمازوں میں کوتاہی، شور شرابہ، آتش بازی، توہمات، محض عدد گیارہ کو بذاتِ خود مؤثر سمجھنا، یا ایسی حرکات جن سے شریعت کی حدود پامال ہوں بلی ان سب سے بچنا چاہیے۔ اسی طرح کسی بزرگ کی قبر کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھنا بھی درست نہیں جو اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور اختیارات کے ساتھ خلط ملط ہو جائے۔ بزرگوں سے محبت اپنی جگہ، مگر دعا، عبادت، حقیقی مدد اور غیبی اختیار کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ یہ بات حضرت غوثِ اعظمؒ کی عظمت کم نہیں کرتی بلکہ ان کی تعلیمات کی حفاظت کرتی ہے۔ حقیقی محبت یہ ہے کہ ہم ان بزرگوں کو اس مقام پر رکھیں جو شریعت نے دیا، نہ ان کی شان میں کمی کریں اور نہ ایسی بات کہیں جو عقیدۂ توحید کی حدود سے تجاوز کرے۔

غوثِ اعظمؒ اور معاشرتی امن: حضرت غوثِ اعظمؒ کی زندگی کا ایک نہایت اہم پہلو اصلاحِ معاشرہ ہے۔ ان کے وعظ کا مقصد صرف چند افراد کو روحانی کیفیت میں مبتلا کرنا نہیں تھا بلکہ انسانوں کو گناہوں سے نکال کر اللہ کی اطاعت کی طرف لانا تھا۔ ان کی مجلس علم، تذکیر، توبہ اور اصلاح کا مرکز تھی۔ آج ہمیں ان کی اسی تعلیم کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ ہمارا معاشرہ نفرت، بدگمانی، غیبت، حسد، معاشی ناانصافی، خاندانی اختلافات اور سوشل میڈیا کی تلخیوں سے متاثر ہے۔ ایسے ماحول میں غوثِ اعظمؒ کا پیغام ہمیں یاد دلاتا ہے کہ اللہ والا وہ نہیں جو لوگوں سے نفرت پھیلائے؛ اللہ والا وہ ہے جو اللہ کی محبت کے ساتھ مخلوق کے حقوق پہچانے۔ والدین کا احترام، پڑوسی کا حق، یتیم اور مسکین کی مدد، غریب کے ساتھ حسنِ سلوک، کمزور کے ساتھ انصاف، معاملات میں سچائی اور اختلاف میں شائستگی یہ سب اسلامی معاشرے کی بنیادیں ہیں۔ اگر گیارھویں شریف کے اجتماعات ان اخلاق کو زندہ کرنے لگیں تو یقیناً وہ ہمارے معاشرے کے لیے رحمت بن سکتے ہیں۔ غوثِ اعظمؒ کی کرامات اور ہماری ذمہ داری: اولیائے کرام کی کرامات اسلامی روحانی روایت کا معروف موضوع ہیں۔ حضرت غوثِ اعظمؒ سے متعلق بھی بہت سے کرامات کے واقعات صدیوں سے تذکروں میں بیان ہوتے آئے ہیں۔ لیکن کرامت کا مقصد صرف حیرت پیدا کرنا نہیں۔ اگر کسی ولی کی کرامت کا واقعہ سن کر ہماری آنکھ نم ہو جائے، مگر نماز قائم نہ ہو؛ اگر دل میں عقیدت پیدا ہو مگر گناہ نہ چھوٹے؛ اگر زبان پر غوثِ اعظمؒ کا نام ہو مگر معاملات میں خیانت ہو، تو ہم نے اس واقعے کا اصل سبق حاصل نہیں کیا۔ ولی کی کرامت ہمیں اللہ کی قدرت کی یاد دلائے اور ولی کی سیرت ہمیں اپنی اصلاح کی طرف لے جائے تبھی صحیح فائدہ ہے۔ اگر ہم واقعی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے محبت کرتے ہیں تو ہمیں اپنی زندگی میں ان کی تعلیمات کے چند بنیادی اصول زندہ کرنے ہوں گے: اللہ کا خوف، نماز کی پابندی، علمِ دین کی طلب، سنت کی پیروی، حلال کمائی، گناہوں سے اجتناب، سچی توبہ، حسنِ اخلاق، مخلوقِ خدا کی خدمت، اور ہر حال میں اللہ پر اعتماد۔ حضرت غوثِ اعظمؒ کی زندگی یہ سبق دیتی ہے کہ انسان کی بلندی دنیاوی شہرت سے نہیں بلکہ اللہ کے ساتھ تعلق سے ہوتی ہے۔ وہ علم کے ذریعے بلند ہوئے، عبادت کے ذریعے بلند ہوئے، تقویٰ کے ذریعے بلند ہوئے، مجاہدۂ نفس کے ذریعے بلند ہوئے، مخلوق کی اصلاح کے ذریعے بلند ہوئے اور اپنی زندگی کو اللہ کی اطاعت کے لیے وقف کر کے بلند ہوئے۔

حضرت غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی زندگی ہمارے سامنے ایک ایسا روشن نمونہ پیش کرتی ہے جس میں علم بھی ہے، عبادت بھی؛ شریعت بھی ہے، روحانیت بھی؛ تقویٰ بھی ہے، معاشرتی اصلاح بھی؛ اللہ سے تعلق بھی ہے اور مخلوقِ خدا کی خیرخواہی بھی۔ گیارھویں شریف اسی عظیم شخصیت کی یاد کو تازہ کرنے کا ایک موقع ہے۔ مگر اس موقع کو صرف ایک رسمی سالانہ تقریب بنا دینا کافی نہیں۔ ہمیں اس دن حضرت غوثِ اعظمؒ کے پیغام کو اپنے گھروں، مدارس، مساجد اور معاشرے تک لے جانا ہوگا۔ ہم قرآن پڑھیں، درود و ذکر کریں، ایصالِ ثواب کریں، صدقہ و خیرات کریں، غریبوں کی مدد کریں، حضرت غوثِ اعظمؒ کی سیرت اور تعلیمات بیان کریں اور پھر اپنے نفس سے کہیں:

اے نفس! جس بزرگ کو تو غوثِ اعظم کہہ کر یاد کرتا ہے، اس کی زندگی سے کچھ سیکھ بھی۔ پھر گیارھویں شریف صرف ایک تاریخ نہیں رہے گی؛ یہ ایک اصلاحی تحریک بن جائے گی۔ اور یہی شاید حضرت غوثِ اعظمؒ کی یاد کا سب سے خوبصورت حق ہے کہ ان کے نام پر چراغ جلانے سے پہلے اپنے دل میں تقویٰ کا چراغ روشن کیا جائے؛ ان کی کرامات سنانے سے پہلے ان کے کردار کو سمجھا جائے؛ ان کی محبت کا دعویٰ کرنے سے پہلے نماز، سنت، علم، تقویٰ اور حسنِ اخلاق کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور تمام صالحین کی محبتِ صادقہ عطا فرمائے، ان کی نیک تعلیمات کو سمجھنے اور اپنی زندگی میں نافذ کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہر قسم کی غلو، خرافات اور غیر شرعی امور سے محفوظ رکھے، ہماری محافل کو قرآن و سنت، ذکر و فکر، علم و عمل اور خدمتِ خلق کا ذریعہ بنائے، اور ہمیں ایسا مسلمان بنائے جس سے اللہ بھی راضی ہو اور اللہ کی مخلوق بھی محفوظ و مطمئن رہے۔ آمین یارب العالمین۔

غزلہ

اک ہم کہ محبت میں پریشان رہے ہیں
اک آپ کہ اس کرب سے انجان رہے ہیں

یہ کیا کہ زمانے کی طرح پھیر لی نظریں
کچھ روز سہی، آپ کی ہم جان رہے ہیں

ہم وصل کے لمحوں میں بھی سہتے ہیں اذیت
ہر وقت بچھڑ جانے کے امکان رہے ہیں

اچھا ہے کہ احباب ہوئے ہم سے گریزاں
اپنوں کو برے وقت میں پہچان رہے ہیں

مانوس سے لگتے ہیں مجھے دشت و بیاباں
یہ رستے مرے واسطے آسان رہے ہیں

درویش فقیروں سے کوئی فیض لیا کر
سادہ ہیں مگر صاحبِ عرفان رہے ہیں

اجداد کی توقیر بڑھائی ہے ہمیشہ
ہم اپنے قبیلے کی سدا شان رہے ہیں

عاصمہ فراز

دہر میں اسمِ محمد ﷺ سے اجالا کر دے

نبوی تعلیمات کی روشنی میں معاشرتی ناانصافی کے خاتمے اور انسانیت کی رہنمائی پر مقررین کا زور۔

رسولِ اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرتِ طیبہ پوری انسانیت کے لیے ہدایت، رحمت اور روشنی کا سرچشمہ ہے۔ آپ ﷺ نے ایسے دور میں انسانیت کو ظلم و جہالت کی تاریکیوں سے نکالا جب معاشرہ مختلف قسم کی ناانصافیوں، طبقاتی تفریق، استحصال، اخلاقی انحطاط اور انسانی حقوق کی پامالی کا شکار تھا۔ آج جدید ترقی کے باوجود دنیا مختلف نوعیت کی سماجی ناانصافیوں اور اخلاقی بحرانوں سے دوچار ہے، اس لیے سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں ان مسائل کا حل تلاش کرنا پہلے سے زیادہ اہم ہو گیا ہے۔ اسی مقصد کے تحت جماعت اسلامی ہند، پونے شہر کے زیر اہتمام SIO اور GIO کے اشتراک سے ایک عظیم الشان جلسۂ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ جلسے کی مرکزی تھیم ''دہر میں اسمِ محمد ﷺ سے اجالا کر دے'' تھی، جس کے ذریعے یہ پیغام عام کرنے کی کوشش کی گئی کہ رسولِ اکرم ﷺ کی سیرت و تعلیمات آج بھی انسانیت کو ظلمتوں سے نکال کر عدل، امن، رحمت اور انصاف کی روشنی کی طرف لے جانے کی مکمل صلاحیت رکھتی ہیں۔ جلسے میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ پروگرام میں سیرتِ رسول ﷺ کے مختلف پہلوؤں، خصوصاً آپ ﷺ کے ذریعے برپا کیے گئے عظیم معاشرتی انقلاب اور موجودہ دور میں اس کی معنویت پر تفصیلی گفتگو کی گئی۔ جلسے کے اہم مقرر جماعت اسلامی ہند کے نائب امیر جناب ایس امین الحسن تھے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں ''اندھیروں میں روشنی کا چراغ: معاشرتی ناانصافی کے خلاف نبوی انقلاب'' کے موضوع پر اظہارِ خیال کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج دنیا بظاہر سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی سے روشن ہے، لیکن اس ظاہری روشنی کے باوجود انسانی معاشرہ ظلم، ناانصافی، عدم مساوات، استحصال اور محرومی کی تاریکیوں سے پوری طرح آزاد نہیں ہو سکا ہے۔ ایسے حالات میں سیرتِ نبوی ﷺ انسانیت کے لیے روشنی کا وہ چراغ ہے جو نہ صرف فرد کی اصلاح کرتا ہے بلکہ ایک عادلانہ معاشرے کی تشکیل کا راستہ بھی دکھاتا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ رسول اکرم ﷺ کی سیرت محض تاریخی واقعات کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک مکمل عملی نمونۂ حیات ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے قول و عمل کے ذریعے یہ ثابت کیا کہ معاشرتی تبدیلی صرف نعروں اور دعووں سے نہیں بلکہ مضبوط اخلاقی بنیاد، عدل، انسانی ہمدردی اور مسلسل عملی جدوجہد سے آتی ہے۔ جناب امین الحسن نے بعثتِ نبوی ﷺ سے قبل عرب معاشرے کی صورتِ حال کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس دور میں کمزور طبقات مختلف مظالم کا شکار تھے۔ بچیوں کو زندہ دفن کیا جاتا تھا، خواتین کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم رکھا جاتا تھا، غلاموں اور کمزور افراد کا استحصال کیا جاتا تھا اور معاشی معاملات میں بھی طاقتور طبقات کمزوروں پر ظلم کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان تمام برائیوں کے خلاف جدوجہد کی اور انسانی معاشرے کو ایک نئی بنیاد فراہم کی۔ انہوں نے کہا کہ اسلام نے انسان کو محض مذہبی شناخت نہیں دی بلکہ اسے عزت، وقار اور حقوق عطا کیے۔ خواتین کے حقوق، یتیموں اور مسکینوں کی کفالت، غلاموں کے ساتھ حسنِ سلوک، پڑوسیوں کے حقوق، کمزوروں کی مدد اور معاشی انصاف جیسے اصول نبوی معاشرت کا نمایاں حصہ ہیں۔ مقرر نے توجہ دلائی کہ موجودہ دور میں ظلم اور ناانصافی کی شکلیں بدل گئی ہیں، لیکن مسئلہ اپنی جگہ موجود ہے۔ خواتین کے ساتھ امتیازی سلوک، معاشی استحصال، غربت، محرومی، کمزور طبقات کے حقوق کی پامالی اور طاقت کے غلط استعمال جیسے مسائل آج بھی معاشرے کو درپیش ہیں۔ ان حالات میں سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں ایک منصفانہ اور انسان دوست معاشرے کی تعمیر کے لیے عملی کوشش ضروری ہے۔ انہوں نے نبوی انقلاب کی بنیاد بننے والی اہم اقدار کا ذکر کرتے ہوئے انسانی عزت و وقار، عدل، قانون کی بالادستی اور رحمت کو خصوصی اہمیت دی۔ انسانی وقار کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ ہر انسان عزت کا مستحق ہے۔ کسی انسان کو نسل، ذات، زبان، خاندان، دولت یا سماجی حیثیت کی بنیاد پر کمتر سمجھنا درست نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انسانوں کے درمیان حقیقی مساوات اور انسانی احترام کی بنیاد مضبوط کی۔ عدل کے بارے میں انہوں نے کہا کہ انصاف صرف اپنے لوگوں یا اپنے پسندیدہ افراد کے لیے نہیں بلکہ ہر انسان کے لیے ہونا چاہیے۔ قرآن و سنت کی تعلیمات کی روشنی میں عدل کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنے مخالف کے ساتھ بھی انصاف کرے اور حق کو ذاتی مفاد پر ترجیح دے۔ انہوں نے قانون کی بالادستی کو بھی ایک صالح معاشرے کے لیے بنیادی ضرورت قرار دیا۔ ان کے مطابق ایک عادل معاشرے میں قانون طاقتور اور کمزور دونوں کے لیے یکساں ہونا چاہیے اور کسی فرد یا طبقے کو محض اپنی حیثیت یا طاقت کی وجہ سے قانون سے بالاتر نہیں ہونا چاہیے۔ نبوی معاشرے کی ایک اور نمایاں خصوصیت رحمت اور عفو و درگزر ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ان مخالفین کے ساتھ بھی عام معافی کا معاملہ کیا جنہوں نے برسوں آپ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو تکالیف پہنچائی تھیں۔ اس واقعے سے یہ سبق ملتا ہے کہ حقیقی قوت انتقام لینے میں نہیں بلکہ معاف کرنے اور اصلاح کا راستہ اختیار کرنے میں ہے۔ جناب امین الحسن نے کہا کہ آج معاشرے میں بڑھتی ہوئی نفرت، باہمی اختلاف اور انتقام کے رجحان کو کم کرنے کے لیے ہمیں نبوی اسوہ سے رہنمائی لینے کی ضرورت ہے۔ گھر، خاندان، محلہ اور سماج ہر سطح پر عفو، رحمت، حسنِ سلوک اور باہمی احترام کو فروغ دینا چاہیے۔ انہوں نے شرکائے جلسہ کو دعوت دی کہ وہ سیرتِ رسول ﷺ کا باقاعدہ مطالعہ کریں اور اسے صرف ربیع الاول یا سیرت کے پروگراموں تک محدود نہ رکھیں۔ سیرت کا حقیقی تقاضا یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے اخلاق، معاملات، عدل، رحمت اور انسانیت کے ساتھ آپ ﷺ کے حسنِ سلوک کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا جائے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ دنیا سے ظلم اور ناانصافی کی تاریکی ختم کرنے کے لیے ہر شخص اپنی استطاعت کے مطابق کردار ادا کر سکتا ہے۔ معاشرے میں مثبت تبدیلی کے لیے انفرادی اصلاح کے ساتھ اجتماعی اور منظم کوششوں کی بھی ضرورت ہے۔ جلسے سے جماعتِ اسلامی ہند، مہاراشٹر کے امیرِ حلقہ مولانا الیاس فلاحی نے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے سیرتِ نبوی ﷺ کی عصری معنویت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ سیرت کو صرف تاریخی واقعات اور معلومات کے طور پر دیکھنا کافی نہیں۔ یہ ایک زندہ اور عملی نمونہ ہے جس سے موجودہ دور کے مسائل کے حل کے لیے رہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرد کی اصلاح کے ساتھ ساتھ پورے معاشرے کی تعمیر کی۔ آپ ﷺ کی جدوجہد نے عقیدہ و عبادت کے ساتھ اخلاق، معاشرت، معیشت، سیاست اور انسانی تعلقات کے میدانوں میں بھی ایک مثالی انقلاب برپا کیا۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ سیرتِ نبوی ﷺ کے اسی جامع پیغام کو سمجھا جائے اور اسے عصرِ حاضر کے حالات میں موثر انداز سے پیش کیا جائے۔ پروگرام کے دوران نعتِ رسول مقبول ﷺ بھی پیش کی گئی۔ صفیان قادری، ذمہ دار SIO پونے نے نعتِ رسول ﷺ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ پروگرام کی نظامت پروفیسر مرزا عاصم نے انجام دی، جبکہ ابتدائی کلمات پونے شہر کے ناظم جناب عجمل خان نے پیش کیے۔ انہوں نے شرکائے جلسہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے پروگرام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور سیرتِ رسول ﷺ کو موجودہ دور میں انسانیت کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ پروگرام کے اختتام پر جلسۂ سیرت النبی ﷺ کے انچارج پروفیسر سید جاوید نے اظہارِ تشکر ادا کیا۔ انہوں نے تمام مقررین، مہمانان، شرکائے جلسہ، منتظمین، رضا کاروں اور پروگرام کی کامیابی میں تعاون کرنے والے تمام افراد کا شکریہ ادا کیا۔

17 ستمبر: حیدرآباد کرناٹک کے زخم اور 1948 کا پولیس ایکشن!

شرف الدین سید

تاریخ کے اوراق میں بعض دن جشن کے نہیں، غور و فکر کے لیے ہوتے ہیں۔ 17 ستمبر بھی حیدرآباد دکن کی تاریخ کا ایسا ہی ایک دن ہے۔ برصغیر کی آزادی کی تاریخ صرف 15 اگست 1947 سے شروع ہو کر ختم نہیں ہو جاتی۔ ہندوستان کی آزادی کے وقت برطانوی ہند وستان کے ساتھ سیکڑوں شاہی ریاستیں بھی موجود تھیں۔ Indian Independence Act 1947 کے تحت ان ریاستوں کے حکمرانوں کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وہ ہندوستان یا پاکستان سے الحاق کریں یا اپنی الگ حیثیت برقرار رکھنے کی کوشش کریں۔ حیدرآباد دکن بھی انہی ریاستوں میں سے ایک تھا۔ ریاست حیدرآباد کے حکمران، ساتویں نظام میر عثمان علی خان آصف جاہ مسلمان تھے، جبکہ ریاست کی آبادی کی اکثریت ہندو تھی۔ اسی طرح جوناگڑھ اور کشمیر (راجہ ہندو اور مسلم رعایا کثیر الآباد) کی صورت حال بھی مختلف نوعیت کی تھی۔ تقسیم ہند کے بعد ان ریاستوں کا مسئلہ برصغیر کی سیاست کا ایک نہایت پیچیدہ باب بن گیا۔ حیدرآباد نے ہندوستان کے ساتھ فوری الحاق کے بجائے اپنی خودمختار حیثیت برقرار رکھنے کی کوشش کی۔ ہندوستان اور حیدرآباد کے درمیان ایک Standstill Agreement بھی ہوا، جس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ موجودہ انتظامی صورت حال کچھ عرصے تک برقرار رہے اور دونوں جانب سے مستقبل کے تعلقات کے بارے میں بات چیت جاری رہے۔ لیک

ہندوستان، عالمی سطح پر امن، ترقی اور خوشحالی کیلئے

ایک مضبوط آواز کے طور پر ابھر رہا ہے: نائب صدر

نئی دہلی: نائب صدر جمہوریہ اور انڈین کونسل آف ورلڈ افیئرز کے صدر جناب سی پی رادھا کرشنن نے آج نئی دہلی کے سپر د ہاؤس میں قومی اہمیت کے حامل ادارے کے طور پر آئی سی ڈبلیو اے کے 25 سال مکمل ہونے کی تقریبات سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ سلور جوبلی، شکریہ ادا کرنے اور غور وفکر کرنے کا ایک موقع ہے۔ انہوں نے کونسل کے ممتاز اور مالا مال ورثے میں تعاون کرنے والے بانیوں، سابق رہنماؤں، ڈائریکٹر جنرل، اسکالرز، سفارت کاروں، محققین اور عملے کے افراد کو خراج تحسین پیش کیا۔ نائب صدر جمہوریہ نے وزیر خارجہ اور آئی سی ڈبلیو اے کے نائب صدر ڈاکٹر ایس جے شنکر، خارجہ سکریٹری جناب وکرم مسری اور وزارت خارجہ کی پوری ٹیم کو برکس سربراہ اجلاس کی کامیاب میزبانی پر مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ تنازعات اور تضادات سے پریشان دنیا میں نئی دہلی کے قائدین کے اعلامیے کو متفقہ طور پر اپنانا ایک اہم کامیابی ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ سفارت کاری کا پہلا مقصد ملکوں کے درمیان اچھے تعلقات استوار کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انسانی ترقی اور عالمی امن ساتھ ساتھ چلنا چاہیے اور یہ تبھی ممکن ہے، جب ممالک ایک دوسرے کے خدشات کو سمجھیں اور باہمی فائدے کے لیے کام کریں۔ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں ہندوستان کے بڑھتے ہوئے عالمی رول پر روشنی ڈالتے ہوئے نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ ہندوستان، عالمی سطح پر امن، ترقی اور خوشحالی کے لیے ایک مضبوط آواز کے طور پر ابھرا ہے۔ انہوں نے وسودھیو کٹمبکم، دنیا ایک کنبہ ہے، پر روشنی ڈالی اور کووڈ بحران کے دوران ویکسین میتری، ہندوستان کی آفات سے نمٹنے کی کوششوں، ایل آئی ایف ای اور بین الاقوامی شمسی اتحاد اور عالمی حیاتیاتی ایندھن اتحاد جیسے عالمی اقدامات کو عملی طور پر مذکورہ فلسفے کی مثالوں کے طور پر پیش کیا۔ نائب صدر جمہوریہ نے یو پی آئی اور ڈیجیٹل سرکاری بنیادی ڈھانچے میں ہندوستان کی کامیابیوں کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ شفاف ادائیگی کا نظام، شفاف حکمرانی کی طرف لے جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان آئی ٹی ای سی اور تعلیمی تعاون کے ذریعے عالمی خطہ جنوب کے ساتھ اپنی تکنیکی اور ادارہ جاتی صلاحیتوں کا اشتراک کر رہا ہے، جس میں ہندوستان سے باہر زنزیبار میں پہلا آئی آئی ٹی کیمپس بھی شامل ہے۔ ہندوستان کے بین الاقوامی شراکت داروں کے بڑھتے ہوئے یقین اور اعتماد کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ”ہندوستان عالمی سطح پر والمی خطہ جنوب کی قیادت کرنے کے لیے ابھر رہا ہے“۔ جناب سی پی رادھا کرشنن نے کہا کہ بدلتے ہوئے عالمی منظر نامے نے آئی سی ڈبلیو اے کے رول کو اور بھی اہم بنا دیا ہے۔ انہوں نے کونسل کے لیے چار ترجیحات: ہندوستان کے پڑوسی پہلے، ایکٹ ایسٹ، گلوبل ساؤتھ اور بھارت - بحرالکاہل کی ترجیحات پر تحقیق کو مضبوط کرنا؛ سائبر سیکورٹی، خلائی، اہم ٹیکنالوجیز اور عالمی سپلائی چین پر کام کو بڑھانا؛ یونیورسٹیوں اور نوجوان اسکالرز کے ساتھ مشغولیت کو وسعت دینا؛ اور تسلیم شدہ ہندوستانی نقطہ نظر کے ساتھ عالمی امور پر علم کا قابل اعتماد ذخیرہ بننے کا خاکہ پیش کیا۔ انہوں نے زور دیا کہ انسانی ترقی اور عالمی امن کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ دنیا میں پائیدار امن تبھی ممکن ہے جب تمام ممالک ایک دوسرے کے خدشات کو سمجھیں اور باہمی فائدے کے لیے کام کریں۔

عالمی بحران میں سوچ سمجھ کر حکمت عملی ضروری: جے شنکر

عالمی حالات کے درمیان ہندوستان کو اپنی حکمت عملی کا مسلسل جائزہ لینے اور اسے بہتر بنانے کی ضرورت ہے

نئی دہلی: وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے منگل کو کہا کہ عالمی سطح پر جاری ہلچل کے درمیان ہندوستان کے اسٹریٹیجک مفادات کو فوری اور جذباتی ردعمل کے بجائے ”سوچ سمجھ کر کیے گئے فیصلوں“ سے زیادہ بہتر طریقے سے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بدلتے ہوئے اور پیچیدہ عالمی حالات کے درمیان ہندوستان کو اپنی حکمت عملی کا مسلسل جائزہ لینے اور اسے بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ نئی دہلی میں انڈین کونسل آف ورلڈ افیئرز (آئی سی ڈبلیو اے) کی 25ویں سالگرہ کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے جے شنکر نے جاری تنازعات، معاشی اتار چڑھاؤ، محصولات، دیگر ممالک کی منڈیوں میں اشیا کی ڈمپنگ اور ہر چیز کو ”ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے“ کے بڑھتے ہوئے رجحان سے پیدا ہونے والے چیلنجوں کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے مفادات اور عالمی ذمہ داریاں بڑھنے کے ساتھ اسے مسلسل حالات کے مطابق خود کو ڈھالنا ہوگا۔ جے شنکر نے کہا، ”اس وقت دو بڑے تنازعات جاری ہیں، ایک خلیج میں اور دوسرا یوکرین میں۔ دونوں ہی معاملات میں ہندوستان کے تمام متعلقہ فریقوں کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں۔ اس لیے کوئی راستہ نکالنا آسان نہیں ہے۔ مختلف مفادات کے درمیان توازن کیسے قائم کیا جائے، یہ ایک جائز موضوع بحث ہے۔ عالمی معیشت میں ہر چیز کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کا رجحان دیکھا جا رہا ہے۔ ہم محصولات میں زیادہ اتار چڑھاؤ اور دوسری منڈیوں میں بڑھتی ہوئی ڈمپنگ بھی دیکھ رہے ہیں۔ اس کا بہترین مقابلہ کیسے کیا جائے؟“ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے بڑھتے ہوئے مفادات، عالمی معاملات میں وسیع تر شمولیت اور شراکت داریوں میں اضافے کے باعث تیزی سے بدلتے عالمی ماحول سے نمٹنے کے لیے مسلسل کوشش کی ضرورت ہے۔ وزیر خارجہ نے کہا، ”زیادہ مفادات، زیادہ وسیع عالمی روابط، زیادہ تعداد میں شراکت داروں اور زیادہ پیچیدہ عالمی منظر نامے میں کام کرنے والے ہندوستان کو اس متحرک صورتحال کے مطابق مسلسل خود کو ڈھالنا ہوگا۔ اکثر مسائل کا حل حکمت عملی اور ردعمل کو بہتر بنانے میں ہوتا ہے۔“ جے شنکر نے کہا کہ موجودہ عالمی ہلچل کے دوران ہندوستان کی حکمت عملی کا جائزہ توانائی کی سلامتی، برآمدات، سپلائی چین اور بیرون ملک ہندوستانی برادری کی سلامتی سمیت مختلف پہلوؤں سے لیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا، ”اگر موجودہ عالمی ہلچل کے تناظر میں ہماری حکمت عملی کا جائزہ لیا جائے تو فیصلہ کرنے کے لیے کچھ واضح پیمانے موجود ہیں۔ توانائی کی سلامتی کے معاملے میں مختلف ذرائع سے توانائی حاصل کرنے کی پالیسی نے سپلائی جاری رکھنے اور اخراجات کم رکھنے میں مدد کی ہے۔ نئے شراکت داروں، نئی منڈیوں اور نئے راستوں نے ہماری برآمدات کو تحفظ دیا ہے اور ان میں اضافہ بھی کیا ہے۔ ہماری سپلائی چین کو بھی فوری اور لچکدار حل سے فائدہ ہوا ہے۔ بیرون ملک ہندوستانی برادری کی بڑی حد تک سلامتی درست پالیسی فیصلوں کی وجہ سے یقینی بنائی گئی ہے۔ حتیٰ کہ ہمارے اسٹریٹیجک مفادات بھی فوری اور جذباتی ردعمل کے بجائے سوچ سمجھ کر کیے گئے فیصلوں سے بہتر طور پر محفوظ ہوتے ہیں۔ ان تمام پہلوؤں سے مسلسل بحث اور مکالمے کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔“ جے شنکر نے اس بات پر بھی زور دیا کہ عالمی امور کے بارے میں ہندوستان کی فکری اور علمی سرگرمیوں کو ملک کے بڑھتے ہوئے عالمی کردار کے ساتھ ہم آہنگ ہونا چاہیے۔

ہند، چین تجارتی عدم توازن کو حل کرنے کیلئے کوشاں ہیں

دونوں ممالک نے برکس سربراہی اجلاس کے موقع پر کی گئی بات چیت کو آگے بڑھانے کے خواہاں ہیں

نئی دہلی: سیکرٹری تجارت راجیش اگروال نے کہا کہ بھارت اور چین دوطرفہ تجارت سے متعلق خدشات جن میں ساختی عدم توازن اور سپلائی چین کے چیلنجز شامل ہیں، کو دور کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ دونوں ممالک نئی دہلی میں ہونے والے برکس سربراہی اجلاس کے موقع پر کی گئی بات چیت کو آگے بڑھانے کے خواہاں ہیں۔ عہدیدار نے بتایا کہ دونوں ممالک تجارتی فرق کو کم کرنے اور سرحد پار تجارت کو مزید متوازن بنانے کے لیے اقدامات کا جائزہ لے رہے ہیں۔ یہ بات چیت ایسے وقت میں ہو رہی ہے جب بھارت چین کو اپنی برآمدات بڑھانے اور اس ملک سے درآمدات پر انحصار کم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ سیکرٹری تجارت نے کہا کہ تجارت پر اثر انداز ہونے والے مسائل کو حل کرنے کے لیے دونوں فریقین کے درمیان ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہے گا۔ نئی دہلی میں برکس اجلاس نے دونوں ممالک کے اعلیٰ حکام کو تجارتی خدشات پر بات کرنے کا ابتدائی موقع فراہم کیا؛ مزید مذاکرات کی توقع ہے کیونکہ بھارت اور چین ان مسائل کو حل کرنے کی سمت کام کر رہے ہیں جنہوں نے ان کے اقتصادی تعلقات میں تناؤ پیدا کیا ہے۔ سیکرٹری تجارت نے کہا، دونوں فریق تجارتی خدشات کو دور کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں، اور مزید کہا کہ تجارتی خسارے اور سپلائی چین سے متعلق ساختی مسائل کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ بھارت چین میں اپنی مصنوعات کے لیے مارکیٹ تک زیادہ رسائی کا خواہاں ہے کیونکہ وہ اپنی برآمدی بنیاد کو متنوع اور مضبوط بنانا چاہتا ہے۔ سیکرٹری تجارت کے مطابق، انجینئرنگ کا سامان، الیکٹرانکس، پیٹرولیم مصنوعات اور کیمیکلز ان اہم زمروں میں شامل ہیں جو چین کو بھارت کی برآمدات کو فروغ دے رہے ہیں۔ یہ تبصرے دونوں ممالک کے درمیان نمایاں تجارتی عدم توازن کے تناظر میں سامنے آئے ہیں، جہاں بھارت چین کو برآمد کرنے کے مقابلے میں وہاں سے کہیں زیادہ سامان درآمد کرتا ہے۔ نئی دہلی نے بارہا زیادہ متوازن تجارتی تعلقات کی ضرورت پر زور دیا ہے، خاص طور پر چینی مارکیٹ میں بھارتی مصنوعات کے لیے رسائی کو بڑھا کر۔ توقع ہے کہ دونوں فریقین کے درمیان بات چیت کا سلسلہ جاری رہے گا کیونکہ بھارت ساختی رکاوٹوں کو دور کرنے اور سپلائی چین کے نظام کو مزید لچکدار اور مضبوط بنانے کے لیے کوشاں ہے۔

مہنگائی نے غریب، متوسط طبقے اور کسانوں کی کمر توڑ دی

بی جے پی کے ترقیاتی دعووں کی کھلی پول: جیتو پٹواری

بھوپال: مدھیہ پردیش کانگریس کے صدر جیتو پٹواری نے بڑھتی مہنگائی پر مرکز اور ریاست کی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ مہنگائی نے غریب، متوسط طبقے اور کسانوں سمیت ہر طبقے کی کمر توڑ دی ہے۔ ان کے مطابق بڑھتی قیمتوں نے بی جے پی حکومت کے ترقیاتی دعووں کی حقیقت بھی عوام کے سامنے عیاں کر دی ہے۔ جیتو پٹواری نے کہا کہ ملک اور مدھیہ پردیش کے عام خاندانوں کا گھریلو بجٹ مہنگائی کے باعث بری طرح متاثر ہوا ہے۔ گاؤں سے شہروں تک عام شہری اس صورت حال سے پریشان ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی ناقص پالیسیوں اور بدانتظامی کا سب سے زیادہ اثر عام لوگوں پر پڑ رہا ہے۔ کانگریس کے ریاستی صدر نے دعویٰ کیا کہ ملک میں خوردہ مہنگائی کی شرح بڑھ کر 82.4 فیصد تک پہنچ گئی ہے، جو گزشتہ نومبر کے مقابلے میں تقریباً سات گنا زیادہ ہے۔ انہوں نے شہری اور دیہی علاقوں میں مہنگائی کے فرق کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ شہروں کے مقابلے میں دیہی علاقوں میں مہنگائی کی شرح زیادہ ہے اور وہاں خوردہ مہنگائی 23.5 فیصد ریکارڈ کی گئی ہے۔ پٹواری نے باورچی خانے میں استعمال ہونے والی ضروری اشیا کی بڑھتی قیمتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ ایک سال کے دوران پیاز کی قیمت میں 48.27 فیصد، لہسن میں 60.43 فیصد، ادرک میں 82.73 فیصد اور چینی کی قیمت میں 05.29 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ان کے مطابق ضروری اشیائے خورونوش کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ عام خاندانوں کے لیے روزمرہ اخراجات پورے کرنا مشکل بنا رہا ہے۔ انہوں نے تھوک مہنگائی میں اضافے کا بھی دعویٰ کیا۔ پٹواری کے مطابق غذائی اشیا کی مہنگائی 47 ماہ کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی ہے، جبکہ تھوک مہنگائی کی شرح بڑھ کر 92.9 فیصد ہوگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ خوردہ اور تھوک دونوں سطحوں پر قیمتوں میں اضافہ عوام کے لیے تشویش کا باعث ہے۔ کانگریس رہنما نے کہا کہ بی جے پی کے دور حکومت میں عام شہری مہنگائی کی مار جھیلنے پر مجبور ہیں، جبکہ حکومت عوام کو راحت فراہم کرنے کے بجائے اپنے سیاسی مفادات میں مصروف ہے۔ انہوں نے بی جے پی کے ’ڈبل انجن‘ ماڈل پر بھی طنز کرتے ہوئے کہا کہ حکومت عوامی مسائل حل کرنے کے بجائے اپنے دفاتر بنانے اور وصولی میں مصروف ہے۔ پٹواری نے کہا کہ حکومت کو مہنگائی پر قابو پانے کے لیے فوری اور موثر اقدامات کرنے چاہئیں تاکہ غریب، متوسط طبقے اور کسانوں کو بڑھتی قیمتوں سے راحت مل سکے۔ روزمرہ کی غذائی اشیاء (جیسے آٹا، دالیں، چینی اور گھی) کی قیمتیں آسمان کو چھو رہی ہیں۔ غریب خاندانوں کے لیے اب دو وقت کی روٹی کا انتظام کرنا بھی ایک بڑا چیلنج بن چکا ہے۔

بھارت اور امریکہ کی مشترکہ فوجی مشق ’یدھ ابھیاس 2026‘ کا آغاز

اودے پور۔ 15 ستمبر۔ ایم این این۔ بھارت اور امریکہ کی مشترکہ فوجی مشق ’یدھ ابھیاس‘ کے 22ویں ایڈیشن کی افتتاحی تقریب آج اترا کھنڈ کے اولی فارن ٹریننگ نوڈ ؒ میں منعقد ہوئی۔ 14 انفنٹری ڈویژن کے جنرل آفیسر کمانڈنگ میجر جنرل امریش گجبن اور امریکی فوج کے 11ویں ایئر بورن ڈویژن کی فرسٹ انفنٹری بریگیڈ کومبیٹ ٹیم کے کمانڈر کرنل جیکمین نے شریک دستوں سے خطاب کیا؛ ہر فریق کی جانب سے 600 اہلکار اس مشق میں حصہ لے رہے ہیں۔ یہ مشق بیک وقت اولی اور راجستھان کی مہاجن فیلڈ فائرنگ رینج میں منعقد کی جا رہی ہے۔ اس مشق کا مقصد پہاڑی اور نیم پہاڑی علاقوں میں مشترکہ جنگی دستوں کے استعمال کے لیے دونوں افواج کی مشترکہ فوجی صلاحیت کو بڑھانا ہے، جس میں انفنٹری (پیادہ فوج) پر مبنی کارروائیوں پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ اس سے باہمی اشتراکِ عمل کو تقویت ملے گی، بہترین آپریشنل طریقوں کے تبادلے میں آسانی ہوگی اور مشترکہ منصوبہ بندی و عمل درآمد کو مضبوط بنایا جا سکے گا۔ ٹیکنالوجی کا استعمال اس مشق کا ایک اہم مرکز ہوگا۔ تربیت میں نگرانی اور جاسوسی کے لیے ڈرونز اور خودکار نظاموں کا استعمال شامل ہوگا، جبکہ مہاجن فیلڈ فائرنگ رینج میں جدید ہتھیاروں کے نظام کا مظاہرہ بھی کیا جائے گا۔ دونوں افواج کے ماہرین ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز اور کثیر جہتی جنگی امور میں ہونے والی پیش رفت پر بھی خیالات کا تبادلہ کریں گے۔ یہ مشق دونوں افواج کو جنگی حکمت عملیوں، تکنیکوں اور طریقہ کار کے تبادلے کا موقع فراہم کرتی ہے، نیز مختلف جغرافیائی خطوں اور آپریشنل ماحول میں مربوط فوجی کارروائیاں کرنے کی ان کی صلاحیت کو بڑھاتی ہے۔

برکس پلس ڈائیلاگ 2026 میں عالمی جنوب کیلئے جامع ترقی پر زور

نئی دہلی: برکس چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری (برکس سی سی آئی) نے پردھان منتری سنگرہالیہ میں برکس پلس ڈائیلاگ 2026 کا انعقاد کیا، جس میں برکس پلس نظام سے وابستہ مختلف ممالک کے کاروباری رہنماؤں، پالیسی سازوں، سفارت کاروں، صنعت کاروں، سرمایہ کاروں، ماہرین تعلیم اور شعبہ جاتی ماہرین نے شرکت کی۔ عالمی جنوب کے لیے جامع، اختراعی اور مضبوط راستے بنانا کے موضوع پر منعقدہ یہ پروگرام ایسے وقت میں ہوا جب ہندوستان برکس کی صدارت کر رہا ہے۔ اس کا انعقاد برکس سی سی آئی نے کیا جبکہ گرو کیو آر اس کا معاون ادارہ تھا۔ پروگرام میں اس بات پر زور دیا گیا کہ برکس پلس اب محض عالمی اقتصادی حالات کا ردعمل دینے والے گروپ سے آگے بڑھ کر انہیں تشکیل دینے کی صلاحیت رکھنے والا پلیٹ فارم بن رہا ہے۔ برکس کے رکن اور شراکت دار ممالک دنیا کی تقریباً 45 فیصد آبادی اور تقریباً 40 فیصد عالمی جی ڈی پی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ان ممالک میں دنیا کی سب سے بڑی نوجوان اور کام کرنے کی عمر والی آبادی بھی موجود ہے۔ مقررین نے مختلف اجلاسوں میں اس بات پر توجہ مرکوز کی کہ اس بڑے انسانی اور اقتصادی وسائل کو ٹیکنالوجی، بازار، سرمایہ اور نئے مواقع تک رسائی بڑھانے کے لیے کس طرح استعمال کیا جا سکتا ہے۔ برکس سی سی آئی کے چیئرمین اور برکس سی سی آئی ینگ لیڈرز کے صدر سمیپ شاستری نے کہا کہ محض بات چیت سے آگے بڑھ کر عملی نتائج حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کے مطابق، ”برکس پلس کو ڈائیلاگ سے ڈیلیوری کی طرف بڑھنا ہوگا اور عالمی جنوب میں حقیقی شراکت داری، سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی روابط اور مواقع پیدا کرنے ہوں گے۔“ برکس سی سی آئی کی وائس چیئر پرسن شبانہ نسیم نے کہا کہ ٹیکنالوجی، تعلیم اور خواتین کو بااختیار بنانے کے عمل کو ایک ساتھ آگے بڑھانا ہوگا تاکہ برکس پلس ممالک میں حقیقی معنوں میں جامع اور مستقبل کے لیے تیار معیشتیں قائم کی جا سکیں۔

جیو کے صارفین کو 12 مہینے مفت ملے گا ”کینوا پرو“ ڈیزائن ٹولز

ممبئی: جیو کے صارفین اب کینوا کے پریمیم ڈیزائن ٹولز کو بغیر کسی اضافی فیس کے استعمال کر سکیں گے۔ جیو اور کینوا نے شراکت کی ہے، جس کے تحت اہل صارفین کو 12 ماہ کی کینوا پرو یا کینوا پرو لائٹ مفت ملے گی۔ کمپنی کے مطابق، اس پیشکش کی قیمت 4,000 روپے تک ہے اور اسے MyJio ایپ کے ذریعے 16 ستمبر سے چالو کیا جا سکتا ہے۔ کسٹمر کو کون سا کینوا ملے گا اس کا انحصار ان کے جیو پر پیچارج پلان پر ہوگا۔ 399 روپے کے پلان پر کینوا پرو دستیاب ہوگا، جبکہ 349 روپے کے پلان پر کینوا پرو لائٹ اور 349 روپے سے اوپر کے پلان پر 2GB ڈیٹا فی دن کے ساتھ دستیاب ہوگا۔ اس پیشکش کے لیے کوئی اضافی یا پوشیدہ چارجز نہیں ہیں۔ طلباء، مواد تخلیق کرنے والے، پیشہ ور افراد اور چھوٹے کاروبار اس سے براہ راست فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کینوا کو موبائل پر اسکول کے پروجیکٹس، سوشل میڈیا پوسٹس، پریزنٹیشنز، مارکیٹنگ مواد، اور تہوار کی مبارکبادیں بنانے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ہندی سمیت متعدد ہندوستانی زبانوں میں بھی مواد تیار کیا جا سکتا ہے۔ کینوا پرو لائٹ میں لاکھوں پریمیم ٹیمپلیٹس، تصاویر، ویڈیوز اور فونٹس کے ساتھ بیک گراؤنڈ ریموور، میجک ری سائز، اور 50 جی بی کلاؤڈ اسٹوریج جیسی خصوصیات شامل ہوں گی۔ کینوا پرو میں کینوا اے آئی، کوئنٹ پلانر، اے آئی کیپر حق ہوئی حد، اور 100 جی بی کلاؤڈ اسٹوریج جیسی اضافی خصوصیات بھی شامل ہوں گی۔ ریلائنس انڈسٹریز کے صدر کرن تھامس نے کہا کہ اس شراکت داری کے ذریعے جیو کا مقصد لاکھوں ہندوستانیوں کو مفت AI پر مبنی ڈیزائن ٹولز فراہم کرنا ہے، جس سے طلباء، تخلیق کاروں، اور چھوٹے کاروباروں کو اپنی پسند کی زبان میں سیکھنے اور کام کرنے کے قابل بنانا ہے۔

قرآن کی ہدایات کو سمجھ کر عملی زندگی میں نافذ کرنا ضروری

جماعت اسلامی ہند لکشمی نگر یونٹ کے زیر اہتمام آرام پارک میں درسِ قرآن

نئی دہلی: جماعتِ اسلامی ہند لکشمی نگر یونٹ کے زیر اہتمام آرام پارک میں درسِ قرآن کا پروگرام منعقد ہوا۔ اس موقع پر امیرِ مقامی فلاح الدین فلاحی نے سورۂ بقرہ کی آیات 40 تا 50 کی تفسیر بیان کرتے ہوئے قرآنِ مجید کی تعلیمات کو موجودہ حالات اور مسلمانوں کی عملی زندگی سے جوڑنے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کو اپنی نعمتیں یاد دلاتے ہوئے انہیں اپنے عہد کو پورا کرنے، اللہ سے ڈرنے اور حق کو قبول کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اگرچہ خطاب براہِ راست بنی اسرائیل سے ہے، لیکن قرآنِ مجید کی ہدایات پوری انسانیت اور بالخصوص اہلِ ایمان کے لیے ہیں۔ اس لیے ان آیات میں بیان کردہ واقعات اور تنبیہات آج کے مسلمانوں کے لیے بھی قابلِ غور ہیں۔ بنی اسرائیل کی غلطیوں سے آج کے مسلمانوں کو بھی سبق لینے کی ضرورت: فلاح الدین فلاحی نے کہا کہ قرآنِ مجید بنی اسرائیل کی غلطیوں کو بیان کر کے ہمیں دوسروں پر انگلی اٹھانے کے بجائے اپنا محاسبہ کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ ہمیں دیکھنا چاہیے کہ کہیں ہم بھی ان ہی رویوں کا شکار تو نہیں ہو رہے جن سے بنی اسرائیل کو خبردار کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ بنی اسرائیل کے بعض اہلِ علم دین کی تعلیمات کو دنیاوی مفادات کے لیے استعمال کرتے تھے۔ آج ہمارے معاشرے میں بھی بعض لوگ قرآنِ مجید کی آیات کو تعویذ گنڈے اور معمولی دنیاوی مفادات کے حصول کا ذریعہ بنا رہے ہیں اور قرآن کی آیات کو معمولی قیمت پر فروخت کیا جا رہا ہے۔ قرآن انسان کی ہدایت، اصلاح اور اللہ سے تعلق مضبوط کرنے کے لیے نازل ہوا ہے، اسے کاروبار یا لوگوں کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھانے کا ذریعہ نہیں بنانا چاہیے۔ انہوں نے زور دیا کہ قرآن سے صحیح استفادہ اسی وقت ممکن ہے جب ہم اس کی آیات کو سمجھیں، ان میں غور کریں اور اپنی زندگیوں کو ان کی تعلیمات کے مطابق ڈھالیں۔ بنی اسرائیل کی تاریخ ہمارے لیے محض ایک تاریخی واقعہ نہیں بلکہ ایک آئینہ ہے، جس میں آج کے مسلمان بھی اپنے اعمال اور رویوں کا جائزہ لے سکتے ہیں۔ قرآن کی ہدایات کو سمجھ کر عملی زندگی میں نافذ کرنا ضروری۔ درس کے دوران فلاح الدین فلاحی نے اس بات پر بھی زور دیا کہ قرآن کی تلاوت کے ساتھ اس کے مفہوم اور پیغام کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر، عہد کی پابندی، حق کی پیروی، تقویٰ اور دنیاوی مفادات پر دین کو ترجیح دینا وہ بنیادی اسباق ہیں جن کی آج کے مسلمانوں کو بھی شدید ضرورت ہے۔ پروگرام میں امیر الحق قاسمی، مشرف صاحب، لال محمد صاحب، حسنین صاحب سمیت دیگر افراد موجود تھے۔ شرکاء نے درسِ قرآن سے استفادہ کیا اور قرآنِ مجید کی تعلیمات کو اپنی عملی زندگی میں نافذ کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ قرآن مجید کی ہدایات کو سمجھنا اور انہیں اپنی عملی زندگی میں نافذ کرنا ہر مسلمان کی سب سے بڑی فکری اور اخلاقی ضرورت ہے۔ قرآن صرف ثواب کے لیے تلاوت کرنے کی کتاب نہیں، بلکہ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسان کو انفرادی اور اجتماعی سطح پر کامیابی کا راستہ دکھاتا ہے۔

قرآن مجید کو سینے میں محفوظ کرنا دنیا و آخرت کی عظیم سعادت

نئی دہلی: کل ہند حفظ وقرأت اکیڈمی، دہلی کے زیر اہتمام اتوار کو گرین فارم ہاؤس، راجا راجپور، نجیب آباد میں 11 واں عظیم الشان ”کل ہند مسابقہ حفظ القرآن الکریم“ نہایت شاندار اور پروقار انداز میں منعقد ہوا۔ مسابقے میں ملک کے مختلف علاقوں اور مدارس سے تعلق رکھنے والے درجنوں طلبہ وحفاظِ کرام نے شرکت کی۔ مسابقے میں شریک کم سن حفاظ نے پختگی، حسنِ قرأت اور تجوید کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کر کے حاضرین کو بے حد متاثر کیا۔ مسابقے میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم نے اپنی مسحور کن آواز اور بہترین تجوید سے خصوصی داد وتحسین حاصل کی۔ بچوں کی حوصلہ افزائی کے لیے نقد انعامات بھی تقسیم کیے گئے، جن میں اول انعام 31 ہزار روپے، دوم 21 ہزار روپے اور سوم 11 ہزار روپے شامل تھے۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی چودھری منور حسن، پریزیڈنٹ اقراء ویلفیئر ٹرسٹ نے شرکت کی اور طلبہ کی کارکردگی کو سراہا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ قرآن مجید کو سینے میں محفوظ کرنا دنیا و آخرت کی عظیم سعادت ہے۔ انہوں نے بالخصوص نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی۔ مسابقے کے انعقاد اور انتظامات میں مفتی محمد طارق قاسمی، ڈائریکٹر کل ہند حفظ و قرأت اکیڈمی، انجینئر محمد ثاقب قمر، ڈائریکٹر پاتھ فائنڈر ایجوکیشنل کنسلٹنسی، حضرت مولانا دانش قاسمی اور مولانا محمد کلیم نے اہم کردار ادا کیا۔ مفتی محمد طارق قاسمی نے کہا کہ مسابقے کا مقصد قرآنی تعلیمات کے فروغ کے ساتھ حفاظ کی صلاحیتوں کو اجاگر اور انہیں مزید نکھارنا ہے۔ انجینئر محمد ثاقب قمر نے طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ یہ بچے قوم کا روشن مستقبل ہیں اور دینی تعلیم کے ساتھ عصری علوم میں مہارت بھی وقت کی اہم ضرورت ہے۔ تقریب سے فخر القراء حضرت مولانا قاری محمد واصف عثمانی، مفتی قاری عبدالجبار قاسمی دیوبندی، قاضی عثمان، قاری محمد اویس، مولانا سلیم احمد قاسمی، مفتی قاری انتظام حسین، مفتی مولانا محمد منصور قاسمی، مفتی مولانا محمد اسجد رحمانی قاسمی، محمد یوسف، مولانا مفتی محمد ارشد اور حاجی تسلیم احمد سمیت متعدد علماء، دانشوران اور معززین نے خطاب کیا۔ بعد ازاں مفتی محمد طارق قاسمی نے تمام مہمانوں، شرکاء اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ تقریب کا اختتام ملک وملت کی ترقی، سلامتی اور امن وامان کے لیے خصوصی دعائے خیر کے ساتھ ہوا۔

رضا اکیڈمی کا منفرد اقدام، خانوادۂ اعلیٰ حضرت کی دو سو سالہ خدماتِ

افتاء کے موقع پر مفتیانِ کرام کو امام احمد رضا ایوارڈ سے نوازنے کا سلسلہ جاری

بہرائچ شریف: مجددِ اسلام، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خانوادۂ علم وفضل کی دو سو سالہ خدماتِ افتا کی تکمیل کے موقع پر خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے رضا اکیڈمی کی جانب سے ممتاز علماء ومفتیانِ کرام کو امام احمد رضا ایوارڈ سے نوازنے کا سلسلہ جاری ہے۔ اسی سلسلے میں اسیرِ مفتیِ اعظم، خلیفۂ تاج الشریعہ حضرت الحاج محمد سعید نوری صاحب، بانی وچیئرمین رضا اکیڈمی اور حضرت علامہ اعجاز احمد کشمیری صاحب، امام وخطیب بانڈی والی مسجد کی قیادت میں رضا اکیڈمی کا وفد دارالعلوم مسعودیہ مصباحیہ، سالار گنج، بہرائچ شریف پہنچا، جہاں علماء ومفتیانِ کرام کی موجودگی میں امام احمد رضا ہال میں حضرت علامہ محمد عارف رضا مصباحی پرنسپل دارالعلوم ھذا کی صدارت میں ممتاز مفتیانِ کرام کو امام احمد رضا ایوارڈ پیش کر کے ان کی علمی ودینی خدمات کا اعتراف کیا گیا۔ جن مفتیانِ کرام کو امام احمد رضا ایوارڈ سے نوازا گیا، ان میں مفتی محمد وارث علی جامعی، حضرت مفتی محمد سہیل اختر مصباحی، حضرت مفتی محمد مظفر علی صاحب قبلہ نوری، حضرت مفتی محمد شعیب رضا امجدی، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد سبطین رضا صاحب قبلہ نوری جامی، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد سلطان رضا صاحب قبلہ نوری، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اسلام خان صاحب قبلہ نوری مصباحی اور حضرت مولانا مفتی محمد خالد رضا صاحب قبلہ رجبی منظری شامل ہیں۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے قائدِ ملت حضرت الحاج محمد سعید نوری صاحب نے کہا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فقہِ اسلامی، علمِ حدیث، اصولِ فقہ اور دیگر علومِ دینیہ کے میدان میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ بالخصوص فتاویٰ رضویہ آپ کی فقہی بصیرت، علمی تحقیق اور استدلال کا عظیم شاہکار ہے، جس سے آج بھی علماء ومفتیانِ کرام استفادہ کر رہے

حج کمیٹی آف انڈیا کی تشکیل ۶ رسال سے نہیں ہوئی

اور اب 'دہلی اسٹیٹ حج کمیٹی' کی تشکیل نو پر بھی کوئی پیش رفت نہیں!

مرکز میں حکمراں طبقہ لاکھ 'سب کا ساتھ' کی باتیں کرے، لیکن عملی طور پر ایسا کچھ بھی دیکھنے کو نہیں ملتا۔ مرکز ہی نہیں، بی جے پی حکمراں ریاستوں میں بھی اقلیتی طبقہ کی صورت حال کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ کئی اقلیتی ادارے اس طرح معذور کر دیے گئے ہیں کہ ان کی بہتری کا کوئی راستہ بھی دکھائی نہیں دے رہا۔ سب سے فکر انگیز معاملہ 'حج کمیٹی آف انڈیا' کا ہے، جس کی 6 سالوں سے تشکیل ہی نہیں ہوئی ہے۔ یکے بعد دیگرے حج کے کئی سیزن گزر چکے ہیں اور اب 'حج 2027' کی سرگرمیاں اپنے عروج پر ہیں۔ 'حج کمیٹی آف انڈیا' کی تشکیل نہ ہونے سے فکر مند مسلم طبقہ کے سامنے اب 'دہلی حج کمیٹی' کا مسئلہ بھی کھڑا ہو گیا ہے۔ اس کمیٹی کی تشکیل بھی ہونی ہے، لیکن فی الحال اس کا کوئی راستہ دکھائی نہیں دے رہا۔ دہلی میں تو حج کمیٹی کے علاوہ کئی دوسرے اقلیتی ادارے بھی بغیر کمیٹی کے ایک طرح سے غیر فعال پڑے ہوئے ہیں۔ ان میں دہلی وقف بورڈ، دہلی اردو اکادمی اور غازی پور مرغا مچھلی منڈی قابل ذکر ہیں۔ پچھلے دنوں دہلی اقلیتی کمیشن کی تشکیل ضرور ہوئی، لیکن اس کا چیئرمین جین طبقہ کے ایک فرد کو بنایا گیا ہے۔ یہ پہلی بار ہے جب سب سے بڑے اقلیتی طبقہ، یعنی مسلمانوں میں سے کسی کو دہلی اقلیتی کمیشن کا چیئرمین نہیں بنایا گیا۔ حالانکہ کمیشن میں بطور رکن مسلم نام ضرور شامل ہیں۔ بہرحال، 'حج کمیٹی آف انڈیا' اور 'دہلی حج کمیٹی' کی تشکیل نو بہت ضروری ہے، کیونکہ اس کے بغیر عازمین حج کو کئی طرح کے مسائل کا سامنا ہے۔ 'حج کمیٹی آف انڈیا' کی بات کریں تو 2020 کے بعد سے ہی اس کی تشکیل نہیں ہوئی ہے۔

حیرت کی بات ہے کہ ایک میڈیا رپورٹ کے مطابق گزشتہ 6 سالوں میں سپریم کورٹ نے 3 مرتبہ مرکزی حکومت کو ہدایت جاری کر کمیٹی تشکیل دینے کو کہا، لیکن نتیجہ صفر رہا۔ ایک میڈیا رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ 2024 میں اُس وقت کے چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ، جسٹس جے بی پاردیوالا اور جسٹس منوج مشرا کی بنچ نے فریقین کی بحث سننے کے بعد اقلیتی امور کی وزارت کو سخت ہدایت جاری کرتے ہوئے 3 ماہ کے اندر حج کمیٹی آف انڈیا کی مکمل تشکیل اور افسران کی تقرری کا حکم دیا تھا۔ مسلم طبقہ کو امید تھی کہ حکم کی تعمیل ہوگی، لیکن مایوسی ہی ہاتھ لگی۔ اس معاملہ میں نہ ہی قانون کی نافرمانی کرنے والے افسران کی نشاندہی کی گئی، اور نہ ہی کسی ایماندارانہ کارروائی کی پیش رفت ہوئی۔ بتایا جاتا ہے کہ عدالت عظمیٰ نے مارچ 2024 میں مرکزی حکومت کو حلف نامہ داخل کرنے کے لیے کہا گیا تھا۔ جب یہ حلف نامہ داخل کیا گیا تو وزارت نے پوری طرح ٹال مٹول والا رویہ اختیار کیا اور ایک طرح سے عدالت کو گمراہ کر دیا۔ حلف نامہ میں لوک سبھا کے اسپیکر کو خط لکھنے کا ذکر تھا، لیکن کوئی نام نہیں بھیجا گیا۔ اس وقت راجیہ سبھا کے چیئرمین کو بھی اسی طرح خط بھیجا گیا اور راجیہ سبھا چیئرمین نے بھی کوئی نام نہیں بھیجا۔ حلف نامہ داخل کرنے کے بعد وزارت اقلیتی امور نے الیکشن کمیشن کو ایک خط لکھا جس میں کمیٹی کا الیکشن کرانے کی اجازت مانگی، لیکن اس خط کا جواب بھی عدالت میں پیش نہیں کیا گیا۔ گویا کہ معاملہ ٹلتا رہا اور ایک طرح سے مرکزی حکومت نے اس ادارہ پر مستقل غیر قانونی قبضہ ہی کر لیا ہے۔ اب بھی وزارت اقلیتی امور کے ذریعہ حج ایکٹ 2002 کے تحت کمیٹی تشکیل دینے کی کوئی سنجیدہ کوشش نظر نہیں آ رہی ہے۔ 'دہلی اسٹیٹ حج کمیٹی' کی بات کریں تو آخری بار اس کی تشکیل 6 جنوری 2023 کو ہوئی تھی۔ انتخاب کے بعد کوثر جہاں کمیٹی کی چیئر پرسن بنائی گئی تھیں اور اراکین میں سابق رکن پارلیمنٹ گوتم گمبھیر، سابق اراکین اسمبلی عبدالرحمن اور حاجی یونس، کونسلر نازیہ دانش اور محمد سعد شامل تھے۔ آگے چل کر جب دہلی اسمبلی انتخاب ہوا تو عبدالرحمن کو شکست ملی، جبکہ حاجی یونس کو پارٹی نے ٹکٹ ہی نہیں دیا۔ اس طرح دونوں کی رکنیت ختم ہو گئی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اسمبلی انتخاب میں فتحیاب ہو کر آئے مسلم اراکین اسمبلی عمران حسین، امانت اللہ خان، آل محمد اقبال اور چودھری زبیر احمد میں سے کسی کو کمیٹی کا رکن بھی نہیں بنایا گیا۔ بعد ازاں گوتم گمبھیر کو بھی لوک سبھا انتخاب میں ٹکٹ نہیں دیا گیا، یعنی ان کی بھی رکنیت آگے چل کر ختم ہو گئی۔ رواں سال 5 جنوری کو چیئر پرسن کوثر جہاں کی سربراہی والی 'دہلی اسٹیٹ حج کمیٹی' کی 3 سالہ مدت کار بھی ختم ہو گئی۔ حالانکہ دہلی حکومت نے گزٹ نوٹیفکیشن مجریہ 9 مارچ 2026 کے ذریعہ سابقہ حج کمیٹی کی مدت کار میں 6 ماہ توسیع کر دی۔

برکس کی ڈیجیٹل معیشت کیلئے بھارت کا 'تیسرا راستہ'

خود مختاری کے ساتھ عالمی رابطے پر زور

نئی دہلی: بھارت برکس کی ڈیجیٹل معیشت کے لیے ایک ایسا متبادل ماڈل آگے بڑھا رہا ہے جس میں ممالک کو اپنی ڈیجیٹل خودمختاری برقرار رکھتے ہوئے ایک دوسرے کے نظام سے منسلک ہونے کی سہولت حاصل ہو۔ نئی دہلی میں منعقدہ 2026 برکس سربراہی اجلاس کے اعلامیے میں ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر، مصنوعی ذہانت اور مختلف قومی ڈیجیٹل نظاموں کے درمیان باہمی رابطے کو ترقیاتی ایجنڈے کا اہم حصہ بنایا گیا ہے۔ اس تصور کا بنیادی اصول یہ ہے کہ برکس ممالک کے لیے ایک ہی مشترکہ ڈیجیٹل نظام یا ٹیکنالوجی اپنانا ضروری نہیں۔ اس کے بجائے ہر ملک اپنی شناخت، ادائیگی، ڈیٹا اور سرکاری خدمات کے نظام پر قومی کنٹرول برقرار رکھتے ہوئے انہیں مشترکہ معیارات کے ذریعے دوسرے ممالک کے نظام سے جوڑ سکتا ہے۔ بھارت کا اپنا ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر آدھار، یو پی آئی، ڈیجی لاکر اور رضامندی پر مبنی ڈیٹا شیئرنگ جیسے نظاموں پر مشتمل ہے۔ بھارت اب تک 24 ممالک کے ساتھ انڈیا اسٹیک اور ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر سے متعلق تعاون کے معاہدے کر چکا ہے۔ اس حکمت عملی کا مقصد تیار شدہ بھارتی نظام دوسرے ممالک پر مسلط کرنا نہیں بلکہ انہیں اپنی ضروریات کے مطابق ڈیجیٹل ڈھانچے تیار کرنے میں مدد دینا ہے۔ بھارت نے 2023 کی جی 20 صدارت کے دوران ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر کو عالمی ترقی کے ایک اہم ذریعے کے طور پر نمایاں کیا تھا۔ اب برکس کے ذریعے نئی دہلی اسی تصور کو گلوبل ساؤتھ میں زیادہ وسیع سطح پر آگے بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ ماڈل امریکہ اور چین کے درمیان بڑھتی ٹیکنالوجی مسابقت کے تناظر میں بھی اہم سمجھا جا رہا ہے۔ ابھرتی ہوئی معیشتوں کے لیے چیلنج یہ ہے کہ وہ غیر ملکی ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھائیں لیکن کسی ایک ملک، کمپنی یا ٹیکنالوجی نظام پر اس حد تک منحصر نہ ہوں کہ مستقبل میں ان کے پالیسی اختیارات محدود ہو جائیں۔ برکس کے مختلف سیاسی اور اقتصادی نظاموں کو دیکھتے ہوئے ایک مشترکہ ڈیجیٹل ریگولیٹر یا واحد ٹیکنالوجی پلیٹ فارم بنانا مشکل ہو سکتا ہے۔ بھارت کا پیش کردہ راستہ اس مسئلے کا حل باہمی رابطے میں دیکھتا ہے: قومی ڈیجیٹل نظام الگ رہیں، لیکن ایک دوسرے سے بات کر سکیں۔ نئی دہلی اعلامیے میں برکس ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر ریپوزٹری، پائلٹ منصوبوں، ڈیجیٹل برکس فورم اور ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر پر فوکس گروپ کی پیش رفت کا بھی خیر مقدم کیا گیا ہے۔ اس طرح بھارت ڈیجیٹل معیشت میں ایک ایسا 'تیسرا راستہ' پیش کر رہا ہے جو ٹیکنالوجی کے استعمال کو قومی خودمختاری، انتخاب اور باہمی تعاون کے ساتھ جوڑتا ہے۔

پنشن سکھیاں، ریٹائرمنٹ سیکیورٹی کو دیہی ہندوستان کی دہلیز تک لے جائیں گی

سس شراکت داری کے تحت پنشن سکھیاں قابل اعتماد کمیونٹی سطح کی سہولت کار کے طور پر کام کریں گی

نئی دہلی: دیہی کنبوں تک پنشن سے متعلق بیداری اور ریٹائرمنٹ کے بعد مالی تحفظ کو پہنچانے کی سمت ایک اہم قدم اٹھاتے ہوئے دیہی ترقی کے محکمہ (ڈی او آر ڈی) اور پنشن فنڈ ریگولیٹری اینڈ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (پی ایف آر ڈی اے) نے آج ایک مفاہمت نامے (ایم او یو) پر دستخط کیے۔ اس کا مقصد پورے دیہی ہندوستان میں 'پنشن سکھیوں' کے ذریعے کمیونٹی پر مبنی رسائی کا نظام قائم کرنا اور اسے تعاون فراہم کرنا ہے۔ اس مفاہمت نامے پر دیہی ترقی کے محکمے کے جوائنٹ سکریٹری جناب امیت شکلا اور پی ایف آر ڈی اے کی ایگزیکٹو ڈائریکٹر محترمہ سومیت کور کپور نے دیہی ترقی کے محکمے کے سکریٹری جناب روہت کنسل کی موجودگی میں دستخط کیے۔ اس شراکت داری کا مقصد دین دیال انتودیا یوجنا نیشنل رورل لائیولی ہڈس مشن (ڈی اے وائی۔ این آر ایل ایم) کے تحت قائم وسیع کمیونٹی ادارہ جاتی نیٹ ورک سے فائدہ اٹھانا ہے۔ اس میں بینکنگ کرسپانڈنٹ (بی سی) سکھیاں اور دیگر تربیت یافتہ کمیونٹی ریسورس کے افراد شامل ہیں، جو پنشن سے متعلق بیداری، مالی خواندگی، اندراج اور بعد کے اندراج میں معاونت فراہم کرنے کے لئے دیہی گھرانوں تک پہنچانے میں مدد کریں گے۔ مذکورہ پہل کے تحت خواتین کی قیادت والے اپنی مدد آپ گروپوں (ایس ایچ جیز) کے مضبوط ادارہ جاتی نظام سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پنشن کوریج سے متعلق بنیادی چیلنج سے نمٹنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس چیلنج میں ایسے گھرانوں تک رسائی شامل ہے جہاں باضابطہ مالی مشوروں اور ریٹائرمنٹ کی منصوبہ بندی سے متعلق خدمات تک رسائی محدود ہو سکتی ہے۔ اس شراکت داری کے تحت پنشن سکھیاں قابل اعتماد کمیونٹی سطح کی سہولت کار کے طور پر کام کریں گی اور خاص طور پر ایس ایچ جی اراکین، دیہی خواتین، لکھ پتی دیدیوں اور دیگر دیہی افراد تک رسائی حاصل کریں گی۔ وہ گھرانوں کو پنشن اور ریٹائرمنٹ کی منصوبہ بندی سے متعلق معلومات فراہم کرنے، اندراج میں سہولت فراہم کرنے اور پنشن سے متعلق خدمات کو سمجھنے میں مدد کریں گی۔ اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے دیہی ترقی کے محکمے کے سکریٹری جناب روہت کنسل نے کہا کہ ایس ایچ جی تحریک میں شامل دیہی گھرانوں میں بچت کے مخصوص طریقے، روزگار کے مختلف ادوار اور خطرات کی مختلف نوعیت پائی جاتی ہے، لہذا سماجی تحفظ کو پائیدار خوشحالی کے مشن کے وسیع تر مقصد کا ایک اہم حصہ بنانا ضروری ہے۔ جناب روہت کنسل نے زور دیتے ہوئے کہا کہ ''سماجی تحفظ صرف کمزوری اور خطرات سے تحفظ فراہم کرنے تک محدود نہیں ہے، بلکہ اس کا مقصد گھرانوں کو مسلسل معاشی ترقی کی راہ پر آگے بڑھنے کے لیے اعتماد اور مشکلات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت فراہم کرنا بھی ہے۔''

بھارت کے لیے سرکلر اکانومی کوئی نئی منزل نہیں ہے

بلکہ یہ قدیم دانش کو نئے نقطہ نظر سے دیکھنے کا ایک طریقہ ہے: بھوپیندر یادو

گاندھی نگر: مرکزی وزیر برائے ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی شری بھوپیندر یادو نے گجرات کے وزیر اعلیٰ شری بھوپیندر بھائی پٹیل کے ہمراہ آج گاندھی نگر میں ورلڈ سرکلر اکانومی فورم 2026 کا افتتاح کیا۔ یہ فورم 15 سے 18 ستمبر تک سرکلر اکانومی: عوام اور خوشحالی کی جانب منتقلی کے موضوع کے تحت منعقد کیا جا رہا ہے۔ افتتاحی اجلاس میں شرکت کرنے والی دیگر اہم شخصیات میں گجرات کے وزیر برائے جنگلات، ماحولیات اور موسمیاتی تبدیلی شری ارجن بھائی موڈھ وڈیا؛ گجرات کے وزیر مملکت برائے جنگلات، ماحولیات اور موسمیاتی تبدیلی شری پروین بھائی مالی؛ بھارت میں فن لینڈ کے سفیر جناب میکو کیویکونگی، نیدرلینڈز کی وزارت برائے اقتصادی امور و موسمیات میں ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل (سرکلر اکانومی) محترمہ ماریکے اسپانکربور اور سٹرا کے صدر جناب اٹی جیہ کالینن کے ساتھ ساتھ حکومتِ ہند اور حکومتِ گجرات کے اعلیٰ عہدیداران شامل تھے۔ اس موقع پر اپنے کلیدی خطاب میں شری بھوپیندر یادو نے کہا کہ بھارت کے لیے سرکلر اکانومی کوئی نئی منزل نہیں ہے؛ بلکہ یہ قدیم دانش کو نئے نقطہ نظر سے دیکھنے کا ایک طریقہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ دوبارہ استعمال، مرمت اور وسائل کا احترام کرنے کے اصول بھارت کے سماجی اور ثقافتی تانے بانے میں گہرائی سے پیوست ہیں۔ انہوں نے کہا، جسے ہم آج پالیسی کی زبان میں سرکلرٹی کہتے ہیں، وہ کبھی بھارتیوں کی روزمرہ زندگی میں محض ایک عام فہم بات تھی یعنی کسی چیز کو تبدیل کرنے سے پہلے اس کی مرمت کرنا، اسے ضائع کرنے سے پہلے دوبارہ استعمال میں لانا، اور اسے کوڑا بننے سے پہلے اس کی افادیت کو بحال کرنا۔ وزیر موصوف نے کہا کہ انتخاب ترقی اور ماحولیات کے درمیان نہیں ہے، بلکہ یہ ترقی کو خود وسائل کے اعتبار سے زیادہ موثر، لچکدار اور پائیدار بنانے کا ایک موقع ہے۔ انہوں نے کہا، 'سرکلر اکانومی کا حقیقی معیار یہ نہیں ہوگا کہ ہم کتنا فضلہ ری سائیکل کرتے ہیں، بلکہ یہ ہوگا کہ ہم کتنی کم قدر کو ضائع ہونے دیتے ہیں۔'' انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ سرکولر اکانومی کانفرنس 2026 ایک ایسے مستقبل کے لیے شراکت داریاں اور حل تلاش کرے گا جو سرکلر اصولوں پر مبنی ہو۔ شری یادو نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ وزیر اعظم شری نریندر مودی کی قیادت میں، بھارت نے ریگولیٹری اصلاحات اور ڈیجیٹل تعیلی نظاموں کے ذریعے سرکلر اکانومی کی جانب پیش قدمی کی ہے۔ ان اقدامات میں شعبہ جاتی فضلہ کے انتظام کے قوانین کو مضبوط بنانا اور ایکسٹینڈڈ پروڈیوسر ریسپانسبلٹی یعنی پروڈیوسر کی توسیعی ذمہ داری کا نظام متعارف کرانا شامل ہے۔

جاپان کی ہوریبا چپ کا ہندوستان کی آمدنی کو دوگنا کرنے کا منصوبہ

جاپانی ساز و سامان کی بڑی کمپنی ہوریبا نے پیر کو کہا کہ وہ اگلے پانچ سالوں میں اپنی ہندوستانی آمدنی کو دوگنا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے

نئی دہلی: جاپانی ساز و سامان کی بڑی کمپنی ہوریبا نے پیر کو کہا کہ وہ اگلے پانچ سالوں میں اپنی ہندوستانی آمدنی کو دوگنا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور ملک کے سیمی کنڈکٹر سیکٹر کے پختہ ہونے پر چپ بنانے والوں کے ساتھ مشغول ہونے کی کوشش کرتی ہے۔ کمپنی فی الحال تین شعبوں میں پھیلے ہوئے ہندوستانی کاروبار سے سالانہ ٹرن اوور میں تقریباً 15 بلین ین (تقریباً 927 کروڑ روپے) پیدا کرتی ہے: توانائی اور ماحولیات؛ جیو اور صحت کی دیکھ بھال؛ اور مواد اور سیمی کنڈکٹرز۔ کمپنی، جو کہ سیمی کنڈکٹر مینوفیکچرنگ میں استعمال ہونے والے ماس فلو کنٹرولرز کے لیے عالمی مارکیٹ کا تقریباً 60× کنٹرول کرتی ہے، بھارت میں ٹاٹا اور فوکس کونیکسی کھلاڑیوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ کمپنی کیا گیزیکیٹیو ڈائریکٹر ڈین ہوریبا نے کہا ہم ماحولیاتی نظام کے پختہ ہونے کے ساتھ پروڈکٹس کو متعارف کرانے کے لیے تیار ہیں۔ ہمارا کاروبار بڑھے گا کیونکہ ملک میں مزید فیبس کی بنیاد قائم ہوگی۔ ایک ایم ایف سی ایک انتہائی درست، کمپیوٹرائزڈ ٹونی کے طور پر کام کرتا ہے جو چپ بنانے والے چیمبر میں داخل کی جانے والی کیمیائی گیسوں کی صحیح مقدار کو کنٹرول کرتا ہے، جس میں ان کی زیادہ تر اپیلی کیشنز کے لیے اسٹچنگ اور ڈپازیشن اکاؤنٹنگ ہوتی ہے۔ ہوریبا بھی اپنے سیمی کنڈکٹر پلیٹ کو اپنے قائم کردہ ایم ایف سیکاروبار سے آگے بڑھانے کے لیے کوشاں ہے، کمپنی سیمی کنڈکٹر مارکیٹ کے لیے معائنہ مصنوعات کا ایک پورٹ فولیو تیار کر رہی ہے۔ راجیو گوتم، سینئر کارپوریٹ آفیسر، نے بتایا کہ معائنہ گروپ کے لیے نسبتاً ایک نیا کاروبار کا موقع ہے، جو پہلے سے ہی دیگر مخصوص پروسیس کنٹرول آلات جیسے واپور ائزرز اور پریشر سینسر فراہم کرتا ہے۔ ہوریبا نے اس سال کے شروع میں پرسٹائن ڈیپ ٹیک حاصل کیا، ایک کاروبار جس پر مصنوعات کی ترقی اور انجینئر ڈ ڈائمنڈ کی ترقی کے اردگرد جدید آر اینڈ ڈی پر توجہ مرکوز کی گئی تھی۔ جبکہ ٹیکنالوجی آر اینڈ ڈی کے مرحلے پر ہے، ہوریبا نے کہا کہ یہ حصول لیب سے تیار کردہ ہیرے اور سیمی کنڈکٹر دونوں بازاروں میں اس کے عزائم کی حمایت کر سکتا ہے۔ ایگزیکٹو نے کہا کہ گھریلو طلب بڑھنے کے ساتھ ہی ہندوستان میں سپلائی چین کی تعمیر ایک اہم بات بن جائے گی۔ کمپنی نے اب تک ملک میں تقریباً 10 بلین ین (تقریباً 618 کروڑ روپے) کی سرمایہ کاری کی ہے۔

بھارت کی برآمدات میں ۲۶ رفیصد اضافہ

ماہانہ سطح پر ریکارڈ بلند ی۔ تجارتی خسارے میں کمی

نئی دہلی: کامرس سیکریٹری راجیش اگروال نے منگل کو بتایا کہ اگست میں بھارت کی اشیاء کی برآمدات سال بہ سال بنیادوں پر 26.1 فیصد اضافے کے ساتھ 43.81 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جو اس مہینے کے لیے اب تک کی سب سے زیادہ برآمدی مالیت ہے۔ اس کے ساتھ ہی تجارتی خسارہ معمولی کمی کے بعد 27.22 ارب ڈالر (گزشتہ سال کی اسی مدت) سے کم ہو کر 26.86 ارب ڈالر رہ گیا۔ اگست میں درآمدات کا حجم تقریباً 70.67 ارب ڈالر رہا، جو جولائی کے 76.22 ارب ڈالر کے مقابلے میں کم ہے۔ اشیاء کی برآمدات بھی جولائی کے 44.24 ارب ڈالر کے مقابلے میں کچھ کم ہوئیں، لیکن گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں نمایاں طور پر زیادہ رہیں۔ اگروال نے کہا کہ حالیہ مہینوں میں برآمدات کی مضبوط رفتار برقرار ہے، اور مالی سال 27 کے پہلے پانچ مہینوں میں اشیاء کی برآمدات میں 17.85 فیصد نمو ریکارڈ کی گئی۔ اس عرصے کے دوران مجموعی برآمدات میں 15.55 فیصد اضافہ ہوا۔ کامرس کی وزارت کا تخمینہ ہے کہ اگست میں اشیاء کی برآمدات میں 25.41 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ سال بہ سال بنیادوں پر اس میں 12،26 فیصد نمو دیکھی گئی۔ برآمدی منڈیوں میں تنوع تازہ ترین تجارتی اعداد و شمار کی ایک اہم خصوصیت مختلف منڈیوں میں بھارت کی برآمدات میں وسیع پیمانے پر پھیلاؤ ہے۔ چین، سنگاپور، جرمنی، جنوبی افریقہ، ملائیشیا، تنزانیہ، ہانگ کانگ، آسٹریلیا، انڈونیشیا اور سری لنکا سمیت کئی ممالک کو برآمدات میں اضافہ ہوا ہے، جو بھارت کی برآمدی مصنوعات کے تنوع میں اضافے کی نشاندہی کرتا ہے۔ مالی سال کے پہلے پانچ مہینوں میں برکس ممالک کو برآمدات میں 13.3 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ اسی عرصے کے دوران چین کو برآمدات میں 38.71 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ امریکہ کو بھیجی جانے والی برآمدات میں 6.17 فیصد اور یورپی یونین کو برآمدات میں 3.84 فیصد اضافہ ہوا۔ وزارت نے بتایا کہ 168 اہم اشیاء میں سے 68 کی برآمدات میں مالیت اور حجم دونوں لحاظ سے اضافہ ہوا، جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ یہ بہتری وسیع بنیادوں پر ہے نہ کہ صرف چند مخصوص زمروں تک محدود۔

نوجوان نسلوں کو قوم کو ترجیح دینی چاہیے: وزیر خزانہ سیتارمن

چنئی: مرکزی وزیر نرملا سیتارمن نے منگل کے روز جنریشن زی اور جنریشن الفا کی نسلوں سے اپیل کی کہ وہ قیادت سنبھالیں اور ذمہ داری کا بوجھ اٹھائیں۔ انہوں نے نوجوان گریجویٹس پر زور دیا کہ وہ قوم کو ترجیح دیں اور یہ پوچھنے کے بجائے کہ ملک نے ان کے لیے کیا کیا ہے، یہ سوچیں کہ وہ ملک کے لیے کیا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ یہاں ڈاکٹر ایم جی آر ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی 36 ویں کانووکیشن تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے کہا کہ ملک نوجوانوں کے خیالات اور امنگوں کو سننے کے لیے تیار ہے، لیکن انہوں نے نوجوانوں سے پرزور اپیل کی کہ وہ ذمہ داری اور شہری فرائض کے گہرے احساس کے ساتھ آگے آئیں۔ سیتارمن نے کہا، چاہے آپ خود کو جنریشن زی کہیں یا جنریشن الفا، ہم سب آپ کی بات سننے کے لیے تیار ہیں۔ لیکن آپ کو اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ آپ کے اردگرد کیا ہو رہا ہے، آپ کا کردار کیا ہے، اور آپ کے ذریعے ملک کے لیے کیا حاصل کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے اس مشہور جذبے کا اعادہ کیا کہ انسان کو یہ سوچنا چاہیے کہ وہ اپنے ملک کے لیے کیا کر سکتا ہے۔ انہوں نے فارغ التحصیل طلباء پر زور دیا کہ وہ اپنے اپنے شعبوں میں قیادت سنبھالیں اور قومی مفاد پر کبھی سمجھوتہ نہ کریں۔ انہوں نے کہا، قیادت سنبھالیں۔ آپ کو قیادت کرنی چاہیے اور ملک کو ترجیح دینی چاہیے۔ صرف اسی صورت میں جب ملک محفوظ اور مضبوط رہے گا، ہمارے پاس رہنے کے لیے گھر ہوگا۔ ہمیں کبھی بھی اپنے ملک سے دستبردار نہیں ہونا چاہیے۔ انہوں نے دنیا بھر میں جاری تنازعات کی طرف اشارہ کیا جہاں شہریوں کو اپنے وطن سے بے گھر ہونا پڑا ہے۔

بھارتی بحریہ کے سربراہ کی نیوزی لینڈ کے ہم منصب سے ملاقات

ویلنگٹن: بھارتی بحریہ کے سربراہ ایڈمرل کرشنا سوامی ناتھن نے پیر کے روز نیوزی لینڈ کا دورہ کیا تاکہ بحری تعاون کو مضبوط بنایا جا سکے اور بھارتی بحریہ اور رائل نیوزی لینڈ نیوی کے درمیان پیشہ ورانہ اور آپریشنل روابط کو فروغ دیا جا سکے۔ دورے کے دوران، ایڈمرل کرشنا سوامی ناتھن نے رائل نیوزی لینڈ نیوی کے سربراہ ریئر ایڈمرل گیرن گولڈنگ کے ساتھ اہم بات چیت کی۔ بھارت اور نیوزی لینڈ کے درمیان بحری سلامتی کے تعاون کے معاہدے کو بنیاد بناتے ہوئے، دونوں سربراہان نے دونوں بحری افواج کے درمیان شراکت داری کو بڑھانے، آپریشنل روابط کو فروغ دینے (بشمول 2027 میں پہلی دوطرفہ بحری مشق) اور بحری معلومات کے بہتر تبادلے کو یقینی بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ یہ دورہ بھارت اور نیوزی لینڈ کے درمیان دیرینہ بحری شراکت داری کو اجاگر کرتا ہے اور بحری تعاون کو مضبوط بنانے اور آپریشنل روابط کو فروغ دینے کے حوالے سے بھارتی بحریہ اور رائل نیوزی لینڈ نیوی کے مشترکہ عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ رابطہ بھارت کے مہاساگر کے وژن اور خطے میں بحری شراکت داری کو مضبوط بنانے کے بھارت کے عزم سے ہم آہنگ ہے۔

بھارت۔ جنوبی کوریا نے

دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا

سیول: جنوبی کوریا میں ہندوستان کے سفیر گورنگلال داس نے منگل کو قومی اسمبلی میں جنوبی کوریا۔ ہندوستان پارلیمانی دوستی گروپ کے ارکان کے ساتھ میٹنگ کی جس میں پارلیمانی، ثقافتی اور عوام کے درمیان تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات کے بعد، جنوبی کوریا میں ہندوستانی سفارت خانے نے ایکس پر لکھا، بھارت۔ آر او کے پارلیمانی تعلقات کو مضبوط بنانا۔ سفیر نے قومی اسمبلی میں آر او کے۔ انڈیا پارلیمانی فرینڈ شپ گروپ کے ممبران سے ملاقات کی، جن میں چیئر پرسن یون ہو جنگ، وائس چیئر پرسن مون جیونگ بوگ اور یون ینگ سیوک اور سابق ممبران کم جونگ سے ملاقات کی۔ دونوں ممالک کے درمیان پارلیمانی، ثقافتی اور عوام کے درمیان تعلقات کو مزید مضبوط بنائیں۔ 9 ستمبر کو، گورنگلال داس نے پوہانگ سٹی کے میئر پارک یونگ سن سے ملاقات کی اور صنعت میں تعاون کو آگے بڑھانے، تعلیمی اور ثقافتی تبادلوں کو گہرا کرنے، اور سیاحتی تعلقات کو وسعت دینے پر تبادلہ خیال کیا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، جنوبی کوریا میں ہندوستانی سفارت خانے نے لکھا، سفیر نے پوہانگ شہر کے میئر مسٹر پارک یونگ سن سے ملاقات کی اور صنعت میں تعاون کو آگے بڑھانے، تعلیمی اور ثقافتی تبادلوں کو گہرا کرنے، اور سیاحتی تعلقات کو وسعت دینے پر تبادلہ خیال کیا۔ یہ ملاقات ہندوستان اور پوہانگ شہر کے درمیان دیرینہ اقتصادی تعلقات کو مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ ہمارے خصوصی شراکت داروں کو مضبوط بنانے کے لیے تیار ہے۔

ہندوستان میں خشک سالی کا بحران، گرم ہوتی آب و ہوا

اکھی لیش یادو سے آر روشن بیگ کی اہم ملاقات، اتر پردیش کی سیاسی صورتحال پر تفصیلی تبادلہ خیال

لکھنؤ: کرناٹک کے سابق وزیر اور سینئر سیاسی رہنما آر روشن بیگ نے اتر پردیش کے دورے کے دوران مختلف مذہبی، سیاسی اور سماجی شخصیات سے ملاقاتیں کیں اور ریاست کی موجودہ سیاسی و سماجی صورتحال کا جائزہ لیا۔ اپنے دورے کے دوران انہوں نے دیوہ شریف اور مجگاواں شریف سمیت مختلف مقدس مقامات پر حاضری دے کر عقیدت کا اظہار کیا۔ آر روشن بیگ نے دیوہ شریف میں حضرت حاجی وارث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر حاضری دی اور فاتحہ خوانی کی، جبکہ مجگاواں شریف میں حضرت مخدوم شیخ سارنگ چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر بھی حاضری دے کر عقیدت پیش کی۔ اس موقع پر انہوں نے ملک میں امن، بھائی چارے، سماجی ہم آہنگی اور عوام کی خوشحالی کے لیے دعا کی۔ دورے کے دوران آر روشن بیگ نے اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اور سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو سے بھی ملاقات کی۔ ملاقات میں ریاست کی موجودہ سیاسی صورتحال، بڑھتے ہوئے فرقہ وارانہ ماحول کے خدشات، عوامی مسائل اور حالاتِ حاضرہ سے متعلق مختلف امور پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ ذرائع کے مطابق ملاقات میں سہارنپور کے مسجد سے متعلق معاملے پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس کے علاوہ ریاست میں مختلف طبقات کے درمیان پیدا ہونے والی بے چینی، امن و امان کی صورتحال اور سماجی ہم آہنگی کو برقرار رکھنے سے متعلق امور بھی زیر بحث آئے۔ دونوں رہنماؤں نے موجودہ حالات کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیتے ہوئے عوامی توقعات اور مختلف طبقات کے سیاسی رجحانات پر تبادلہ خیال کیا۔ خاص طور پر مسلمانوں کی توقعات، سیاسی ترجیحات اور انہیں درپیش خدشات کے علاوہ ریاست میں ان کے سماجی، تعلیمی اور سیاسی مسائل بھی گفتگو کا حصہ رہے۔ آر روشن بیگ نے اپنے دورۂ اتر پردیش کے دوران سینئر صحافیوں اور دانشوروں سے بھی ملاقاتیں کیں۔ ان ملاقاتوں میں ریاست کے موجودہ حالات، سیاسی تبدیلیوں، سماجی مسائل اور ملک میں رونما ہونے والی اہم پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ صحافتی اور دانشورانہ حلقوں کے ساتھ بات چیت میں عوامی مسائل کو وسیع تناظر میں سمجھنے اور مختلف نقطہ نظر جاننے پر بھی توجہ رہی۔ سیاسی مبصرین کے مطابق اتر پردیش میں اسمبلی انتخابات سے قبل سیاسی سرگرمیوں میں بتدریج تیزی آ

آنجہانی ڈوتا کے نام پر نعرے
رونالڈو نے مداحوں پر تاحیات پابندی کا مطالبہ کیا

فٹبال کے میدان میں حریف ٹیم کے مداحوں کی جانب سے آنجہانی فٹبالر دیوگوڑوتا کا نام لے کر رودبن نیویس کو مشتعل کرنے کی کوشش پر کرسٹیانو رونالڈو شدید برہم ہوگئے۔ رونالڈو نے سعودی پرو لیگ سے ایسے مداحوں کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے انہیں اسٹیڈیم میں داخلے سے تاحیات روکنے کا مطالبہ کیا ہے۔ کرسٹیانو رونالڈو نے سعودی پرو لیگ سے مطالبہ کیا ہے کہ رودبن نیویس کو ان کے آنجہانی سابق ساتھی اور قریبی دوست دیوگوڑوتا کا نام لے کر طعنے دینے والے مداحوں پر تاحیات پابندی عائد کی جائے۔ سوشل میڈیا پر شیئر کی گئی ایک ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ ال تعاون کے حامی، ال ہلال کے مڈفیلڈر رودبن نیویس کو مشتعل کرنے کے لیے بار بار ''ڈوتا، ڈوتا، ڈوتا'' کے نعرے لگا رہے تھے۔ اس دوران نیویس نے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور پھر اپنی آنکھوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے گویا مداحوں کو یہ پیغام دیا کہ ''خدا دیکھ رہا ہے۔'' میچ کے بعد جب نیویس سے ان نعروں کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: ''مجھے امید ہے کہ وہ بعد میں نماز پڑھنے نہیں جائیں گے۔'' ال ہلال نے یہ مقابلہ شاندار انداز میں ۶۔صفر سے جیتا۔ سعودی عرب کے فٹبال منصوبے کا نمایاں چہرہ سمجھے جانے والے کرسٹیانو رونالڈو نے بھی انسٹاگرام پر ان مداحوں کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا جنہوں نے نیویس کو مرحوم دوست کا نام لے کر طعنے دیئے۔ انہوں نے سعودی پرو لیگ سے کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے لکھا: ''لیگ کو اس طرح کے مداحوں کے رویے کے خلاف کارروائی کرنی چاہیے اور انہیں سزا دینی چاہیے۔ یہ اب فٹبال نہیں رہا، اس کی کچھ حدود ہونی چاہئیں۔ جو لوگ اس طرح کا رویہ اختیار کرتے ہیں، انہیں دوبارہ کبھی اسٹیڈیم میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دینی چاہیے۔'' لیورپول کے سابق فارورڈ دیوگوڑوتا جولائی ۲۰۲۵ء میں ایک المناک کارحادثے میں اپنے بھائی آندرے سلوا کے ہمراہ انتقال کر گئے تھے، جس پر دنیا بھر کے فٹبال حلقوں نے گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا تھا۔ رونالڈو نے ورلڈ کپ میں ژوتا کو خراج عقیدت پیش کرنے میں بھی نمایاں کردار ادا کیا تھا۔ کروشیا کے خلاف راؤنڈ آف ۳۲ کی فتح کے بعد انہوں نے پرتگال کی ایسی شرٹ پہن کر خراج عقیدت پیش کیا تھا جس پر نمبر ۲۱ درج تھا، جو ژوتا کا سابق قومی ٹیم نمبر تھا۔

عمران خان کی حمایت میں آئے ۷ سابق آسٹریلیائی کپتان، وزیر خارجہ پینی وونگ کو لکھا خط

آسٹریلیا کے 7 سابق کپتانوں نے اپنے ملک کی وزیر خارجہ پینی وونگ کو ایک خط لکھا ہے، جس پر ایلن بارڈر، گریگ چیپل، ایان چیپل، بیلنڈا اکلارک، کم ہیوز، مارک ٹیلر اور اسٹیو وا کے دستخط ہیں

پاکستان کے سابق کپتان اور سابق وزیر اعظم عمران خان کی حمایت میں اب آسٹریلیا کے سابق کرکٹرز بھی آگئے ہیں۔ آسٹریلیا کے 7 سابق کپتانوں نے پاکستان میں قید عمران خان کے علاج، اہل خانہ سے ملاقات اور قانونی مشیروں تک رسائی کے معاملے پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ان سابق کپتانوں نے آسٹریلیا کی وزیر خارجہ پینی وونگ کو خط لکھ کر انسانی بنیادوں پر اس معاملے میں مداخلت کی اپیل کی ہے۔ اس خط پر آسٹریلیا کے سابق کپتان ایلن بارڈر، گریگ چیپل، ایان چیپل، بیلنڈا اکلارک، کم ہیوز، مارک ٹیلر اور اسٹیو وا کے دستخط ہیں۔ سابق آسٹریلوی کپتانوں نے اپنی اپیل میں واضح کیا ہے کہ ان کا مقصد عمران خان کے خلاف جاری قانونی یا سیاسی معاملات پر کوئی رائے دینا نہیں ہے۔ ان کی توجہ صرف ایک قیدی کے طور پر عمران خان کے ساتھ ہونے والے سلوک اور ان کی بنیادی انسانی ضروریات پر ہے۔ ان تجربہ کار کرکٹرز نے عمران خان کی صحت، انہیں ملنے والی طبی سہولیات، اہل خانہ سے رابطے اور قانونی مشورہ حاصل کرنے تک رسائی کے حوالے سے تشویش ظاہر کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ معاملہ کسی شخص کے سیاسی نظریے یا عہدے سے بڑھ کر انسانی وقار سے جڑا ہوا ہے۔ واضح رہے کہ 73 سالہ عمران خان 2023 سے راولپنڈی کی اڈیالہ جیل میں بند ہیں۔ بدعنوانی کے معاملات میں مجرم قرار دیے جانے کے بعد ان کی طویل قید اور صحت کے حوالے سے مسلسل سوال اٹھتے رہے ہیں۔ عمران خان کے اہل خانہ کی جانب سے بھی کئی بار ان کی صحت اور طبی سہولیات کے حوالے سے تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ ان کے بیٹے اور بہنیں مسلسل یہ معاملہ اٹھاتے رہے ہیں کہ انہیں مناسب طبی نگہداشت نہیں مل رہی اور اہل خانہ اور قانونی ٹیم سے رابطے پر بھی پابندیاں عائد ہیں۔ آسٹریلیا کے سابق کپتانوں کی تازہ اپیل نے اسی تشویش کو بین الاقوامی کرکٹ کے حلقوں میں ایک بار پھر نمایاں کر دیا ہے۔ یہ پہلی بار نہیں ہے جب کرکٹ کی دنیا کے سابق عظیم کھلاڑیوں نے عمران خان کے معاملے میں آواز اٹھائی ہو۔ 23 اگست کو دنیا کے 22 سابق کرکٹ کپتانوں نے پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف کو خط لکھ کر عمران خان کے بہتر علاج کا مطالبہ کیا تھا۔ اس اپیل میں پاکستان کی سپریم کورٹ کے حکم کے تحت ایک میڈیکل بورڈ کو عمران خان کا آزادانہ اور مکمل طبی معائنہ کرنے کی اجازت دینے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ ساتھ ہی اہل خانہ سے ہفتہ وار ملاقات کا انتظام بحال کرنے اور طبی معائنے میں تجویز کردہ علاج کو بغیر تاخیر نافذ کرنے کی اپیل کی گئی تھی۔ اس سے قبل فروری میں بھی 14 سابق بین الاقوامی کپتانوں نے عمران خان کی حمایت میں خط لکھا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ عمران خان کی حمایت میں صرف آسٹریلوی کرکٹرز ہی نہیں بلکہ پاکستان کے کئی سابق کرکٹرز بھی آواز اٹھا چکے ہیں۔ جاوید میاں داد، وسیم اکرم اور معین خان جیسے سابق پاکستانی کرکٹرز بھی عمران خان کی صورتحال کے حوالے سے تشویش کا اظہار کر چکے ہیں۔ آسٹریلیا کے موجودہ کپتان پیٹ کمنز بھی پہلے کہہ چکے ہیں کہ عمران خان کے ساتھ باعزت طریقے سے پیش آنا چاہیے۔ ویسٹ انڈیز کے عظیم بلے باز برائن لارا بھی حال ہی میں اس معاملے پر اپنی رائے کا اظہار کر چکے ہیں۔ انہوں نے عمران خان کی موجودہ صورتحال پر حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا تھا کہ جو شخص کبھی پاکستان کے لیے امید اور تحریک کا ذریعہ تھا، آج وہ ایسی صورتحال میں ہے جہاں اس کے ساتھ ہمدردی اور احترام کے ساتھ پیش آنے کے حوالے سے سوال اٹھ رہے ہیں۔ پاکستان کے سابق وزیر اعظم عمران خان کی صحت اور آزادانہ طبی معائنے کا معاملہ ایک بار پھر عدالتی توجہ کا مرکز بن گیا ہے، جہاں وفاقی آئینی عدالت ان کے علاج سے متعلق کیس کا جائزہ لے کر فیصلہ کرے گی۔ عمران خان اگست 2023 سے اڈیالہ جیل میں قید ہیں۔ ان کی صحت کے بارے میں خدشات ایسے وقت میں بڑھ گئے ہیں جب ان کی جماعت پاکستان تحریک انصاف کے خلاف جنوبی پنجاب میں کارروائی جاری ہے۔ چھ اضلاع سے پی ٹی آئی کے 50 سے زائد کارکنوں اور عہدیداروں کو حراست میں لیا گیا ہے جبکہ جماعت نے 27 ستمبر کو ایک ریلی کا اعلان کر رکھا ہے۔ عمران خان کی بہن علیمہ خان نے ان کی صحت کے حوالے سے سنگین خدشات ظاہر کیے ہیں۔ گزشتہ ماہ سپریم کورٹ نے عمران خان کو آزادانہ طبی معائنے کے لیے شفا انٹرنیشنل اسپتال منتقل کرنے اور ان کے ذاتی معالج ڈاکٹر فیصل سلطان کی موجودگی میں علاج کرانے کا حکم دیا تھا۔ تاہم دو روز بعد انہیں سرکاری پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز منتقل کیا گیا، جہاں انہیں طبی طور پر فٹ قرار دیا گیا۔ معاملہ اب وفاقی آئینی عدالت کے سامنے ہے۔

زمبابوے کے برینڈن ٹیلر نے توڑا سچن رمیش تندولکر کا ریکارڈ

سب سے طویل عرصے تک ون ڈے کرکٹ کھیلنے والے کھلاڑی بن گئے

برینڈن ٹیلر 2004 میں اپنے ڈیبیو کے بعد سے 22 سال اور 146 دن تک ون ڈے کرکٹ کھیلنے والے کھلاڑی بن گئے ہیں، جو ایک نیا ریکارڈ ہے۔ انہوں نے سچن کے 22 سال اور 91 دن کے طویل ون ڈے کیریئر کا ریکارڈ توڑ دیا۔ زمبابوے اور آسٹریلیا کے درمیان ہرارے اسپورٹس کلب کے میدان پر پہلا ون ڈے میچ کھیلا جا رہا ہے۔ پہلے ون ڈے میچ میں آسٹریلیا نے زمبابوے کے خلاف ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس میچ میں میدان پر اترتے ہی زمبابوے کے وکٹ کیپر بلے باز برینڈن ٹیلر نے سچن تندولکر کے سب سے طویل ون ڈے کیریئر کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ ٹیلر نے ریٹائرمنٹ اور آئی سی سی کی جانب سے ساڑھے تین سال کی معطلی کے بعد 2025 میں بین الاقوامی کرکٹ میں واپسی کی تھی۔ اب وہ 2004 میں اپنے ڈیبیو کے بعد سے 22 سال اور 146 دن تک ون ڈے کرکٹ کھیلنے والے کھلاڑی بن گئے ہیں، جو ایک نیا ریکارڈ ہے۔ برینڈن ٹیلر نے ہندوستان کے عظیم بلے باز سچن تندولکر کا ریکارڈ توڑ دیا، جن کا 1989 سے 2012 تک 22 سال اور 91 دن کا شاندار ون ڈے کیریئر رہا۔ اب ٹیلر سب سے طویل عرصے تک ون ڈے کرکٹ کھیلنے والے کھلاڑی بن گئے ہیں۔ ان کا شمار زمبابوے کے سب سے کامیاب بلے بازوں میں ہوتا ہے۔ اپنے ون ڈے کیریئر میں ٹیلر اب تک 205 اننگز میں 6704 رنز بنا چکے ہیں۔ وہ زمبابوے کی جانب سے دوسرے سب سے زیادہ رنز بنانے والے بلے باز ہیں۔ اس فہرست میں ان سے آگے صرف اینڈی فلاور ہیں، جنہوں نے 208 اننگز میں 6786 رنز بنائے ہیں۔ وکٹ کیپر بلے باز ٹیلر نے اپنے کیریئر میں تینوں فارمیٹس میں زمبابوے کی کپتانی بھی کی ہے۔ انہوں نے 2015 کے ون ڈے ورلڈ کپ میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا اور 2 سنچریاں بنائی تھیں۔ ان میں سے ایک سنچری انہوں نے ہندوستان کے خلاف بنائی تھی۔ 2015 کے ورلڈ کپ میں ہندوستان کے خلاف میچ کے بعد برینڈن ٹیلر نے بین الاقوامی کرکٹ سے ریٹائرمنٹ لے لی تھی۔ اس کے بعد انہوں نے انگلینڈ کے کاؤنٹی کلب ناٹنگھم شائر کے ساتھ 3 سال کا 'کولپیک' معاہدہ کیا۔ حالانکہ وہ یہ معاہدہ مکمل نہیں کر سکے اور اپنے آخری سیزن کے دوران ہی کلب چھوڑ دیا۔ اس کے بعد 2 سال سے زیادہ عرصے تک کرکٹ سے دور رہنے کے بعد ٹیلر نے دوبارہ زمبابوے کی ٹیم میں واپسی کی اور بین الاقوامی کرکٹ کھیلنے لگے۔ ٹائمز آف انڈیا کی رپورٹ کے مطابق، برینڈن ٹیلر کا ون ڈے کیریئر اب 22 سال اور 4 ماہ پر محیط ہو چکا ہے، جبکہ سچن تندولکر کا ون ڈے کیریئر 22 سال اور 3 ماہ تک رہا تھا۔ ٹیلر نے اپنے بین الاقوامی ون ڈے کیریئر کا آغاز اپریل 2004 میں سری لنکا کے خلاف کیا تھا۔ سچن تندولکر نے 1989 سے 2012 تک ون ڈے کرکٹ کھیلی اور وہ طویل عرصے تک اس فارمیٹ میں سب سے طویل کیریئر رکھنے والے کھلاڑی رہے، جسے اب ٹیلر نے پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

میسی کا شاندار گول بھی انٹر میامی کو نیش وِل کے خلاف فتح نہ دلا سکا

لیونل میسی نے ایک بار پھر اپنی غیر معمولی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے شاندار گول اسکور کیا

ارجنٹائن کے عالمی شہرت یافتہ فٹبالر لیونل میسی نے ایک بار پھر اپنی غیر معمولی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے شاندار گول اسکور کیا، لیکن ان کی ٹیم انٹر میامی نیش وِل ایس سی کے خلاف کامیابی حاصل نہ کر سکی اور میچ ۲۔۲ کی برابری پر ختم ہوا۔ مشرقی علاقہ کی ٹاپ ٹیموں کے درمیان کھیلے گئے اس سنسنی خیز میجر لیگ ساکر (ایم ایل ایس) مقابلے میں نیش وِل نے انجری ٹائم میں گول کر کے میامی کی یقینی نظر آنے والی فتح چھین لی۔ میچ کا آغاز نیش وِل کے لیے شاندار رہا۔ سام سُرج نے صرف چوتھے منٹ میں اینڈی ناجر کی پاس پر گول کر کے مہمان ٹیم کو ۱۔۰ سے برتری دلا دی۔ انٹر میامی نے ۱۹ویں منٹ میں واپسی کی، جب نیش وِل کے دفاعی کھلاڑی ریڈ بیکر وائٹنگ سے کارنر کک کے دوران گیند اپنے ہی گول میں چلی گئی، جس کے نتیجے میں اسکور ۱۔۱ گول ہو گیا۔ پہلے ہاف کے دوران میسی نے کئی مرتبہ نیش وِل کے دفاع کو دباؤ میں رکھا، تاہم انہیں گول کرنے میں کامیابی نہیں ملی۔ دوسرے ہاف میں انٹر میامی نے حملے تیز کر دیئے اور ۶۲ویں منٹ میں میسی نے اپنی کلاس کا شاندار مظاہرہ کیا۔ روڈریگو ڈی پال سے گیند حاصل کرنے کے بعد میسی نے پنالٹی ایریا کے باہر سے بائیں پاؤں سے زبردست شاٹ لگایا جو نیش وِل کے گول کے نچلے بائیں کونے میں جا پہنچا۔ اس گول کے ساتھ میامی نے ۱۔۲ گول کی برتری حاصل کر لی۔ یہ میسی کا موجودہ ایم ایل ایس سیزن میں ۱۹واں گول تھا، جس کے ساتھ وہ لیگ کے ٹاپ اسکورر بھی بنے ہوئے ہیں۔ نیش وِل کے خلاف ان کی کارکردگی بھی غیر معمولی رہی ہے؛ وہ ۲۰۲۳ء میں انٹر میامی سے وابستہ ہونے کے بعد اس ٹیم کے خلاف تمام مقابلوں میں ۱۷ گول کر چکے ہیں۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ میسی کا گول انٹر میامی کو اہم تین پوائنٹس دلانے کے لیے کافی ہوگا، لیکن نیش وِل نے آخری لمحے تک ہمت نہیں ہاری۔ انجری ٹائم کے پہلے ہی منٹ میں سام سُرج نے دوبارہ گیند کو جال میں پہنچا کر اپنا دوسرا گول کیا اور اسکور ۲۔۲ کر دیا۔ اس طرح نیش وِل نے میامی کے خلاف مسلسل چوتھے مقابلے میں ناقابل شکست رہنے کا سلسلہ برقرار رکھا۔

حملے کو یاد کر کے سیف علی خان نے کہا 'میں آج بھی اس صدمے سے نہیں نکل سکا'

انہوں نے بتایا کہ حملے کے دوران وہ تقریباً مفلوج ہو گئے تھے اور خون میں لت پت حالت میں انہیں اپنی موت کا خیال آیا

اداکار سیف علی خان نے جنوری 2025 میں اپنے گھر پر چاقو سے ہونے والے حملے کے خوفناک تجربے کو یاد کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ آج بھی اس صدمے سے مکمل طور پر باہر نہیں نکل سکے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ حملے کے دوران وہ تقریباً مفلوج ہو گئے تھے اور خون میں لت پت حالت میں انہیں اپنی موت کا خیال آیا، تاہم خوش قسمتی سے ان کی جان بچ گئی۔ جنوری ۲۰۲۵ء میں اداکار سیف علی خان کو ممبئی میں واقع ان کے گھر میں چوری کی کوشش کے دوران کئی بار چاقو سے حملہ کر کے زخمی کر دیا گیا تھا۔ اس واقعے کو ایک سال سے زیادہ عرصہ گزرنے کے باوجود سیف علی خان کا کہنا ہے کہ وہ اب بھی اس صدمے سے مکمل طور پر باہر نہیں نکل سکے ہیں۔ ایک حالیہ انٹرویو میں اداکار نے حملے کے جسمانی اثرات کو یاد کرتے ہوئے بتایا کہ ایک وقت میں وہ تقریباً ''مفلوج'' ہو گئے تھے اور خون میں لت پت حالت میں انہیں خیال آیا تھا کہ وہ ''ایک جنگجو کی طرح مرنا'' چاہتے ہیں۔ بمبئی ٹائمز سے گفتگو کے دوران جب سیف علی خان سے حملے کے بعد کے حالات سے نمٹنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ انہوں نے اس صورتحال کا غیر معمولی طور پر اچھی طرح سامنا کیا۔ ان کے مطابق اس واقعے سے سب سے زیادہ متاثر ان کی اہلیہ کریینہ کپور ہوئیں، جو عمومی طور پر بہت حساس طبیعت کی حامل ہیں۔ سیف نے کہا، ''ہم اس سے کافی جلد باہر نکل آئے، لیکن یہ واقعہ انتہائی خوفناک تھا۔ میں اب بھی سو فیصد اس صدمے سے باہر نہیں آیا ہوں، کیونکہ جب بھی میں چاقو دیکھتا ہوں تو میرا ردِعمل فوراً بدل جاتا ہے۔'' حملے کے دوران شدید زخمی ہونے کے باوجود جان بچ جانے پر بات کرتے ہوئے سیف نے کہا کہ وہ انتہائی خوش قسمت تھے کیونکہ حملہ آور کا چاقو ٹوٹ گیا تھا۔ انہوں نے کہا، ''اگر اس کے پاس ایک مناسب مضبوط چاقو ہوتا تو میں مر چکا ہوتا۔ چاقو کا وار کہیں بھی لگ سکتا ہے۔ میرے جسم پر کئی جگہ زخم آئے، لیکن وہ جان لیوا ثابت نہیں ہوئے۔ میں اب بھی یقین نہیں کر پاتا کہ میں کتنا خوش قسمت تھا۔'' سیف نے مزید کہا کہ وہ حملہ آور کو معاف کرنے کے لیے بھی تیار ہیں۔ ان کے بقول، ''میں اس شخص کو بھی خوشی سے معاف کر دوں گا۔''

بگ باس ۲۰ر ویک اینڈ کا وار: سلمان خان نے قاضی توقیر کی جدوجہد کو سراہا

بگ باس ۲۰ر کے پہلے 'ویک اینڈ کا وار' میں سلمان خان نے گلوکار قاضی توقیر کی شاندار کارکردگی اور دو دہائیوں پر محیط جدوجہد کو سراہا

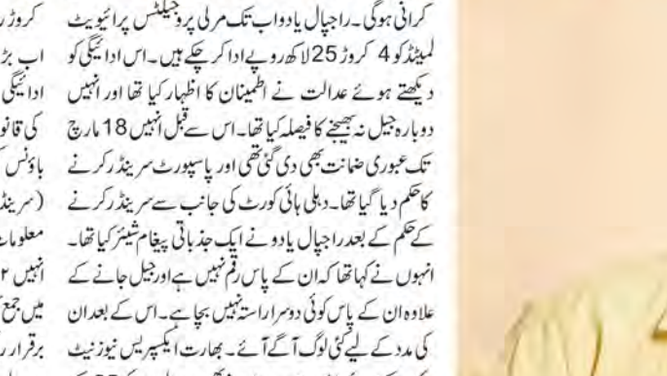

بگ باس ۲۰ر کے پہلے 'ویک اینڈ کا وار' میں سلمان خان نے گلوکار قاضی توقیر کی شاندار کارکردگی اور دو دہائیوں پر محیط جدوجہد کو سراہا۔ سلمان خان نے قاضی کی ذہنی مضبوطی اور مشکل حالات میں ہمت نہ ہارنے کی تعریف کرتے ہوئے دیگر شرکا کو بھی ان سے سبق سیکھنے کا مشورہ دیا۔ اگرچہ بگ باس ۲۰ر کے بنانے والوں کو اس سیزن میں بعض ناظرین کی جانب سے کمزور کاسٹ کے حوالے سے تنقید کا سامنا ہے، تاہم گلوکار قاضی توقیر شو کے سب سے زیادہ زیرِ بحث رہنے والے شرکا میں شامل ہو گئے ہیں۔ سیزن کے پہلے 'ویک اینڈ کا وار' میں میزبان سلمان خان نے بھی قاضی توقیر کی تعریف کی اور ان کے سفر کو سراہا۔ سنیچر کو سلمان خان نے گرینڈ پریمیئر کے بعد پہلی مرتبہ گھر میں موجود شرکا سے بات چیت کی۔ انہوں نے بعض شرکا کو اپنی کارکردگی بہتر بنانے کا مشورہ دیا، جبکہ قاضی توقیر کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ان کے سفر کی تعریف کی۔ بگ باس ۲۰ر کی تازہ قسط میں سلمان خان نے گھر میں پہلے ہفتے کے دوران قاضی توقیر کی کارکردگی کی تعریف کرتے ہوئے کہا، ''میں آپ سب کو ایک بات بتانا چاہتا ہوں، اس گھر میں چاہے کتنے ہی ستارے موجود ہوں، لیکن آپ سب کے درمیان صرف ایک راک اسٹار ہے، اور وہ قاضی توقیر ہے۔ قاضی، آپ نے پورا ہفتہ بہت اچھا کھیلا۔'' بعد ازاں سلمان خان نے تمام شرکا کو ایکٹیویٹی ایریا میں بلایا اور قاضی توقیر کو مرکزِ نگاہ بناتے ہوئے ان سے گزشتہ دو دہائیوں کے سفر کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے کہا، ''مجھے ایک بات بتاؤ، تمہیں زندگی میں اتنی جلدی سب کچھ مل گیا۔ تم راک اسٹار بن گئے، اربیجیت سنگھ کے ساتھ شو کیا، شو جیتا۔ اربیجیت اس وقت بہت اچھا کر رہے ہیں۔ اب تمہیں یہ پلیٹ فارم ملا ہے، لیکن گزشتہ ۲۰ برسوں میں تم نے کیا کیا؟'' قاضی نے جواب دیا، ''میں نے بہت سے لائیو شوز کیے۔'' سلمان خان نے مزید کہا، ''جب تم شو میں داخل ہوئے تو لوگ سوچ رہے تھے کہ تم گاتے کیسے ہو، لیکن اب وہ تمہاری تعریف کرتے نہیں تھکتے۔ لوگ تمہارے مزاح اور پرفارمنس کو پسند کر رہے ہیں۔ بعض اوقات زندگی میں کچھ چیزیں بہت جلد مل جاتی ہیں اور پھر اتنی ہی جلدی چھن بھی جاتی ہیں۔ بالی ووڈ میں جان ٹراولٹا کے پاس ۲۰ سال تک کام نہیں تھا، لیکن اس نے محنت کرنا نہیں چھوڑا۔ اسی طرح بوبی دیول، جو آج کے بڑے ستاروں میں شمار ہوتے ہیں، ایک مشکل دور سے گزرے، لیکن انہوں نے بھی ہمت نہیں ہاری۔ ہر شخص کی زندگی میں اتار چڑھاؤ آتے ہیں اور مشکل وقت میں آپ کو دس گنا زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے۔'' میزبان نے مزید کہا، ''برے وقت کی ایک اچھی بات یہ ہے کہ وہ ختم ہو جاتا ہے، اور جب آپ اچھے وقت کو معمولی سمجھنے لگتے ہیں، جیسا کہ میں بھی کبھی کبھی کرتا ہوں، تو وہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ برے وقت میں محنت کرتے رہنا چاہیے۔

چیک باؤنس کیس میں راجپال یادو کو سپریم کورٹ سے ملی عارضی راحت، ۲ر کروڑ جمع کرانے اور پاسپورٹ سرینڈر کرنے کا حکم

چیک باؤنس کیس میں قصوروار قرار دیے گئے بالی ووڈ کے معروف اداکار اور کامیڈین راجپال یادو کو سپریم کورٹ سے فی الحال راحت مل گئی ہے۔

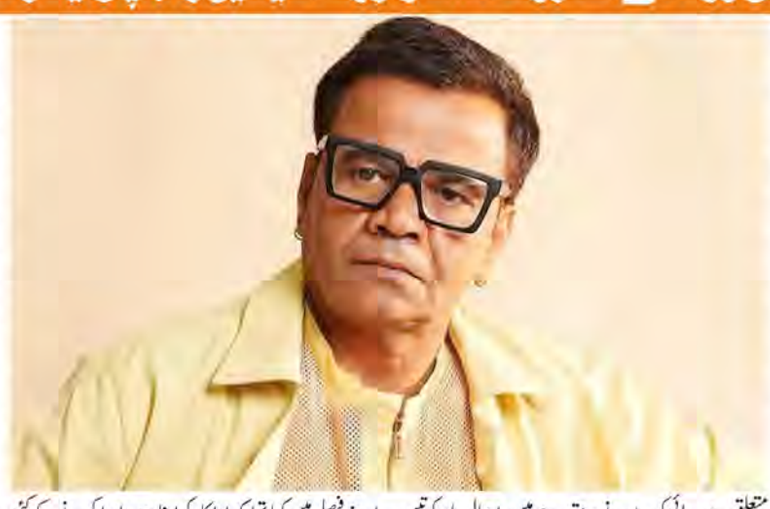

نئی دہلی: چیک باؤنس کیس میں قصوروار قرار دیے گئے بالی ووڈ کے معروف اداکار اور کامیڈین راجپال یادو کو سپریم کورٹ سے فی الحال راحت مل گئی ہے۔ عدالت نے انہیں آخری موقع دیتے ہوئے کم از کم 2 کروڑ روپے جمع کرانے، بقایا رقم کی ضمانت دینے اور پاسپورٹ عدالت میں جمع کرنے کی ہدایت دی ہے۔ چیک باؤنس کیس میں قصوروار قرار دیے گئے بالی ووڈ کے معروف اداکار اور کامیڈین راجپال یادو کو سپریم کورٹ سے فی الحال راحت مل گئی ہے۔ عدالت نے انہیں آخری موقع دیتے ہوئے کم از کم 2 کروڑ روپے جمع کرانے، بقایا رقم کی ضمانت دینے اور پاسپورٹ عدالت میں جمع کرنے کی ہدایت دی ہے۔ چیف جسٹس سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیہ باگچی اور جسٹس وی موہنا کی بنچ نے معاملے کی سماعت کرتے ہوئے راجپال یادو کو دو کروڑ روپے جمع کرانے کی ہدایت دی۔ عدالت نے بقایا رقم کے لیے سکیورٹی دینے کے ساتھ ساتھ ان کا پاسپورٹ بھی جمع کرانے کو کہا ہے۔ چیف جسٹس سوریہ کانت نے سماعت کے دوران تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ راجپال یادو فلموں میں اچھی اداکاری کرتے ہیں، لیکن عدالت کو امید ہے کہ وہ یہاں اداکاری نہیں کریں گے۔ عدالت نے ان کے سابقہ طرزِ عمل پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ ایسے رویے کو دیکھتے ہوئے کون ان پر بھروسہ کرے گا۔ سپریم کورٹ اس معاملے کی اگلی سماعت 5 اکتوبر کو کرے گی۔ سماعت کے دوران راجپال یادو کی جانب سے پیش ہوئے سینئر وکیل نے عدالت سے ایک اور موقع دینے کی درخواست کی۔ وکیل نے یقین دہانی کرائی کہ راجپال یادو کم از کم 2 کروڑ روپے جمع کرا دیں گے اور عدالت سے دو ہفتوں کا آخری موقع دینے کی اپیل کی۔ اس سے قبل سپریم کورٹ نے راجپال یادو کو سپریم کورٹ کی رجسٹری میں 5 کروڑ روپے جمع کرانے کی ہدایت دی تھی۔ عدالت نے کہا تھا کہ اگر یہ رقم جمع کرا دی جاتی ہے تو انہیں جیل نہیں جانا پڑے گا۔ دہلی ہائی کورٹ کے حکم کے مطابق انہیں 10 ستمبر کو سرینڈر کرنا تھا، جبکہ مجموعی طور پر ان پر تقریباً ساڑھے 7 کروڑ روپے جمع کرانے کی ذمہ داری عائد کی گئی تھی۔ راجپال یادو نے دہلی ہائی کورٹ کے اس فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا ہے، جس میں ان کی قصوروار قرار دیے جانے کی سزا برقرار رکھی گئی تھی۔ جسٹس سورن کانتا شرما نے اپنے فیصلے میں انہیں تین ماہ کی سادہ قید کی سزا سنائی تھی۔ یہ معاملہ سات مقدمات سے متعلق ہے۔ ہائی کورٹ نے ہر مقدمے میں راجپال یادو کو تین ماہ کی سادہ قید کے ساتھ 05.1 کروڑ روپے جرمانہ ادا کرنے کا حکم دیا تھا۔ تاہم تمام سزائیں بیک وقت چلنے کا حکم دیا گیا تھا۔ راجپال یادو کے خلاف مرلی پروجیکٹس پرائیویٹ لمیٹڈ نے قانونی کارروائی شروع کی تھی۔ جسٹس سورن کانتا شرما نے اپنے فیصلے میں کہا تھا کہ اداکار کو اپنا وعدہ پورا کرنے کے کئی مواقع دیے گئے، لیکن وہ ایسا کرنے میں ناکام رہے۔ عدالت نے راجپال یادو کی اہلیہ رادھا راجپال یادو پر بھی ہر مقدمے میں 5 لاکھ روپے جرمانہ عائد کیا تھا۔ ساتھ ہی عدالت نے واضح کیا تھا کہ راجپال یادو کی جانب سے پہلے جمع کرائی گئی رقم کو ایڈجسٹ کیا جائے گا اور جرمانے کی رقم دو ماہ کے اندر جمع کرانی ہوگی۔ راجپال یادو اب تک مرلی پروجیکٹس پرائیویٹ لمیٹڈ کو 4 کروڑ 25 لاکھ روپے ادا کر چکے ہیں۔ اس ادائیگی کو دیکھتے ہوئے عدالت نے اطمینان کا اظہار کیا تھا اور انہیں دوبارہ جیل نہ بھیجنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس سے قبل انہیں 18 مارچ تک عبوری ضمانت بھی دی گئی تھی اور پاسپورٹ سرینڈر کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ دہلی ہائی کورٹ کی جانب سے سرینڈر کرنے کے حکم کے بعد راجپال یادو نے ایک جذباتی پیغام شیئر کیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ ان کے پاس رقم نہیں ہے اور جیل جانے کے علاوہ ان کے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں بچا ہے۔ اس کے بعد ان کی مدد کے لیے کئی لوگ آگے آئے۔ بھارت ایکسپریس نیوز نیٹ ورک کے سی ایم ڈی اپیندر رائے نے بھی راجپال یادو کو 25 لاکھ روپے کی امدادی رقم دے کر مالی مدد کی تھی۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں راجپال یادو کے طرزِ عمل کو قابلِ مذمت قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ بار بار یقین دہانی اور عدالت سے رعایت کی درخواست کے باوجود انہوں نے وقتاً فوقتاً جاری کیے گئے احکامات پر عمل نہیں کیا۔ یہ معاملہ 2010 کا ہے، جب راجپال یادو نے اپنی پہلی ہدایت کاری میں بننے والی فلم 'اتا پتا لاپتا' کے لیے مرلی پروجیکٹس پرائیویٹ لمیٹڈ سے تقریباً 5 کروڑ روپے کا قرض لیا تھا۔ ذرائع کے مطابق سود سمیت یہ رقم اب بڑھ کر تقریباً 9 کروڑ روپے ہو چکی ہے۔ اسی رقم کی ادائیگی سے متعلق چیک باؤنس کے مقدمات نے راجپال یادو کی قانونی مشکلات میں اضافہ کیا ہے۔ سپریم کورٹ نے چیک باؤنس کیس میں بالی ووڈ اداکار راجپال یادو کو خود سپردگی (سرینڈر) سے عبوری راحت تو دی ہے، لیکن آپ کی فراہم کردہ معلومات میں رقم کی تفصیلات میں تھوڑا فرق ہے؛ عدالت نے انہیں ۲ر کروڑ نہیں بلکہ ۵ر کروڑ روپے سپریم کورٹ کی رجسٹری میں جمع کرانے کا حکم دیا ہے۔ دہلی ہائی کورٹ کی جانب سے سزا برقرار رکھنے اور ۱۰ر ستمبر تک سرینڈر کرنے کے حکم کے خلاف راجپال یادو نے سپریم کورٹ میں خصوصی اجازت کی درخواست (SLP) دائر کی تھی۔ چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیا باگچی اور جسٹس وی۔ موہنا پر مشتمل بنچ نے سماعت کرتے ہوئے اداکار کو جیل جانے سے عارضی راحت دی۔ سپریم کورٹ نے واضح کیا کہ عبوری استثنیٰ برقرار رکھنے کے لیے اداکار کو سپریم کورٹ کی رجسٹری میں ۵ر کروڑ روپے جمع کرانے ہوں گے، ورنہ انہیں خود سپردگی کرنی پڑے گی۔